مسئلہ تعلیم اور طریقۂ تعلیم

تالیف

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

محدث، فقیہ، مورخ، مجاہد فی سبیل اللہ، مؤلفِ کتبِ کثیرہ

دورِ حاضر میں ملتِ اسلامیہ کے سب سے زیادہ ضروری اور بہت نازک مسئلہ یعنی دینی تعلیم و تربیت اور آسان و دلچسپ طریقۂ تعلیم کے متعلق اعلیٰ اصول اور کامیاب طریقوں کا بہترین مجموعہ ضروری اور کارآمد معلومات کا قیمتی ذخیرہ

طباعت حسبِ ایماء

حضرۃ مولانا فضل الرحمن صاحب زید مجدہٗ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

toobaa-elibrary.blogspot.com

ناشر

جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان

ملنے کا پتہ: مکتبہ محمودیہ، جامعہ مدنیہ، کریم پارک، لاہور

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ تعلیم اور طریقہ تعلیم

تالیف

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ
محدث، فقیہ، مؤرخ، مجاہد فی سبیل اللہ، مؤلف کتب کثیرہ

دورِ حاضر میں ملتِ اسلامیہ کے سب سے زیادہ ضروری اور بہت نازک مسئلہ یعنی دینی تعلیم و تربیت اور آسان و دلچسپ طریقہ تعلیم کے متعلق اعلیٰ اصول اور کامیاب طریقوں کا بہترین مجموعہ، ضروری اور کارآمد معلومات کا قیمتی ذخیرہ

طباعت حسبِ ایماء

حضرۃ مولانا فضل الرحمن صاحب زید مجدہٗ ناظمِ عمومی جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان

ناشر

جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان

ملنے کا پتہ: مکتبہ محمودیہ، جامعہ مدنیہ، کریم پارک، لاہور

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

370.917671
م ح م

اس کتاب کے تمام حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اسلام اور تعلیم

مصنّف ---------- حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ناشر ---------- مکتبہ محمودیہ جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور
مطبوعہ ---------- ہاشم طارق پرنٹرز بیرون لوہاری گیٹ لاہور
ملنے کا پتہ ---------- مکتبہ محمودیہ جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور
قیمت ---------- ۲۵ روپے
کاتب ---------- جناب محمد صفدر صاحب ماہنامہ انوارِ مدینہ، لاہور

ملنے کے پتے

مکتبہ قاسمیہ: الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور
مکتبہ: رشیدیہ: قاری منزل۔ مرارا اسٹریٹ پاکستان چوک کراچی
مولانا عبدالستار صاحب مہتمم جامعہ عربیہ داؤد والا، براستہ شجاع آباد
ضلع ملتان

اِحسانِ عظیم

غلطی کی اصلاح فرمائیے۔ مفید مشوروں سے نوازیئے آپ کا یہ
احسانِ عظیم کبھی فراموش نہ ہوگا۔

(حضرت مولانا، محمد میاں عفی عنہ (قدس سرّہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

فہرست مضامین طریقۂ تعلیم

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	دیباچہ، معلّم صاحبان سے خطاب	۳		پڑھنا سکھا دیجئے (۴)	۲۸
۲	خدمت کی اہمیت	۳	۲۵	سب سے پہلے اللہ پڑھنا سکھائیے (۵)	۲۹
۳	کوتاہی کا وبال	۵	۲۶	تصویر کے بجائے تصوّر (۶)	۳۰
۴	مقصود کلام	۵	۲۷	دلچسپ تمہید سے طلب اور شوق پیدا کیجئے (۷)	۳۱
۵	طرز تعلیم میں تبدیلی	۶	۲۸	حرفوں کے ملنے کی کہانی اور تماشہ	۳۲
۶	ہماری بہنیں	۷	۲۹	لفظ اللہ	۳۳
۷	دینی مکاتب کی ضرورت اور اہمیت	۸	۳۰	بار بار مشق کرا کر پختہ کرائیے (۸)	۳۴
۸	سرکاری پرائمری اسکول	۸	۳۱	مشق کے دلچسپ طریقے	۳۴
۹	مذہبی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت	۹	۳۲	قاعدہ حروف شناسی	۳۶
۱۰	ہمارا فرض اور ادائے فرض کی صورتیں	۱۱	۳۳	بچے خالی بیٹھنا نہیں جانتے	۳۶
۱۱	ادائے فرض کی صورت (۱)	۱۳	۳۴	مصروفیت کے باوجود دماغی تفریح	۳۸
۱۲	گھر گھر مکتب (۲)	۱۴	۳۵	بچوں کے شوق اور دلچسپی سے فائدہ اٹھائیے	۴۰
۱۳	معلّم سے بہتر معلّمات	۱۵	۳۶	حروف روشن اور جلی لکھئے۔	۴۱
۱۴	تجربہ اور مشاہدہ	۱۵	۳۷	عربی اُردو حروف	۴۲
۱۵	ادائے فرض کی صورت (۳)	۱۶	۳۸	ترتیب وار حروف اور حرکتیں	۴۳
۱۶	؍؍ ؍؍ ؍؍ (۴)	۱۸	۳۹	چند بچوں کا ایک سبق رکھیے	۴۴
۱۷	ہر ایک مسجد مذہبی تعلیم گاہ و تربیت گاہ (۵)	۱۸	۴۰	خلیفہ بنانا	۴۶
۱۸	نصاب کی کتابیں (۶)	۱۹	۴۱	تعلیم بالمقاصد	۴۶
۱۹	طریقۂ تعلیم (۷)	۲۲	۴۲	خلاصہ (تمام اصول ایک نظر میں)	۴۸
۲۰	بُنیادی اُصول	۲۳	۴۳	پنجسالہ نصاب دینیات کے مقاصد	۴۹
۲۱	بچوں کو مانوس کیجئے (۱)	۲۳	۴۴	درجہ وار دینی تعلیم کے مقاصد اور نصاب کی کتابیں	۵۰
۲۲	درجہ کو صاف ستھرا رکھیے اور اسکو سجائیے (۲)	۲۵	۴۵	درجہ اوّل، مقاصد، نصاب، طریقۂ تعلیم وغیرہ	۵۰
۲۳	بچوں کی صلاحیتوں کو سمجھیے اور اُن سے کام لیجئے (۳)	۲۶	۴۶	طریقۂ تعلیم	۵۲
۲۴	حرفوں کی آواز بتائیے اور کم سے کم حرف بتا کر	۲۸	۴۷	ترجمہ اور مطلب	۵۴

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۸	عبادت۔ معبود۔ توحید اور کلمۂ طیّب	۵۵	۷۳	نظمِ مدرسہ و تنظیم مکاتب	۹۲
۴۹	توحید	۵۷	۷۴	اصلاحِ نظریہ کی ضرورت	۹۲
۵۰	کلمۂ طیّب	۵۹	۷۵	نقشۂ نصاب	۹۳
۵۱	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم	۶۰	۷۶	دینی اور دُنیاوی تعلیم	۹۳
۵۲	ضروری ہدایت	۶۱	۷۷	نقشہ نظام الاوقات مدرسہ	۹۴
۵۳	حیاتِ طیبہ کے کچھ واقعات	۶۱	۷۸	نظام الاوقات درجہ (نقشہ)	۹۴
۵۴	پاکی اور صفائی	۶۲	۷۹	نقشہ حاضری یا حاضریوں کا چارٹ	۹۵
۵۵	اخلاق	۶۹	۸۰	نمونہ ″ ″ ″ ″ ″ ″	۹۵
۵۶	تہذیب	۷۷	۸۱	رجسٹر	۹۵
۵۷	کھانے پینے کے آداب	۷۸	۸۲	تختۂ سیاہ	۹۶
۵۸	قوّتِ گویائی	۷۹	۸۳	لکڑی کا چکر (دائرہ)	۹۶
۵۹	ضروری اطّلاع	۸۰	۸۴	فریم	۹۷
۶۰	درجہ دوم۔ مقاصد و نصاب	۸۱	۸۵	ماحول	۹۷
۶۱	طریقۂ تعلیم و تربیت	۸۱	۸۶	سجاوٹ	۹۸
۶۲	حرفوں کے چھوٹے بڑے خاندان اور اُنکی خصلتیں	۸۳	۸۷	صفائی	۹۸
۶۳	ایک گُر	۸۳	۸۸	قرینہ	۹۸
۶۴	تشریح اور طریقۂ تعلیم	۸۳	۸۹	بچوں سے کام لینے کا ڈھنگ	۹۸
۶۵	بڑے خاندان کے حروف کی عادتیں	۸۴	۹۰	جُرم و سزا	۱۰۰
۶۶	چھوٹے خاندان والے حروف کی عادتیں	۸۵	۹۱	تعلیمی کارڈ	۱۰۴
۶۷	خلاصہ	۸۶	۹۲	کارڈ کس طرح بنائے جائیں	۱۰۴
۶۸	لکھائی کے متعلق ضروری ہدایتیں	۸۷	۹۳	کارڈ کس طرح استعمال کیئے جائیں	۱۰۵
۶۹	درجۂ سوم۔ مقاصد۔ نصاب	۸۹	۹۴	اُردو عربی قاعدہ کے تعلیمی کارڈ	۱۱۳
۷۰	طریقۂ تعلیم	۹۰	۹۵	تعلیمی کمیٹی جمعیۃ علماء ہند اور مرکزی دینی تعلیمی بورڈ کے منظور کردہ نصاب دینیات کی کتابیں اور مقدار خواندگی۔	۱۱۴
۷۱	درجۂ چہارم و پنجم۔ مقاصد	۹۰			
۷۲	نصاب	۹۱			

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

دیباچہ

معلّم صاحبان سے خطاب

آپ کی خدمت کی اہمیّت

آپ مُسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کی جو خدمت انجام دے رہے ہیں ممکن ہے اُس کو آپ معمولی کام سمجھتے ہوں یہ بھی ممکن ہے کہ جن مُسلمانوں نے آپ کے متعلّق یہ خدمت کی ہے وہ اُس کو کوئی خاص اہمیّت نہ دیتے ہوں لیکن آپ یقین کیجئے کہ مفادِ ملّت اور جماعتی نقطۂ نظر سے یہ خدمت بہت زیادہ اہم، بہت زیادہ قابلِ قدر، اور بہت زیادہ مستحقِ توجّہ ہے۔

جو خدمت آپ انجام دے رہے ہیں وہ ایسی عظیم الشّان خدمت ہے جو تعمیرِ ملّت کے لیے بُنیاد کی حیثیّت رکھتی ہے۔

آپ بچّہ کے سادہ دماغ میں اسلام کا پودا لگا رہے ہیں وہ جس قدر بھی بڑھے گا اور ترقّی کرے گا، آپ کا بویا ہُوا بیج ہوگا۔

بچّہ کے دماغ کو اسلام کے سانچہ میں ڈھالنے کے لیے اُس کے ماں باپ اور مُربّی حضرات نے اس کو آپ کے حوالہ کر دیا ہے، اب تمام ذمّہ داری آپ پر ہے۔ اگر آپ اپنا فرض خوش اسلوبی سے انجام دیں گے تو یہ بچّہ آپ کے خزانۂ اعمال کا ایک قیمتی موتی ہوگا۔ یہ بچّہ اپنی آخری عمر تک اس تعلیم پر جو کچھ عمل کرے گا۔ اُس کا ثواب جیسا اس کو ملے گا

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

آپ کو بھی ملتا رہے گا۔[1]

آپ کا خطاب

ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کی بستی یا آپ کے گاؤں میں آپ کو کیا خطاب دیا جاتا ہے، البتہ ہمیں یہ ضرور معلوم ہے کہ اگر آپ اپنا فرض محنت اور سلیقہ سے انجام دیتے رہے ہیں یعنی اگر آپ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ بچہ جیسے پڑھنا لکھنا سیکھے اور حرفوں کے نقوش اور اُن کی مختلف شکلیں جس طرح اُس کے دماغ میں پیوست ہوں ایسے ہی اللہ رسول کی باتیں اس کے دل و دماغ میں جم جائیں اس کے عادات اسلامی تعلیم و تہذیب کے مطابق ہوں اور اس کے جذبات و رجحانات پر اسلامی عقائد و روایات کی چھاپ ہو، تو ہم آپ کو بشارت دیتے ہیں کہ سید الثقلین، خاتم الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کو "معلم الخیر" کا خطاب عطا فرمایا ہے اور ہم آپ کو مُبارکباد دیتے ہیں کہ ترجمانِ رسالت نے آپ کو یہ خوشخبری دی ہے کہ

اللہ تعالیٰ[2] کی رحمتیں آپ کے لیے پھیلی ہوئی ہیں، اللہ کے فرشتے

---

[1] رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے۔

الدّالُّ علی الْخَیرِ کَفاعِلِه

اچھی بات کا راستہ بتانے والے کو وہی ثواب ملتا ہے جو عمل کرنے والے کو ملتا ہے۔

[2] قال صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِکَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ حَتّٰی النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا و حَتّٰی الْحُوْتِ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ۔ (ترمذی شریف جلد دوم ابواب العلم)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اور تمام آسمانوں اور زمینوں میں رہنے اور بسنے والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور یہاں تک کہ مچھلیاں (دریا میں)، اُن کے لیے اللہ سے رحمت کی دُعا کرتی رہتی ہیں جو معلم خیر ہوں ——

بات یہ ہے کہ جب انسان کے اعمال نیک کا اثر خیر و برکت ہے اور اعمالِ بد کے نتیجہ میں خُدا کا قہر و غضب طوفان اور زلزلوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جن کی تباہ کاری انسان تک محدود نہیں رہتی بلکہ بحر و بر کی تمام ہی مخلوقات اس کی لپیٹ میں آجاتی ہیں تو لازمی بات ہے کہ آسمان و زمین کی (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اور زمین و آسمان کی ہر ایک شے یہاں تک کہ بلوں کی چیونٹیاں
اور سمندروں کی مچھلیاں آپ کے لیے دعائے خیر کر رہی ہیں۔

جب کہ اچھی تعلیم نہ صرف اس بچّہ کے لیے بلکہ تمام انسانوں اور انسانوں کے علاوہ فضاء آسمان اور بحر و بر کی مخلوق کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ ہے تو حضرات معلمین کی تعلیمی جدّوجہد نہ صرف ایک ملّت کے لیے نہ صرف نوعِ انسان کے لیے بلکہ تمام مخلوق کے لیے ایک اساسی اور بنیادی خدمت ہے۔

کوتاہی کا وبال لیکن جو کام جس درجہ اہم اور ضروری ہوتا ہے اور جس کی منفعت عام اور ہمہ گیر ہوتی ہے اُس کی ادائیگی میں اگر سُستی اور کوتاہی کی جائے تو اُس کا وبال بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس عظیم الشّان بنیادی خدمت میں اگر آپ خدانخواستہ لاپرواہی برتتے ہیں اور اس کو محض خانہ پُری کے طور پر انجام دیتے ہیں تاکہ آپ کی تنخواہ واجب ہو جائے تو ظاہر ہے کہ آپ نہ صرف اس بچّہ کے حق میں خیانت کر رہے ہیں بلکہ آپ پُوری ملّت پُوری نوعِ انسان کے حق میں خیانت کر رہے ہیں بلکہ ساری مخلوق کی نظر میں آپ مجرم بن رہے ہیں اور بہت بڑی تباہی کا بار آپ اپنے سَر لے رہے ہیں

مقصودِ کلام اس تمام حقیقت کو تفصیل کے ساتھ پیش کرنے کا مقصود یہ ہے کہ آپ اپنے فرض کو پُوری طرح محسوس کریں اور اس خدمت کو جو ملّت کی بنیادی خدمت ہے اُس توجّہ اور اُسی جانفشانی اور محنت سے انجام دیں جو اس عظیم الشّان

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) مخلوق کی یہ آرزو ہو کہ انسان سیدھے راستہ پر چلتا رہے تاکہ اس کے اعمالِ خیر کی برکت سے وہ بھی بہرہ اندوز ہو اور ایسا نہ ہو کہ وہ ٹیڑھا راستہ اختیار کرے کہ خدا کا غضب جیسے انسانوں کو تباہ و برباد کرے یہ بے گناہ مخلوق بھی (جو انسان کے تابع ہے اور جس کی پیدائش انسان کے لیئے ہوتی ہے) مصیبت کا شکار ہو جائے۔ اس صُورت میں لازمی بات ہے کہ ساری مخلوق اس کے لیئے دُعائے خیر کرے جو انسانوں کو خیر کی تعلیم دے فرشتے اُس کے لیئے برکتوں کی دُعا کریں اور خُدا کی رحمتیں اس کو اپنے دامنوں میں چھپائیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

خدمت کے لیے ضروری ہے۔

اس پُرآشوب دور میں جب کہ لامذہبی کو فیشن سمجھا جا رہا ہے اور ہر طرف سے مذہب کی مخالفت کے لیے محاذ قائم کیے جا رہے ہیں، مذہبی تعلیم کے راستے روکے جا رہے ہیں اور اُس کے ذرائع بند کیے جا رہے ہیں، آپ پر لازم ہے کہ بچّہ کا جو وقت آپ کو ملا ہے اُس کو غنیمت سمجھیں اور ایسا طرز اختیار کریں کہ تھوڑے سے وقت میں بچّہ زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکے اور جس طرح مذہب کو ختم کرنے کی جدّوجہد پُوری سرگرمی سے جاری ہے آپ کی یہ کوشش پُوری مستعدی سے ہونی چاہیئے کہ اس تھوڑے سے وقت میں بچّہ کو آپ ایسے رنگ میں رنگ دیں کہ کسی طوفان کی شدید سے شدید بارش بھی اس رنگ کو نہ اُتار سکے۔

طرزِ تعلیم میں تبدیلی

پُرانے دستور کے مطابق قاعدہ اور پارہ پڑھانے والے اُستادوں کا صرف یہ کام ہوتا تھا کہ بچّہ کو سبق یاد کرا دیں۔ بچّہ اگر قاعدہ پڑھتا ہے تو اُستاذ کی بڑی کارگزاری یہ ہوتی تھی کہ بچّہ میں یہ صلاحیّت پیدا ہو جائے کہ وہ اپنا سبق خود نکال سکے۔ مگر زمانہ نے فرصت کے تمام اوقات ختم کر دیئے ہیں آپ کو دین و مذہب کی تعلیم کے لیے بچّہ کا بہت تھوڑا وقت ملا ہے اور اگر آپ کا یہ مکتب صباحی یا شبینہ ہے تو کہنا چاہیئے کہ یہ تھوڑا سا وقت بھی وہ ہے جو بچّہ کا کھیل کُود کا وقت ہوتا ہے۔ پس صرف اس بچّہ کی خیر خواہی نہیں بلکہ دین و ملّت کے حق میں خیر خواہی یہ ہے کہ آپ

① یہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ روزانہ کے وقت میں بچّہ کو جس طرح قاعدہ پڑھا کر حروف شناس بنائیں اور مطالعہ کی یہ طاقت اس کے اندر پیدا کر دیں کہ وہ خود سے عربی اور اُردو رسم الخط کی عبارت پڑھ سکے۔ ایسے ہی اسلام کے عقیدے بھی اُس کے ذہن نشین کرا دیں اور اسلامی تہذیب اور اسلامی اخلاق سے بھی اُس کو اس کی صلاحیت کے مطابق آشنا کرا دیں۔

② یہ کوشش ایسے انداز سے ہو کہ بچّوں کا دل لگے۔ اُن میں شوق پیدا ہو اور دینی

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

تعلیم و تربیت کے پروگرام کو وہ ہنسی خوشی پورا کریں۔

کیا یہ ممکن ہے کہ تعلیم تفریح بن جائے؟ اور اگر ممکن ہے تو کس طرح! اس کا جواب آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیے جن میں بچّوں کی نفسیات کے مطابق تعلیم و تربیت کے اُصول بیان کیے گئے ہیں

اگر آپ کسی مکتب میں باقاعدہ معلّم یا مدرس نہیں ہیں اپنے مکان پر جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کے مطابق رضا کارانہ تعلیم دیتے ہیں تو ان اُصول پر آپ بھی نظر ڈال لیجئے اور اُن کو اپنانے کی کوشش کیجئے اس طرح آپ اس مقصد میں زیادہ کامیاب ہوسکیں گے جس کے لیے آپ نے حسبۃً للہ رضا کارانہ خدمات پیش کی ہیں۔

ہماری بہنیں

جن کو مردوں سے زیادہ دین سے محبّت اور دینی خدمت کا شوق ہوتا ہے وہ بھی ان اُصول کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں تاکہ اُن کی خدمت کا دائرہ زیادہ وسیع ہو اور معلّمات خیر ہونے کی حیثیّت سے خدا کی رحمتیں اور نعمتیں زیادہ شاملِ حال ہوں۔

واللہ المُوفق وھوالمُعِین

○

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ

دینی مکاتب کی ضرورت اور اہمیّت

سرکاری پرائمری اسکول

بچّہ خط پتر لکھ سکے۔ کچھ حساب جان جائے، جس سے روزی کمانے کے لائق ہو جائے اور دُکان پر بیٹھے تو بہی کھاتہ ٹھیک رکھ سکے۔

یہ باتیں بچّوں کو سرکاری پرائمری اسکولوں میں سکھائی جاتی ہیں جن کی تعلیم کا مقصد ہی یہ ہے اور اسی مقصد کو سامنے رکھ کر اُن کا نصاب بنایا گیا ہے۔

سرکار نے یہ بات صاف کر دی ہے کہ نہ سرکار دینی اور مذہبی ہے نہ اُس کی تعلیم دینی اور مذہبی۔ سرکار دُنیا کے کاموں کے لیے ہے۔ مُلک کا انتظام ٹھیک ہو اور وہ ترقّی کرتا رہے یہ سرکار کا مقصد ہے پس اس کی تعلیم کا بھی یہ ہی مقصد ہے۔ روحانیت، خُداشناسی اور خُدا پرستی کی باتیں خواہ وہ کتنی ہی ضروری ہوں مگر سرکار اُن کی ذمّہ دار نہیں ہے۔ یہ کام دین اور مذہب کے ماننے والوں کا ہے کہ وہ اپنے طریقہ پر دین و مذہب کی تعلیم دیں۔ بچّوں کو خُدا پرست اور دیندار بنائیں

○

سرکار نے یہ بھی طے کر لیا ہے کہ شروع کی تعلیم جس کو پرائمری تعلیم کہا جاتا ہے وہ ہر بچّہ کو لازمی اور ضروری طور پر دی جائے گی۔ ماں باپ خوشی سے بچّوں کو پرائمری اسکول میں نہیں بھیجیں گے تو وہ اُن پر جبر کرے گی۔ مقدمے چلائے گی، اُن کو سزائیں دلوائے گی اور بچّوں کو تعلیم دلانے پر مجبور کرے گی۔

یہی ماننا چاہیئے کہ سرکار کی نیت ٹھیک ہے کیونکہ وہ یہ چاہتی ہے کہ ملک کا ہر ایک فرد، مرد ہو یا عورت بے پڑھا نہ رہے۔ جہالت بہت بُری چیز ہے اس سے ملک کی ترقّی

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

میں بھی فرق آتا ہے اور ملک بدنام بھی ہوتا ہے۔

سرکار یہ چاہتی ہے کہ بچّوں کا دماغ اور ذہن ایسے سانچہ میں ڈھل جائے کہ مُلک کی خیر خواہی اُن کی فطرت بن جائے، ملک کی عزّت اُن کو اپنی جان سے زیادہ عزیز ہو، وہ اس پر قُربان ہو جانے کو اپنی عزّت سمجھیں۔ میل ملاپ ایسا ہو کہ بھارت کے تمام باشندے آپس میں ایک دوسرے کو بھائی بھائی جانیں، نہ اُن میں اُونچ نیچ ہو نہ چُھوت چھات تاکہ جمہوریت کا جو اصل مقصد ہے وہ کامیاب ہو۔

بیشک سرکار یہ کسی سے نہیں کہہ سکتی کہ وہ اپنا مذہب چھوڑے لیکن اگر مذہبی تعلیم نہ ہوگی تو ظاہر ہے مذہب خود ہی چُھوٹ جائے گا۔

مذہبی تعلیم کی ضرورت و اہمیّت

آخرت کے لحاظ سے مذہب چُھوٹنے کا جو بھی وبال ہو، وُہ اپنی جگہ ہے، دُنیا کے لحاظ سے مذہب چُھوٹنے کا وبال یہ ہے کہ جب خُدا کا خوف دِل میں نہیں رہتا تو انسان جو کُچھ بھی کر گزرے کم ہے۔ قانُون انسان کی بُری باتیں نہیں چھڑا سکتا۔ بہت سے بہت انسان کو اس پر مجبور کر دیتا ہے کہ وہ بُری باتیں کھلّم کھلّا نہ کر سکے۔ صرف خُدا کا خوف ہی ایسی چیز ہے جو انسان کے دل کو پاک اور اُس کے اخلاق کو بلند کر دیتا ہے۔ پس صرف اپنے مذہب کی خاطر نہیں بلکہ مُلک کی خیر خواہی کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اگر سرکار مذہبی تعلیم کی ذمّہ داری نہیں لے سکتی تو یہ ذمّہ داری ہم خود اپنے اُوپر لیں اور اپنے طور پر بچّوں کی مذہبی تعلیم اور دینی تربیت کا انتظام کریں تاکہ ہمارے بچّے جب جوان ہو کر قوم اور مُلک کا مستقبل اپنے ہاتھ میں لیں تو جس طرح وہ قوم اور وطن کے خیر خواہ ہوں ایسے ہی وہ مذہب کے پابند، معبودِ حقیقی کے سچّے پرستار، خلقِ خُدا کے ہمدرد، مہذّب اور با اخلاق شہری ہوں۔ جن سے مُلک کی شان بلند ہو، اور وطنِ عزیز امن و امان، محبّت و اُنسیت کا قابلِ فخر گہوارہ بن سکے۔

فریضۂ مُسلم

مان لیجئے ہمارے پڑوسی "برادرانِ وطن" ان باتوں کا خیال نہیں کرتے، تب بھی ہمارے فرض میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ ہمارے لیے اور ضروری ہو جاتا

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے کہ خلقِ خُدا کو خدا پرستی روحانیت اور اعلیٰ اخلاق کا بھولا ہُوا سبق یاد دلائیں اور بہت ہی اچھّے کردار کا نمونہ پیش کر کے وہ فرض انجام دیں جس اللہ کے کلام پاک نے مُسلمانوں کا فرض منصبی اور نونہالان اسلام کی زندگی کا نصب العین قرار دیا ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۴۳، پ ۲ - رکوع - ۱)

اور ایسے ہی (یعنی جس طرح بیت المقدس کے بدلہ میں روحانی ہدایت کا بہترین مرکز "خانہ کعبہ" تمہارے لیے مقرر کیا گیا ہے اسی طرح) ہم نے تمہیں سب سے بہتر اور نیک اُمّت بنایا تاکہ تم تمام انسانوں کے لیے (خُدا پرستی اور پاکبازی) کو گواہی دینے والے ہو (خوفِ خدا انصاف اور سچائی کا نمونہ پیش کرتے رہو) اور تمہارے اللہ کا رسول گواہی دینے والا (اور ان اعلیٰ اوصاف کا نمونہ پیش کرنے والا) ہو۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔ (سورۃ آل عمران، آیت ۱۱۰، پ ۴ - رکوع - ۳)

مُسلمانو! تم ایک ایسی بہتر اُمّت ہو جو تمام انسانوں کو (اصلاح وہدایت کا نفع پہنچانے) کے لیے وجود میں آئی ہے۔ تم نیکی کا حکم دینے والے، بُرائی سے روکنے والے اور اللہ پر سچّا ایمان رکھنے والے ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

ہمارا فرض اور ادائے فرض کی صورتیں

○

یہ بات ٹھیک ہے کہ سرکار لازمی تعلیم پر کروڑوں روپیہ سالانہ صرف کر رہی ہے اور آئندہ اس سے بہت زیادہ صرف کرے گی اور ہماری حالت یہ ہے کہ کروڑوں کے تصوّر سے بھی ہمیں کپکپی آجاتی ہے۔ جب ایک طرف یہ بے حساب دولت اور بیشمار خرچ اور دوسری طرف یہ مفلسی اور بے بسی اور یہ قلاشی ہو تو کس طرح ممکن ہے کہ سرکاری نظامِ تعلیم کے پہلو بہ پہلو ہم مذہبی تعلیم کا نظام قائم کرسکیں اور خُدا کی طرف سے جو فرض ہمارے ذمّہ ہے اُس کو انجام دے سکیں۔

بیشک یہ صُورتِ حال بہت مایُوس کُن اور بہت زیادہ حوصلہ شکن ہے، لیکن آپ اطمینان رکھیں کہ اسلام نے آپ کو ایک کیمیا بتا دیا ہے آپ اس کیمیا کو کام میں لائیں آپ کو نہ اربوں کی ضرورت ہو گی نہ لاکھوں اور کروڑوں کی۔

یہ کیمیا کیا ہے؟

یہ کیمیا ہے، احساس فرض۔ یعنی اپنا فرض پہچاننا۔ فرض کو فرض سمجھنا اور اُس پر عمل کرنا۔

فرض

اسلام نے بچّوں کی مذہبی تعلیم اور دینی تربیت۔ خود ماں باپ پر فرض کی ہے۔ جس طرح نماز روزہ فرض ہے جس طرح خود اپنے اخلاق کی اصلاح اور دُرستی فرض ہے، اُسی طرح یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے بچّوں کو نماز کی تعلیم دیں، صوم و صلوٰۃ کا پابند بنائیں، اُن کے عقیدے ٹھیک کریں، اُن کے اخلاق دُرست کریں، یہ سب ماں باپ پر فرض ہے یعنی جس طرح بچّوں کے کھانے پہننے اور رہنے سہنے کا انتظام کرنا ماں باپ اور بچّوں کے سرپرستوں کا فرض مانا جاتا ہے اسی طرح اسلام نے بچّوں کی مذہبی تعلیم اور دینی تربیت بچّوں کے پرورش کرنے والوں پر فرض کی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔ (سورۃ طٰہٰ، آیت ۱۳۲، پ ۱۶ - رکوع ۱۷)

اپنے گھر کے آدمیوں کو نماز کا حکم کرو۔ اُن سے نماز پڑھواؤ اور خود بھی نماز کے پابند رہو (تم رات دن کمائی کی فکر میں پریشان اور سرگرداں رہتے ہو اور اولاد کے قابل و لائق ہونیکا بھی مطلب یہی سمجھتے ہو کہ وہ کمانے کے قابل ہو جائے، گویا تمہارا تصوّر یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں اس لیئے پیدا کیا ہے کہ خوب کماؤ اور اللہ میاں کو ٹیکس اور روزینہ دو۔ مگر یاد رکھو) ہم تم سے رزق (وظیفہ یا ٹیکس) نہیں مانگتے۔ ہم تو (خود رزّاق ہیں) تم کو رزق دیتے ہیں (ہمیں تمہاری کمائی کی ضرورت نہیں ہے ضرورت یہ ہے کہ تم خدا پرست بنو (تاکہ تمہارا انجام ٹھیک ہو کیونکہ) انجام کی خوبی ہی خُدا پرستی اور خُدا ترسی کے ساتھ مخصوص ہے

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا

مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعٍ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابوداؤد شریف)

① جب تمہارے بچّے سات سال کے ہو جائیں تو اُنہیں نماز کا حکم کرو ② اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز (نہ پڑھنے) پر اُن کو مارو ③ اور اُن کے بستر الگ الگ کردو۔

نیز ارشادِ ربّانی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (سورۃ تحریم، آیت ۶، پ ۲۸ - رکوع ۱۹)

اے ایمان والو خود اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو بچاؤ اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس آگ پر (دوزخ پر) ایسے فرشتے مقرّر ہیں جو نہایت تند خو

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

سخت مزاج ہیں (اور اس تند مزاجی کے باوجود ایسے فرمانبردار ہیں کہ) اللہ تعالیٰ کا جو بھی حکم ہو اُس سے سرتابی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُن کو حکم دیا جاتا ہے۔

بارگاہ رسالت پناہ۔ خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے۔

الا کلکم راعٍ وکلکم مسئولٌ عن رعیّتہٖ فالامام الّذی علی النّاس راعٍ وھو مسئول عن رعیّتہٖ والرجل راعٍ علیٰ اھل بیتہ وَھُوَ مسئول عن رَعیّتہٖ والمرأۃ راعِیَۃٌ علیٰ بیْتِ زوجِھا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مسئولۃٌ عَنْھُم وعبدُ الرجلِ علیٰ مالِ سیدہ راعٍ وَھُو مسئُولٌ عَنہ اَلَا فکلّکُم راعٍ وکلّکُم مسئولٌ عَنْ رَعِیّتِہٖ۔ (صحاح)

دیکھو تم میں سے ہر شخص ذمّہ دار ہے اور ہر شخص سے اُس کی ذمّہ داری کے بارہ میں باز پُرس ہو گی۔ بس وہ امام (سلطان) جو سب پر حاکم ہے اس کی رعیت کے بارے میں اُس سے باز پُرس ہو گی (اسی سلسلہ کو ہر حاکم و محکوم اور ہر بالادست و ماتحت پر پھیلاؤ یہاں تک کہ) مرد اپنے گھر والوں کا ذمّہ دار اور نگران ہے اس سے اس کے زیر اثر (عورتوں بچّوں اور تمام اہلِ خانہ) کے متعلّق باز پُرس ہو گی، عورت اپنے شوہر کے مکان اور اُس کے بچّوں کی نگران اور ذمّہ دار ہے اس سے اس کی ذمّہ داری کے بارہ میں باز پُرس ہو گی۔ غلام (اور نوکر) اپنے آقا کے مال کا محافظ اور ذمّہ دار ہے اس سے اس کے متعلّق محاسبہ ہو گا پس یاد رکھو تم میں سے ہر ایک نگران اور ذمّہ دار (راعی) ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کی ذمّہ داریوں کے بارہ میں باز پُرس ہو گی۔

ادائے فرض کی صُورتیں

① قرآن حکیم اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات مُبارکہ نے جو ہمارا فرض مقرّر کیا ہے اُس کے ادا کرنے کی سب سے اچھی صُورت تو یہ ہے کہ ہم اپنے بچّوں کو

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

خود پڑھائیں۔ اسلام کے احکام اور اُس کے بتائے ہُوئے آداب کے خود بھی پابند اور عادی ہوں اور بچّوں کو بھی پابند اور عادی بنائیں اس طرح ہم خود اچھے اور پکے مسلمان ہوجائیں گے اور ہمیں دیکھ کر ہماری اولاد بھی اچھائی اور بھلائی کے سانچے میں ڈھلے گی۔ ہمیں صرف پرورش کا ثواب نہیں ملے گا بلکہ اخلاقی اور روحانی تربیت کا ثواب بھی ہمارے نامۂ اعمال کی زینت بنے گا اور جس طرح ہمارے نیک عمل ہمارے لیے سرمایۂ آخرت ہوں گے ۔۔ ہمارے بتلائے ہُوئے نیک کاموں پر جب تک ہمارے بچّے عمل کرتے رہیں گے جتنا ثواب اُن کو ملے گا، اسی کے برابر ثواب ہمارے لیے بھی ذخیرۂ سعادت بنتا رہے گا۔

بیشک ہماری دِلی آرزو رہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ قیمتی عطیہ اپنی اولاد کو دیں اور جب اس دُنیا سے رُخصت ہوں تو اُن کے لیے دولت کے انبار چھوڑ کر جائیں، مگر ہمیں کبھی بھی یہ بات فراموش نہ ہونی چاہیئے کہ ہمارے رسول رحمۃ للعالمین (صلّی اللہ علیہ وسلّم) جو دُنیا اور آخرت کے بھیدوں سے واقف اور اپنی اُمّت کیلئے "رؤف رحیم" تھے۔ آپ کی مشفقانہ وصیّت[1] یہ ہے کہ سب سے بہتر اور قیمتی عطیہ جو اولاد کو دیا جاسکتا ہے وہ تعلیم خیر اور دینی تہذیب ہے۔ (ترمذی شریف)

پس ہماری یہ تعلیم و تربیت اپنی اولاد کے لیے بہترین عطیہ، سب سے زیادہ قیمتی ترکہ اور ابدالآباد تک رہنے والی بیش بہا جائداد اور جاگیر ہوگی۔

گھر گھر مکتب

اگر ہم اپنی تفریح یا آرام کرنے کے وقت میں سے صبح یا شام کا صرف ایک گھنٹہ بچّوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مخصوص کرلیں اور کچھ آگے بڑھ کر اپنے بچّوں کے ساتھ پڑوس کے بچّوں کو بھی تعلیم و تربیت کے حلقہ میں شامل کرلیں تو اس طرح ہر لکھے پڑھے مُسلمان کا گھر تعلیمِ دین کا مکتب اور تربیت گاہ بن جائیگا اور بغیر پیسہ خرچ کیے مفت میں وہ کام ہوجائے گا جس کے لیے کروڑوں اربوں روپیہ کی ضرورت ہے۔

---

[1] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ما نحل والد ولدًا من نحل افضل من ادب حسن
ترمذی شریف جلد دوم ص: ۱۷، باب افضل نتیجہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

(۲)

معلّم سے بہتر معلّمات

ماہرینِ تعلیم کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ "پرائمری تعلیم بالخصوص پری پرائمری تعلیم اور" نرسری ایجوکیشن کے لیے یعنی ایسے بچّوں کی تعلیم کے لیے جو ابھی چھ سات سال کے نہ ہُوئے ہوں مردوں سے زیادہ عورتیں مفید ہیں کیونکہ فطرتاً مردوں سے زیادہ عورتوں میں بچّوں سے انسیت ہوتی ہے بچّوں کے معاملہ میں قُوّتِ برداشت بھی عورتوں میں مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور بچّے بھی مردوں کے مقابلہ میں عورتوں سے جلد مانوس اور بے تکلّف بن جاتے ہیں۔

پس اگر ہماری خواتین کچھ بھی توجّہ فرمائیں اور طریقۂ تعلیم سے واقفیت حاصل کر کے خود اپنے مکان میں بچّوں کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری کر دیں تو ملّتِ اسلامیہ پر احسانِ عظیم ہوگا اور دورِ حاضر کی سب سے بڑی مشکل آسانی سے حل ہو جائے گی۔

تجربہ اور مشاہدہ

آپ اگر اپنی عمر کے پچاس ساٹھ سال پُورے کر چکے ہیں تو آپ بلا تکلّف شہادت دے سکتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ہم سے زیادہ مہذّب، نیک خصلت اور با اخلاق تھے۔ پھر اگر آپ چھان بین کی کچھ اور زحمت برداشت کریں تو بے شمار شہادتیں یہ بھی ثابت کر دیں گی کہ بزرگوں کی تہذیب اور اُن کے بہتر اخلاق کا سرچشمہ اُس زمانہ کی واجب الاحترام سلیقہ مند مائیں اور بہنیں تھیں جن کی آغوشِ تربیت اور محبّت بھری تعلیم نے ان نونہالوں کو بچپن ہی سے ایسا مہذّب اور با اخلاق بنا دیا تھا کہ اُس کے رنگین نقش آخر عمر تک اسی طرح روشن رہے۔ زمانہ کا اُتار چڑھاؤ کبھی بھی اُن کی روشنی کو مدھم نہ کر سکا۔[1]

---

[1] اتنی خود ستائی کی اجازت دیجیے کہ احقر کو جو کچھ بھی ادب تہذیب اور حُسنِ اخلاق کی دولت میسّر ہے زیادہ تر والدہ مرحومہ اور نانی مرحومہ کی تعلیم و تربیت کا ثمرہ ہے اور اب بھی احقر کی بچیوں نے چھوٹا سا مکتب غربت کدہ میں قائم کر رکھا ہے چھ سات سال کی عمر کے بچّے اسکول سے فارغ اوقات میں یہاں آکر قرآن شریف اور اُردو بھی پڑھتے ہیں اور حساب کی کاپی لے آتے ہیں تو اپنی نوعمر اُستانیوں کی مدد سے سوالات بھی حل کر لیتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

پس اگر آپ خود بچّیوں کو تعلیم نہیں دے سکتے تو دوسری صُورت یہ ہے کہ اپنی نگرانی میں گھریلو مکتب اور تربیت گاہ خود اپنے گھر کی عورتوں اور سمجھ دار لڑکیوں سے قائم کرائیں۔ یا محلّہ کی کسی سمجھ دار سلیقہ مند خاتُون کو اس کے لیے آمادہ کریں۔

③

اچھا اگر آپ اپنے عمل اور اپنی محنت سے تعلیم و تربیت کا سلسلہ کسی بھی سبب سے نہیں قائم کر سکتے تو پھر آپ کا یہ فرض ہے کہ اس فرض کی ادائیگی کے لیے اپنی جیب پر بوجھ ڈالیں اور

① اپنے گاؤں، قصبہ یا محلّہ میں جہاں مُسلمان بچّے آسانی سے پہنچ سکیں، ابتدائی تعلیم کا باضابطہ مکتب (پرائمری اسکول) قائم کریں۔ اس اسکول میں باضابطہ درجہ بندی ہو اور اسکا کورس وہی ہو جو سرکاری پرائمری اسکول کا ہوتا ہے آپ اس میں صرف اتنی ترمیم کر لیں کہ نظام الاوقات (پروگرام) اپنی ضرورت کے مطابق بنائیں۔ یعنی سرکاری پرائمری اسکول میں تمام گھنٹے سرکاری کورس کے لیے دیے جاتے ہیں آپ صرف چار گھنٹے سرکاری کورس کے لیے رکھیں اور دو گھنٹے مذہبی تعلیم کے لیے مخصوص کر لیں اور ایسا طریقۂ تعلیم اور دینیات کا ایسا نصاب تجویز کریں کہ دو گھنٹے میں قرآن شریف اور دینیات کی تمام ضروری تعلیم اطمینان سے ہو سکے۔

پروگرام (نظام الاوقات) بنانے کی ایک آسان شکل یہ بھی ہے کہ آپ گھنٹہ چالیس منٹ کا رکھیں۔ اس طرح چھ گھنٹوں کے نو گھنٹے ہو جائیں گے۔ آپ چھ گھنٹوں میں سرکاری کورس کے مطابق تعلیم دیں اور باقی تین گھنٹوں میں قرآن شریف، دینیات اور اُردو کی تعلیم دیں۔ اُردو کی تعلیم کی آسان ترین صُورت یہ ہے کہ آپ دینیات کے وہ رسالے منتخب کریں جو ادب اور زبان کے لحاظ سے بھی اس معیار کے ہوں کہ اُن سے تعلیم اُردو کا کام لیا جا سکے۔ اس صُورت میں اُردو زبان کے لیے اور کتابیں نہیں پڑھانی پڑیں گی۔ دینیات کے رسالوں ہی سے دونوں کام ہو جائیں گے صرف اُردو لکھائی کے لیے تختی لکھوانی ہو گی اور پھر اُنھیں دینیات

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کے رسالوں سے املا لکھوانا ہوگا، اس طرح اُن کو جہاں اُردو لکھنے کی مشق ہوگی، دینیات کے سبق بھی اُن کے ذہن نشین ہو جائیں گے[1]

درجہ الف یا پہلے درجہ میں اس طرح بھی کام چل سکتا ہے کہ اسکول (مکتب) کا آدھا وقت کورس کے لیے رکھا جائے اور آدھا وقت دینیات کے لیے۔

آپ اپنے اس اسکول کو اس طرح باضابطہ بنا کر میونسپل بورڈ یا ڈسٹرکٹ بورڈ سے اِس کا الحاق کرالیں تاکہ جو بچے آپ کے اسکول میں تعلیم پائیں وہ لازمی جبری تعلیم سے مستثنیٰ ہو سکیں۔

اس الحاق کا مفید پہلو یہ ہے کہ مُسلمان بچے آپ کے یہاں زیادہ سے زیادہ داخل ہو سکیں گے اور جو سرپرست بچوں کی سرکاری تعلیم کو ضروری اور مقدم سمجھتے ہیں وہ بھی اپنے بچوں کو آپ کے یہاں داخل کرا سکیں گے اور اس طرح آپ کے مکتب کا حلقہ وسیع ہوگا اور وہ زیادہ سے زیادہ دینی خدمات انجام دے سکے گا۔

سرکاری محکمۂ تعلیم کو بھی اس الحاق کے منظور کرنے میں تامّل اور لیت و لعل نہ کرنا چاہیے کیونکہ ایسے پرائیویٹ مدرسوں اور اسکولوں سے وہ فرض ادا ہوگا جس کا انجام دینا سرکار کے لیے مشکل پڑ رہا ہے اور جس کے مالی بار سے سرکار کی کمر دُہری ہوتی جا رہی ہے۔

تاہم اگر کسی جگہ غلط فہمی یا تنگ نظری کی بنا پر الحاق میں دُشواری پیش آئے تو آپ تمام ذرائع استعمال[2] کرکے اس دُشواری کو حل کریں اس الحاق کے نتیجہ میں آپ کو اس کا بھی حق ہوگا کہ میونسپل بورڈ یا ڈسٹرکٹ بورڈ یا اُس کے قائم مقام سرکاری ادارہ سے مالی امداد حاصل کریں۔

---

[1] جمعیۃ علماء ہند نے جو دینیات کے رسالے مرتب کرائے ہیں اُن میں ان تمام باتوں کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

[2] ایسے موقع پر الحاق کی کوششوں کو کامیاب بنانا مقامی جمعیۃ علماء کا فرض ہے اگر کسی مقام پر جمعیۃ علماء نہ ہو یا وہ کام نہ کر سکے تو صوبہ کی جمعیۃ علماء کو متوجہ کیا جائے اور ضرورت ہو تو مرکزی جمعیۃ علماء ہند کے ناظم کی طرف رجوع کیا جائے پتہ یہ ہے۔ دفتر جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی ۶۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بہت سے مقامات پر عربی مدرسے قائم ہیں اُن کے لیے یہ بات بہت آسان ہے کہ وہ ابتدائی درجات کو باضابطہ کر کے الحاق کرالیں اس طرح اُن کے اثرات اور اُن کی مقبولیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور اس علاقہ کے مسلمانوں کے لیے آسان ہو جائے گا کہ وہ اپنے بچوں کی بنیادی مذہبی تعلیم کے فرض عین کو آسانی سے انجام دے سکیں۔

(۴)

اگر کہیں مسلمانوں کی اتنی تعداد نہیں ہے یا بدقسمتی سے اُن میں یہ احساس نہیں ہے کہ مالی امداد کر کے باضابطہ مدرسہ (پرائمری اسکول) قائم کر سکیں تو پھر فریضۂ تعلیم کی ادائیگی کی شکل یہ ہے کہ محلّہ میں صباحی یا شبینہ مکتب قائم کریں اور کسی معلّم یا معلّمہ کی خدمات اس کے لیے حاصل کریں۔ جن مدرسوں میں گیارہ سال سے زیادہ عمر کے بچّے بھی تعلیم پاتے ہیں اُن میں ایسا انتظام کیا جا سکتا ہے کہ صُبح کے ابتدائی دو گھنٹے یا شام کے دو گھنٹے پرائمری سرکاری اسکول میں تعلیم پانے والے بچّوں اور بچّیوں کے لیے مخصوص کر دیں اور باقی اوقات میں گیارہ سال سے زیادہ عمر کے بچّوں کو تعلیم دی جائے۔

(۵)

ہر ایک مسجد مذہبی تعلیم گاہ و تربیت گاہ

آخری شکل اور اسلام کے نظام اجتماعی کے لحاظ سے سب سے پہلی شکل یہ ہے کہ مسجد کے امام صاحب کو بچّوں کی مذہبی تعلیم و دینی تربیت کی طرف متوجّہ کیا جائے اور جس طرح جنوبی ہند کے بیشتر قصبات و دیہات اور شہروں میں رواج ہے کہ صُبح یا شام کو (اسکول کے وقت سے پہلے یا بعد کو) گاؤں یا محلّے کے بچّے دو گھنٹے کے لیے مسجد میں آتے ہیں اور امام صاحب سے دینیات و قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ شمالی ہند میں بھی اس کو رواج دیا جائے۔

اسلامی تعلیم کے لحاظ سے مسجد محلّہ کا اجتماعی مذہبی مرکز ہے اور امام صاحب محلّہ کے پیشوا اور مُربّی اور سرپرست ہیں یہ حیثیت اگر پیش نظر ہے تو آسانی سے ہماری ہر ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

مسجد مذہبی تعلیم گاہ اور دینی تربیت گاہ بن سکتی ہے اور وہ نظام پھر سے زندہ ہوسکتا ہے جو اسلام کے قرنِ اوّل میں رائج تھا۔

سرکار کو محلّہ محلّہ اسکول قائم کرنے کے لیے کروڑوں روپیہ اور طویل مُدّت درکار ہے اور اسلامی تعلیم کے مطابق ہر ایک محلّہ میں اللہ کا گھر موجود ہے جو تھوڑی سی توجّہ سے تعلیم و تربیت کا مرکز بن سکتا ہے۔ صرف احساسِ فرض کی ضرورت ہے۔ امام صاحب یہ محسوس کریں کہ اہلِ محلّہ اور اُن کے بچّوں کی تعلیم و تربیت اُن کا مقدّس فرض ہے اور محلّہ والے یہ محسوس کریں کہ امام صاحب کے اس احسانِ عظیم کی قدر شناسی اُن کا فرض اوّلین ہے۔ محلّہ یا گاؤں والے امام صاحب کی اقتصادی ضروریات پُوری کریں اور امام صاحب محلّہ والوں کو اپنی تعلیمی اور اخلاقی کمک پہنچائیں۔ یہ وہ تعاون ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا ہے۔

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ہ وَاتَّقُوا اللہَ ۔ اِنَّ اللہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (سورہ مائدہ ع ۱)

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری کی ہر بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ گناہ اور ظلم کی بات میں نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اس کی سزا بہت سخت ہے۔

(۶)

نصاب کی کتابیں

یہ تمام صورتیں جو اُوپر پانچ نمبروں میں بیان کی گئی ہیں اُن کی کامیابی اس پر موقوف ہے۔

(۱) دینیات کی کتابیں ایسی آسان، جامع اور مختصر ہوں کہ دین کی تمام ضروری باتیں اُن کے ذریعہ معلوم ہوجائیں اور اُن کے پڑھنے پڑھانے کے لیے ایک گھنٹہ کافی ہوسکے۔

(۲) بچّوں کی نفسیات کا لحاظ کرتے ہُوئے تعلیم و تربیت کا ایسا دلچسپ طریقہ اختیار کیا جائے جو بچّوں میں دینی تعلیم کا شوق پیدا کردے اور اس مکتب سے اُن کو ایسا لگاؤ اور تعلّق ہوجائے کہ سرکاری اسکولوں سے چھٹی کے وقت اُن کو یہاں آنا ناگوار نہ ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کتابوں کا مسئلہ بفضلہٖ تعالیٰ جمعیۃ علماء ہند اور دینی تعلیمی بورڈ طے کر چکے ہیں۔ دینی تعلیم کے رسالے جو جمعیۃ علماء ہند نے مرتّب کرائے اور دینی تعلیمی بورڈ نے اُنکو منظور کیا وہ بفضلہٖ تعالیٰ جہاں پہنچ رہے ہیں عام مقبولیت حاصل کر رہے ہیں کیونکہ وہ اختلافی مسائل سے بالا۔ دین کی تمام ضروری باتوں پر مشتمل ہیں جس طرح اُن کی زبان سُلجھی ہُوئی ادبیت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی دُھلی دُھلائی۔ صاف اور عام فہم ہے جس طرح اُن میں محاورات کے موتی اس طرح ٹانک دیے گئے ہیں کہ یہی کتابیں اُردو انشاء اور املاء کے لیے بھی کافی ہو سکتی ہیں اور جس طرح رفتہ رفتہ ترقی کا بھی اُن میں یہاں تک لحاظ رکھا گیا ہے کہ جب بچّہ پانچ سالہ نصاب سے فارغ ہو تو اُس میں یہ صلاحیت اور قابلیت پیدا ہو چکی ہو کہ اخبارات اور اُردو کی عام علمی کتابیں آسانی سے پڑھ سکے اور سہولت سے سمجھ سکے۔

اسی طرح وہ ایسی جامع بھی ہیں کہ صرف عقائد و عبادات ہی نہیں بلکہ "دین" کے ہمہ گیر معنیٰ کا لحاظ کرتے ہُوئے ان کتابوں میں اسلامی اخلاق اور اسلامی تہذیب کو بھی عقائد و عبادات جیسی اہمیّت دی گئی ہے اور ساتھ ساتھ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور خلفاء راشدین کی سیرتِ مقدّسہ کے اہم اور ضروری اجزاء بھی اس گلدستہ میں سجا دیے گئے ہیں مختصر یہ کہ ہر سال کی نصابی کتابوں میں یہ پانچ مضمون پانچ بابوں میں بچّوں کی نفسیات کا لحاظ کرتے ہُوئے بہت ہی عمدگی اور خُوبی کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں۔

(۱) عقائد (۲) عبادات (۳) سیرت مقدّسہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور درجہ پنجم میں سیرت خلفاء راشدین و ائمہ و مجتہدین وغیرہ۔ (۴) اسلامی اخلاق (۵) اسلامی تہذیب۔

اس جامعیت کے ساتھ ایسے مختصر بھی ہیں کہ اگر رخصتوں اور تعطیلات کو منہا کرنے کے بعد تعلیم کے دن پُورے سال میں صرف ۱۸۰ (چھ ماہ) قرار دیے جائیں تو اسباق کا اوسط یہ ہوتا ہے۔

سال اوّل۔ ایک تہائی صفحہ یعنی تقریباً ۴ سطر یومیہ

سال دوم۔ نصف صفحہ سے کچھ زائد تقریباً ۱۰ سطر یومیہ

سال سوم۔ سوا صفحہ تقریباً ۲۱ سطر یومیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

سال چہارم۔ دو صفحہ یومیہ سے کچھ کم تقریباً ۳۵ سطر یومیہ۔

سال پنجم۔ دو صفحہ تقریباً ۴۲ سطر یومیہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر اعتماد کرتے ہوئے یہ دعویٰ پورے وثوق کے ساتھ کیا جا سکتا ہے کہ اگر ان رسالوں کے مضامین بچّوں کے ذہن نشین کر دیے جائیں تو اُن کے دل و دماغ (انشاء اللہ العزیز) اُن تمام جراثیم سے محفوظ رہیں گے جو کلچر۔ تہذیب قدیم یا نیشنلزم وغیرہ کے نام پر فضا میں پھیلائے جا رہے ہیں۔ (واللہ علی مانقول وکیل وھو ولی التوفیق وعلیہ التکلان)

بہر حال جہاں تک ابتدائی درجات میں دینیات کی کتابوں کا تعلق ہے جمعیۃ علماء ہند یہ رسالے اور اُن سے متعلّق چارٹ اور نقشے وغیرہ مرتّب کرا کر اس مسئلہ کو حل کر چکی ہے (وللہ الحمد والمنۃ) آپ یہ کتابیں الجمعیۃ بک ڈپو سے طلب فرمائیں اور ان باتوں کی تصدیق فرما لیں۔

البتّہ طریقہ تعلیم اور ترتیب مکاتب کا مسئلہ اُس وقت تک حل نہیں ہو سکتا جب تک حضرات اساتذہ اور معلّم صاحبان اور مکاتب و مدارس کے ذمّہ دار حضرات توجّہ نہ فرمائیں جہاں تک اُصول کا تعلّق ہے طریقہ تعلیم اور ترتیب مکاتب کے چند کار آمد اور مفید اُصول آنے والے ابواب میں پیش کیے جا رہے ہیں، لیکن ظاہر ہے ان سے مفید نتیجہ اُسی وقت بر آمد ہو سکتا ہے جب اُن پر عمل ہو۔ توجّہ دلانے کے لیے اتنی گزارش اور ہے کہ مذہبی اور دینی تعلیم کو غیر منفعت بخش تو اسی وقت سے سمجھا رہا ہے جب سے مادّہ پرستی کا آغاز ہُوا اور اور یورپ کی سُنہری رو پہلی تہذیب نے ایشیا کی نورانی روحانیت کا مذاق اُڑانا شروع کیا۔ سیکولر دورِ حکومت میں اس مذاق کی اصلاح ظاہر ہے بہت ہی مشکل ہو گئی ہے اس دُشواری کے ساتھ ساتھ بہت ہی خطرناک صُورت حال یہ ہے کہ ترقّی پذیر ہندوستان میں تعلیم کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بھی بنایا جائے گا اور ترغیب و تحریص کی صُورتیں بھی زیادہ سے زیادہ اختیار کی جائیں گی۔ مثلاً جدید طریقہ تعلیم میں یہ اُصول تو قطعی طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ تعلیم کا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس میں خوف اور دہشت کے بجائے بچّوں کے لیے کھیل اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

تفریح کا سامان ہو مزید برآں دیہاتی حلقوں میں بچّوں کو دُودھ بھی دیا جاتا ہے کھلونے اور مٹھائیاں بھی تقسیم کی جاتی ہیں اور بہت ممکن ہے مستقبل قریب میں اُن کو اسکول کی مقرر کردہ پوشاک (وردی) بھی دی جایا کرے۔

ترغیب وتحریص کی ان تمام صورتوں کے ساتھ اگر ہمارے طریقہ تعلیم میں وہی پُرانی یبوست باقی رہی، وہی روکھا بلکہ کھردرا طریقہ رائج رہا تو اس کے معنیٰ یہ ہوں گے کہ دینی تعلیم اور دینی مذاق کو ایک طرف زمانہ کے رجحانات ختم کریں گے دوسری طرف ہم خود اپنے طرزِ عمل سے اُن کا گلا دبا کر فنا کر دینے میں کوتاہی نہ کریں گے۔ (معاذ اللہ)

پس ہمدردیٔ دین وملّت کا بہت ہی ضروری مطالبہ ہے کہ ہم اپنے طریقہ تعلیم میں تبدیلی پیدا کریں۔ بیشک دُودھ اور مٹھائیاں تقسیم کرنا یا وردی بنا کر بچّوں کو پہنانا ہمارے لیے مشکل ہوگا مگر میٹھا طریقہ اور شیریں طرزِ عمل تو ہم جب بھی چاہیں اختیار کر سکتے ہیں اور اسی سے دُودھ اور مٹھائی کا کام لے سکتے تھے۔ اس کے چند اُصول آئندہ صفحات میں میں پیش کیے جا رہے ہیں جو انشاء اللہ "کم خرچ بالا نشین" ثابت ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ عمل کی توفیق بخشے۔

(۷)

طریقۂ تعلیم

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یہ مسئلہ دینیات کی کتابوں سے بھی زیادہ اہم اور ضروری اور قابلِ توجّہ ہے کیونکہ اس کا تعلّق زیادہ تر اُستاد کی صلاحیّت اور بچّوں کی نفسیات اور اُن کی موزونیت طبع سے ہے جو عموماً مختلف ہوتی ہیں اور عمر، ماحول، معاشرت اور سماج کے تفاوت سے اُن میں زمین آسمان کا فرق ہوتا رہتا ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے بڑی اور بنیادی بات تو اُستاد کی لگن ہے یعنی اگر معلّم صاحب اس جذبہ میں سرشار ہوں کہ جو بچّہ اُن کے یہاں آئے وہ محروم نہ جائے تو لامحالہ وہ کوشش

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کریں گے کہ بچّہ کو سمجھ کر ایسا طریقہ اختیار کریں جس سے کامیابی ممکن ہو اور بچّہ فیض یاب ہو سکے وہ طریقہ کہیں نرم ہو گا کہیں گرم۔

اس بُنیادی بات کے باوجود کچھ اُصول ایسے ہیں جو یکسانیت کے ساتھ سب جگہ کامیاب ہوتے ہیں اور انہیں کے پیشِ نظر ٹریننگ اسکولوں اور اُستادوں کے مدرسہ میں اساتذہ کو طریقہ تعلیم کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔

یہی اُصول جو بُنیادی طور پر ہر جگہ کامیاب ہیں اور ایسے ضروری ہیں کہ جب تک معلّم اُن کا لحاظ نہ رکھے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ان صفحات میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

اور جب کہ موجودہ دَور کا تقاضا ہے کہ ہر ایک ہمدرد مِلّت ذاتی طور پر دینی تعلیم کے مسئلہ سے دلچسپی لے تو یہ بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ اس کی نظر ان اُصول پر بھی ہو تاکہ اس کی یہ دلچسپی عملی طور پر زیادہ سے زیادہ کار آمد اور اُمّت کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید ہو سکے۔

بنیادی اُصول

① بچّوں کو مانوس کیجیے سَب سے پہلا اُصول جو کسی وقت بھی نظر انداز نہ ہونا چاہیے یہ ہے کہ جیسے ہی بچّہ آپ کے یہاں داخل ہو سبق شروع کرانے سے پہلے آپ اُس کو اپنے سے مانوس کر لیں چھ سال کا بچّہ جو اپنی سوچی سمجھی بات بھی پُوری طرح زبان سے ادا نہیں کر سکتا جیسے ہی کسی اجنبی کے سامنے پہنچتا ہے مرعوب ہو جاتا ہے بسا اوقات اجنبی صُورت سے اُس کا ننھا سا دِل لرزنے لگتا ہے۔ شرم و حیا بہت اچھی صفات ہیں مگر جو بچّہ جتنا زیادہ شرمیلا ہو گا وہ اتنا ہی زیادہ اجنبی شخص کو دیکھ کر گھبرا جاتے گا اور مرعوب ہو جائے گا۔

ایک گھبرایا ہُوا بچّہ نہ کچھ سمجھ سکتا ہے نہ یاد رکھ سکتا ہے ایسی صُورت میں یاد کرنے کی فرمائش سے اس کو اور زیادہ وحشت ہوتی ہے۔ اَب اگر کسی قسم کی تنبیہہ بھی کر دی جائے تو اس وحشت کے ساتھ اُستاذ مدرسہ اور تعلیم وغیرہ سَب سے نفرت ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ بچّہ کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

لیے تباہ کن ہوتا ہے کیونکہ وہ اسکول یا مکتب جانے سے جان چرانے لگتا ہے اور اگر ماں باپ کی طرف سے بہت کافی دباؤ نہ ہو تو بچہ پڑھنا بھی چھوڑ دیتا ہے اور دائمی جہالت اپنے لیے مقدر کر لیتا ہے

پس معلّم خیر اور مشفق اُستاذ کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ بچّہ کو اپنے سے مانوس کر لے اُس کے دماغ کو مطمئن کرے اور اُس کی طبیعت کو اپنی طرف مائل کرے اور عام طور پر بچّہ کے دِل میں جو مدرسہ یا مکتب کا ڈر بٹھا دیا جاتا ہے اُس کو دِل سے نکالے۔ ایک سمجھ دار اور مشفق اُستاذ جس کو یہ لگن ہو کہ اُس کے یہاں داخل ہونے والے بچّے محروم نہ رہ جائیں بچّہ کے مزاج اور اُس کے طبیعت کا اندازہ کرنے کے بعد اُس کو مانوس کر لینے کی مناسب صُورت بھی تجویز کر سکتا ہے۔ ایسے اُستاذ کو کسی خاص طرزِ عمل کا پابند نہیں کیا جا سکتا، البتّہ ایک عام صُورت یہ ہے کہ پہلے ہی دن اس کی فکر نہ ہو کہ کچھ سبق ضرور پڑھا دیا جائے، بلکہ پہلے روز بچّہ سے اُس کے ماں باپ کی زبان اور انداز میں ایسی باتیں کی جائیں جن میں بچّہ کا دل لگے۔ مثلاً یہ کہ تمہارے بہن بھائی کتنے ہیں تمہیں سَب سے زیادہ کس سے محبّت ہے۔ تمہاری لڑائی کس سے ہوتی رہتی ہے۔ تمہارے کھیل کُود کے ساتھی کون کون ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اسی بات چیت کے دوران میں اس کو سبق کی کچھ باتیں بھی یاد کرا دی جائیں۔ اس کام کے لیے آپ دس پندرہ منٹ روزانہ بچّہ کو دیجئے اور اُوپر کے درجہ میں جو سمجھ دار بچّے ہوں اُن میں سے کسی کو مامور کر دیجئے کہ وہ اس نووارد بچّہ سے بات چیت کر کے اُس کو مانوس کریں۔[1]

---

[1] یہ بھی خیال رہے کہ بچّے اُن چیزوں سے مانوس ہوتے ہیں جو اُن کے گھر کے ماحول کے مناسب ہوں کھیل بھی اُن کو وہی اچھے معلوم ہوتے ہیں جو اُن کے گھروں میں عام طور پر کھیلے جاتے ہوں۔ ایک علم دوست گھرانا جس میں ہر وقت لکھنے پڑھنے اور کاغذ قلم دوات سے کام رہتا ہے اُس کے بچّوں کو عمدہ کاغذوں، خوبصورت کارڈوں، کاغذ کے پھولوں جیسی چیزوں سے دلچسپی ہوگی، دستکار گھرانے کے بچّوں کو اپنے یہاں کی دستکاری کی چیزوں سے دلچسپی ہوگی اور اُسی کے مناسب کھیل اُن کو مرغوب ہونگے۔ اُستاذ صاحبان بچّوں کو اُنکے گھر کی مناسب چیزوں سے مانوس کریں اور اگر کسی بچّہ کو مانوس بنانے کیلئے مقرّر کرنا چاہیں تو یہ خیال رکھیں کہ بچّہ اسی گھرانے کا ہو، ورنہ اس گھرانے کے مزاج اور وہاں کے طور طریق سے واقف ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

جَب بچّہ آپ سے اور مکتب کے ماحول سے کسی قدر مانوس ہوجائے تب اُس کو پڑھانا شروع کیجیے۔ بہتر ہو کہ آپ اپنے اس طرزِ عمل کا اعلان کردیں تاکہ بچّہ کے سَرپرستوں کو سبق نہ دینے کی شکایت نہ ہو بچّہ کو مانوس کرنے میں اگر ایک ہفتہ بھی صرف ہوجائے تو مضائقہ نہیں اس ہفتہ میں آپ اس کو بسم اللہ وغیرہ یاد کرا دیجیے۔

۲ درجہ کو صاف سُتھرا رکھیے اور اُس کو سجائیے

مانوس کرنے کے سلسلے میں ایک ضروری بات یہ بھی ہے کہ درجہ ایسا ہو کہ بچّوں کا دل لگے۔

ماہرینِ طریقۂ تعلیم تو یہ بھی ضروری قرار دیتے ہیں کہ اسکول یا مکتب کا مکان کھلا ہُوا، ہَوادار ہو جس میں گرمی اور سردی کی پُوری رعایت ہو۔ گُھٹا ہُوا بند کمرہ جہاں ہَوا نہ پہنچ سکے یا ایسا کھلا ہُوا کہ دُھوپ اور بارش سے بچاؤ نہ ہو۔ جَب بچّوں کو اس میں بیٹھنا مشکل ہوگا تو وہ سبق کیا یاد کرسکیں گے۔

بہرحال جگہ اور مکان کا مسئلہ اُستادوں کے اختیار کا نہیں۔ اس کا تعلّق مکتب کے منتظمین اور مکتب یا مدرسہ کی مالی گنجائش پر موقوف ہے، البتّہ اُستاذ صاحبان یہ کرسکتے ہیں اور یہ ضرور کرنا چاہیے کہ کمرہ صاف سُتھرا رہے اس میں جگہ جگہ خُوب صُورت نقشے اور ایسے چارٹ آویزاں ہوں جو جاذبِ نظر بھی ہوں اور درجہ کے مناسب معلومات کا مرقع بھی ہُوں [1]

سرکاری اسکولوں میں تصویریں لگا کر بھی جاذبیّت پیدا کی جاتی ہے مگر اسلامی تعلیم کسی جاندار کی تصویر کی اجازت نہیں دیتی، البتّہ درخت، پودا، مسجد وغیرہ کے نقشے لگائے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح ایسے کھلونے بھی رکھے جاسکتے ہیں جن میں جاندار کی تصویر یا مورت نہ ہو۔

---

[1] بچّے ان خُوب صُورت چارٹوں میں لکھی ہُوئی چیزوں کو پڑھنے کی کوشش کریں گے اس سے قدرتی طور پر پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

④ بچّوں کی صلاحیتوں کو سمجھیئے اور اُن سے کام لیجیئے

اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہمیں قوّتِ حافظہ (یاد کرنے اور یاد رکھنے کی صلاحیّت) عطا فرمائی ہے۔ ایسے ہی ہمیں سمجھ بوجھ کی صلاحیّت بخشی ہے۔ ایک اور صلاحیّت ہم میں ہے جسے ہم "خود اعتمادی" کہتے ہیں۔ یعنی یہ بات دِل میں آجانا کہ یہ کام ہم کر سکتے ہیں۔ یہ ہمارے قابُو کا کام ہے اور اس بنا پر حوصلہ کا بڑھنا۔

یہ صلاحیّتیں جو ہم اپنے اندر موجود پاتے ہیں، بچّوں میں بھی ہوتی ہیں۔ بلکہ ہماری صلاحیّتیں فرسودہ اور بوسیدہ ہوچکی ہیں ہماری مشین بھی گھس چُکی ہے بچّوں میں یہ صلاحیّتیں تازہ ہوتی ہیں اُن کی مشین نئی ہوتی ہے۔

اب غور فرمایئے۔ کسی کام کے لیے اگر آپ کو صرف ایک صلاحیّت مثلاً قوّتِ حافظہ سے کام لینا پڑے تو وہ بہت مشکل معلوم ہوگا اور اُس کے پُورا ہونے میں وقت بھی زیادہ صرف ہوگا، لیکن اگر دوسری طاقت مددگار ہوجائے تو سہولت ہوجاتی ہے اور اگر کہیں تیسری طاقت بھی مل جائے تو وہ کام بہت ہی آسان ہوجاتا ہے اور اُس کے پُورا ہونے میں وقت بھی بہت کم صرف ہوتا ہے۔

مثلاً اگر کسی غیر معروف اور قطعاً اجنبی زبان مثلاً چینی زبان کے کچھ الفاظ یاد کرنے پڑیں تو ہم اُس کو اپنے حق میں ایک "آزمائش" تصوّر کریں گے۔ ان الفاظ کو یاد کرنا بہت مشکل ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں اگر ہمیں اپنی جانی پہچانی زبان کے کچھ الفاظ یاد کرنے ہوں جن کے معنیٰ مطلب ہم سمجھتے ہیں تو ہم اُن کو نہایت آسانی سے یاد کرلیں گے۔ یہ آسانی اس لیے پیدا ہُوئی کہ ان معروف الفاظ کے یاد کرنے میں صرف قوّتِ حافظہ سے ہی کام نہیں لیا گیا بلکہ دوسری طاقت یعنی سمجھ بوجھ کی صلاحیّت (قوّتِ فہم وفکر) سے بھی مدد لی گئی ہے۔ دو طاقتوں کے ملنے سے کام لا محالہ آسان ہوگیا۔

اس یاد کرنے کی چیز کو اگر آپ ایک دو دفعہ لکھ بھی لیں تو اور بھی زیادہ سہولت ہوجاتی ہے کیونکہ اس وقت تیسری طاقت (ہاتھ سے کام کرنے کی قوّت) بھی مل جاتی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ایک تجربہ کی بات اور بھی ہے۔ آپ کچھ لکھنا پڑھنا چاہیں اور تصوّر یہ ہو کہ یہ چیز ہمیں نہیں آتی تو یقیناً وہ بہت مشکل ہو جاتی ہے لیکن اس کے برخلاف اگر یہ اعتماد اور بھروسہ ہو کہ یہ ہمیں آتی ہے یا اس کو ہم نے سیکھ لیا ہے تو یہ اعتماد اور بھروسہ بھی مددگار ہوتا ہے اور وہ کام نہایت آسانی سے ہو جاتا ہے۔

مثلاً ہمیں عربی کے حروف یاد ہیں اور ہمیں اعتماد ہے کہ ان حرفوں کو ہم جانتے ہیں۔ اب اگر ہمیں فارسی کے حروف چا۔ پا۔ گ بتا دیئے جائیں تو یہ حرف صرف ایک مرتبہ سُن لینے ہی سے یاد ہو جائیں گے کیونکہ یہ اعتماد ہمیں پہلے سے ہے کہ ہم حروف جانتے ہیں جب یہ اعتماد اور بھروسہ موجود ہو تو صرف تین حرفوں کا یاد کر لینا ہم ہنسی مذاق کی بات سمجھیں گے اور آسانی سے یاد کرلیں گے بلکہ یاد کیے بغیر ہی ذہن میں جم جائیں گے۔

اپنی حالت پر آپ بچّوں کو بھی قیاس کیجئے۔ پھر اپنے طرزِ عمل کو ملاحظہ فرمائیے۔ ہم سب سے پہلے بچّوں کو حرفوں کے نام رٹاتے ہیں پھر زیر زبر پیش والی تختیاں یاد کراتے ہیں۔ پھر جزم سکون اور تشدید وغیرہ یاد کراتے ہیں۔ بچّوں کے لیے یہ تمام چیزیں اجنبی اور غیر مانوس ہوتی ہیں لامحالہ اُن کے رٹنے اور یاد کرنے میں اُن کو دُشواری بھی ہوتی ہے اور دیر بھی لگتی ہے اور بسا اوقات وہ ایسے اُلجھ جاتے ہیں کہ اُن کو پڑھنے سے گھبراہٹ ہونے لگتی ہے ہم اس کو بچّہ کی شرارت یا کم شوقی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ فطری بات ہے کہ بے سمجھی چیز سے اُلجھن ہونی چاہیئے۔

لیکن اگر آپ کوئی ایسی صُورت اختیار کریں کہ پہلے ہی دن سے بچّہ کچھ مطلب سمجھنے لگے اور اس میں یہ اعتماد بھی پیدا ہو جائے کہ مجھے کچھ آگیا ہے۔ یعنی قوّتِ حافظہ کے ساتھ قوّتِ فہم و فکر اور خود اعتمادی بھی کام کرنے لگے تو ان سَب طاقتوں کے ملنے سے بچّہ کا کام بہت آسان ہو جائے گا۔

پس حضرات اساتذہ اور معلمین کے لیئے ضروری ہے کہ وہ ایسا طریقہ اختیار کریں کہ صرف قوّتِ حافظہ اور رٹنے پر ہی مدار نہ رہے بلکہ فہم و فکر، عمل اور اعتماد کی قوتیں بھی کام کرتی رہیں اور بچّہ میں حوصلہ بھی پیدا ہوتا رہے۔ دوسرے الفاظ میں اُس کی مختصر تعبیر یہ ہے کہ پڑھانے

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

کا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ قدرتی طور پر بچّہ پُوری طرح متوجہ رہے اور اپنی سمجھ، ذہانت اور خود اعتمادی وغیرہ ہر ایک طاقت سے کام لیتا رہے یہ جدید طریقۂ تعلیم جس کی تفصیل آگے آئے گی (انشاء اللہ) اس کی کامیابی کا راز یہی ہے کہ اس میں بچّہ کی تمام صلاحیتوں سے شروع دن سے کام لیا جاتا ہے اور اس تیز رفتار زمانہ میں مہینوں کے کام کو چند دنوں میں پُورا کرا دیا جاتا ہے۔

(وباللہ التوفیق ومنہ الاستعانہ)

④ حرفوں کی آواز بتایئے اور کم سے کم حرف بتاکر پڑھنا سکھا دیجئے

رواج یہ ہے کہ ہم پہلے حرفوں کے نام یاد کراتے ہیں پھر نقطوں کا فرق بتا کر اُن کی شناخت کراتے ہیں اس کے بعد زیر، زبر، پیش پھر دو زبر دو زیر وغیرہ کی تختیاں پھر سکون اور تشدید وغیرہ یاد کراتے ہیں عام بچّوں کے لیے مہینوں اور ہوشیار بچّوں کے لیے کم از کم ایک ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے جو بہت صبر آزما ہوتا ہے کیونکہ اس کو بغیر سمجھے بوجھے صرف اُستاد کے خوف سے یاد کرنا پڑتا ہے مزید برآں بچّہ کی پریشانی اور حیرانی کا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم بتاتے ہیں اس میں ایک قسم کا تضاد ہوتا ہے جو ذہین اور سمجھ دار بچّوں کو اُلجھن میں ڈال دیتا ہے کیونکہ ہم نے بچّہ کو پہلا حرف الف بتایا ہے اور جب زبر کی تختی شروع کرائی تو ہماری فرمائش یہ ہے کہ الف زبر آ کہو اُلجھن یہ ہوتی ہے کہ جب یہ الف ہے تو زبر لگنے سے آ کیوں ہو گیا اگر بچّہ سمجھ سے کام لے گا تو یقیناً اُس کو یہ اُلجھن پیدا ہو گی پھر یہی اُلجھن اُس کو جیم، دال، ذال، سین شین، صاد ضاد، وغیرہ میں ہو گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ حرفوں کی شناخت میں بہت دُشواری ہو گی اور یہ تو ممکن ہی نہیں کہ صرف ایک تختی پڑھ کر حروف شناس بن جائے اور آواز سے حرف پہچان سکے۔

بچّوں کو اس اُلجھن سے نجات دلانے اور شروع ہی سے اُن کی تمام صلاحیتوں کو کام میں لانے بالفاظ دیگر تعلیم کو دلچسپ بنا کر اُن کو پُوری طرح متوجّہ رکھنے کی صُورت یہ ہے کہ

(الف) پہلے آپ حرفوں کے نام نہیں بلکہ صرف آوازیں بتایئے۔ مثلاً الف، حرف کا نام ہے اور آ۔ اے۔ ای۔ او۔ اس کی آواز ہے آپ ابھی نام نہ بتایئے، نہ سب آوازیں، بلکہ صرف

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک آواز بتا دیجئے یعنی ا کو الف نہ کہلائیے بلکہ صرف اَ کہلائیے۔

(ب) حرفوں کی سب آوازیں بھی ایک ہی دفعہ میں نہ رٹوائیے بلکہ آپ کے پیشِ نظر یہ ہونا چاہیئے کہ پہلے سبق سے ورنہ دوسرے سبق سے بچّہ حرفوں کو ملانا اور حروف ملا کر لفظ کا پڑھنا سیکھ لے۔ اس مقصد کے لحاظ سے چند حرف ایسے منتخب کیجئے جن سے آسانی سے کوئی ایسا لفظ بن سکے جس سے بچّہ مانوس ہو۔ پس سب سے پہلے صرف ان ہی حرفوں کی آوازیں سمجھا کر بتا دیجئے اور یاد کرا دیجیے۔

اس مقصد کے پیشِ نظر ممکن ہے آپ کو حرفوں کی ترتیب میں رَدّ و بدل کرنا پڑے۔ مثلاً اب ت کے بجائے آپ پہلے ا۔ ل۔ ہ۔ سکھائیں، لیکن اگر اس رَدّ و بدل سے بچّوں کے لیے سہولت پیدا ہوتی ہے تو اس رَدّ و بدل میں آپ کو تامّل نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حرفوں کی یہ ترتیب کوئی مذہبی حُکم نہیں ہے۔ صرف استاذوں کا ایک طریقہ ہے جو پڑھنے اور لکھنے میں بدلا ہُوا ہے کیونکہ پڑھائی کے قاعدہ میں بے شک یہ ترتیب ہوتی ہے کہ ا۔ کے بعد ب پھر ت، پھر ث آتی ہے، لیکن لکھائی میں ب کے بعد ج، پھر د آتا ہے۔ یعنی لکھائی میں ابجد کی ترتیب آتی ہے، پس اگر کسی بڑے فائدے اور بچّوں کی سہولت کے لیے آپ بھی حرفوں کی ترتیب میں سرِ دست تبدیلی کر دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہونا چاہیئے

⑤ سب سے پہلے اللہ پڑھنا سکھلایئے

سب سے پہلے سبق میں آپ کے پیشِ نظر یہ ہونا چاہیئے کہ بچّوں کو "اسم ذات" یعنی لفظ اللہ پڑھنا آجائے۔

یہ بابرکت نام بہرحال بابرکت ہے، جتنا بھی یاد ہو جتنا بھی پڑھا جائے لکھا جائے۔ یاد کرایا جائے۔ برکت ہی برکت ہے۔

جب دُنیا غیر اللہ کی طرف دوڑ رہی ہو تو ایک مومن کا نصب العین رجوع الی اللہ ہونا چاہیئے فَفِرُّوْا اِلَی اللہ۔ اس لحاظ سے بھی اس اسم مُبارک سے آغاز، دینی تعلیم کے نصب العین کے عین مطابق ہے۔ اس نام مُبارک سے مُسلمانوں کے بچّے مانوس بھی ہوتے ہیں، کیونکہ پیدائش کے بعد سب سے

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

پہلے آواز جو اذان و تکبیر کہہ کر بچّوں کے کانوں میں پہنچائی جاتی ہے اس کا آغاز اسی نامِ مُبارک سے ہوتا ہے۔ پھر سونے کے وقت ماں اور بہنوں کی لوریوں میں بچّہ بار بار یہی نام مبارک سُنتا رہتا ہے، پس اس نامِ مُبارک سے مُسلمان بچّہ کی اُنسیت اُس کی فطرت کا ایک جزو بن جاتی ہے۔

⑥ تصویر کے بجائے تصوّر

۶ سال کا بچّہ جو علمی ماحول سے محروم ہو اُس کے لیے یہ انکشاف بہت زیادہ حیرت انگیز ہوگا کہ جو لفظ مثلاً "قلم" زبان سے ادا کر رہا ہے وہ کاغذ پر لکھا بھی جا سکتا ہے۔ اسی لیے ماہرینِ تعلیم پہلے بچّہ کے دماغ میں یہ تصوّر پیدا کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جو زبان سے ادا کرتے ہیں وہ کاغذ پر بھی آسکتا ہے اور اُس کے لیے وہ ایسی تصویر سے کام لیتے ہیں جس کو بچّہ آسانی سے پہچان سکے۔ مثلاً "قلم" کی تصویر دکھا کر بچّے سے دریافت کریں گے کہ یہ کیا ہے اگر وہ نہیں بتا سکے گا تو "قلم" دکھا کر سمجھائیں گے کہ یہ قلم جو ہاتھ میں ہے کاغذ پر اسی کی تصویر ہے۔

بچّہ اگر تصویر پہچان لیتا ہے تو پھر آوازوں کا تجزیہ کیا جائے گا۔ مثلاً ق ل م پھر بتایا جائے گا کہ "ق" یہ ہے "ل" یہ ہے۔ وغیرہ۔

اسی تصوّر کو پُختہ کرنے کے لیے ابتدائی قاعدہ کے چند صفحات میں صرف تصویریں دی جاتی ہیں اور بچّوں کا ابتدائی سبق یہی ہوتا ہے کہ وہ تصویریں دیکھ دیکھ کر بتاتا رہے یہ "قلم" ہے یہ "مسجد" ہے یہ "کتاب" ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس طریقۂ تعلیم کو "تعلیم بذریعہ تصاویر" کہا جاتا ہے اور اُردو یا عربی کی تعلیم میں بھی اس "طریقۂ تعلیم" سے کام لیا جا سکتا ہے، البتّہ یہ احتیاط ضرور ہونی چاہیئے کہ جانداروں کی تصویریں نہ ہوں، جانداروں کی تصویروں کا بنانا۔ اُن کی خرید و فروخت اور ان سے کھیلنا یا خوبصُورتی پیدا کرنا سب ممنوع ہے تعلیم جیسے مقدس سلسلہ کا آغاز ممنوع اور حرام چیز سے ہرگز ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔

لیکن جب سب سے پہلا سبق لفظ اللہ ہو تو یہاں یہ طریقۂ تعلیم یعنی "تعلیم بذریعہ تصاویر" کسی طرح بھی جاری نہیں ہو سکتا لہٰذا اس مُبارک سبق میں آپ "تصوّر" سے تصویر

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کا کام لیجئے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ جب بچّہ کو مانوس کرنے کے لیے بچّہ سے بات چیت کر رہے ہوں تو اپنی بات چیت کا ایک حصّہ یہ بھی رکھئے کہ بچّہ سے پُوچھئے تمہیں کس نے بنایا۔ تمہارے ماں باپ بہن بھائی کو کس نے پیدا کیا ـــــ یہ زمین یہ چاند یہ سورج کس نے بنائے زیادہ سے زیادہ آسان الفاظ میں اس قسم کے سوالات بچّہ سے کیجئے۔ بچہ اگر نہ بتا سکے تو آپ بتاتے رہیئے کہ "اللہ" نے

اس طرح سوالات کر کے آپ لفظ "اللہ" بچّہ کے دماغ میں ایسا جما دیجئے کہ تصویر سے بھی زیادہ اللہ کا تصوّر بچّہ کے دماغ میں سما جائے۔ اس میں اگر دو تین روز بھی خرچ ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں آپ کا اور بچّہ کا یہ وقت بہت ہی مُبارک کام میں صرف ہو رہا ہے کہ اللہ اور اس کی صفات کا تصوّر بچّہ کے دماغ میں پائیدار ہو رہا ہے جو ایک صاحبِ ایمان بچّہ کے لیے بہت ہی مُبارک ہے۔ یہ دماغی تربیت جو اسلام و ایمان کے لیے نقشِ اوّل ہے۔ دینی تعلیم و تربیت کا بُنیادی مقصد ہے۔

بہرحال جب اس طرح لفظ اللہ کا تصوّر پُختہ ہو جائے تو آپ بچّہ کو شوق دلایئے کہ لفظ اللہ پڑھنا اور لکھنا سیکھ لے۔

⑦ دلچسپ تمہید سے طلب اور شوق پیدا کیجئے

اُستاذ کا کام بہت ہلکا اور آسان ہو جاتا ہے اگر بچّوں میں سبق کا شوق پیدا ہو جائے۔

کامیاب اور ماہر اُستاد کا کام یہ ہے کہ وہ ایسا انداز اختیار کرے کہ بچّے یہ سمجھیں کہ پڑھنا اُن کی ضرورت کی چیز ہے۔ سبق سے پہلے وہ ایسی تمہید ڈالے کہ بچّوں کو اس سبق کا شوق ہو جائے اور وہ سراپا انتظار بن جائیں۔

شوق پیدا کرنے کی صُورت ہر ایک سبق کے لیے علیحدہ ہوگی اور بچّوں کے حالات اور اُن کی دلچسپیوں کا اندازہ کر کے شوق پیدا کرنے کی یہ صُورت اُستاذ ہی تجویز کر سکے گا۔ اس کے لیے کوئی ضابطہ نہیں بنایا جا سکتا یہ صرف اُستاذ کی لگن اور اُس کی ذہنی صلاحیت

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اور قابلیّت پر موقوف ہے۔ یہاں صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ مثلاً جب اللہ کا ذکر بچّوں کے سامنے بار بار آیا اور دو تین روز تک آتا رہا اور تصویروں کو دیکھ کر بچہ یہ بھی سمجھ چُکا ہے کہ جو زبان سے ادا کیا جاتا ہے وہ کاغذ پر لکھا بھی جا سکتا ہے تو بچّہ زبان سے کہے یا نہ کہے قدرتی بات ہے کہ اُس کے ذہن میں ایک طرح کی طلب پیدا ہوگی کہ وہ لفظ اللہ کو بھی لکھا ہوا دیکھے اور اُس کو پڑھ سکے۔ اب اگر آپ اس کو خبر دیں گے کہ ہم تمہیں لفظ اللہ کا پڑھنا سکھاتے ہیں تو یقینی طور پر بچّہ کے دل میں شوق پیدا ہوگا اور جس طرح وہ کسی کھیل کا منتظر ہُوا کرتا ہے آپ کے سکھانے کا منتظر ہو جائے گا اب اس کو صرف تین آوازیں اور اُن کے لکھنے کی شکلیں بتائیے۔ ا ل ہ

آج کا سبق صرف یہی رکھیئے۔ ان حرفوں کو تختۂ سیاہ یا سلیٹ پر بار بار لکھ کر بچّوں سے کہلوائیے اور شناخت کرائیے

اس کے بعد اگر آپ کے پاس "قاعدہ حروف شناسی" موجود ہے تو یہ حرف اُس میں لکھے ہُوئے بھی بتا دیجیئے۔

جزم اور سکون وغیرہ کا نام لینا تو پہلے سبق میں کسی طرح دُرست نہیں ہے۔ زبر زیر پیش کا بھی تذکرہ مت کیجیئے فی الحال اس کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ملنے کا لفظ استعمال کیجیے۔ یعنی ا ل ہ کو دو طرح کہلائیے۔ الگ الگ اور ملا کر۔ بچّوں کو بتایا جائے کہ جس طرح دو دوست ملتے ہیں ایسے ہی دو حروف بھی ملا کرتے ہیں ملنے کے وقت اَ لَ کی آواز اَلُ ہو جائے گی۔ لَ ہَ کی آواز لَہٗ اور لَ اَ کی آواز لا۔

بچّوں کو بتا دیجیئے کہ اگر یہ باتیں اُنھوں نے پکی یاد کر لیں تو کل کو اُنھیں ایک کہانی سُنائی جائے گی اور ایک تماشا دکھایا جائے گا۔

حرفوں کے ملنے کی کہانی اور تماشہ

بچّوں سے خطاب کرتے ہُوئے فرمائیے یہ تین حرف تم پڑھ چکے ہو۔

اَ۔ لَ۔ ہ۔ یہ تینں دوست ہیں اُن کے الگ الگ مکان ہیں۔ مگر اَ اور لَ کے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

دو دو مکان ہیں ایک میں وہ گرمیوں میں رہتے ہیں دوسرے میں سردیوں میں۔ ہ کا صرف ایک ہی مکان ہے۔ یہ بہت ہی غریب ہے اُن کے مکان ایک لائن میں ہیں۔

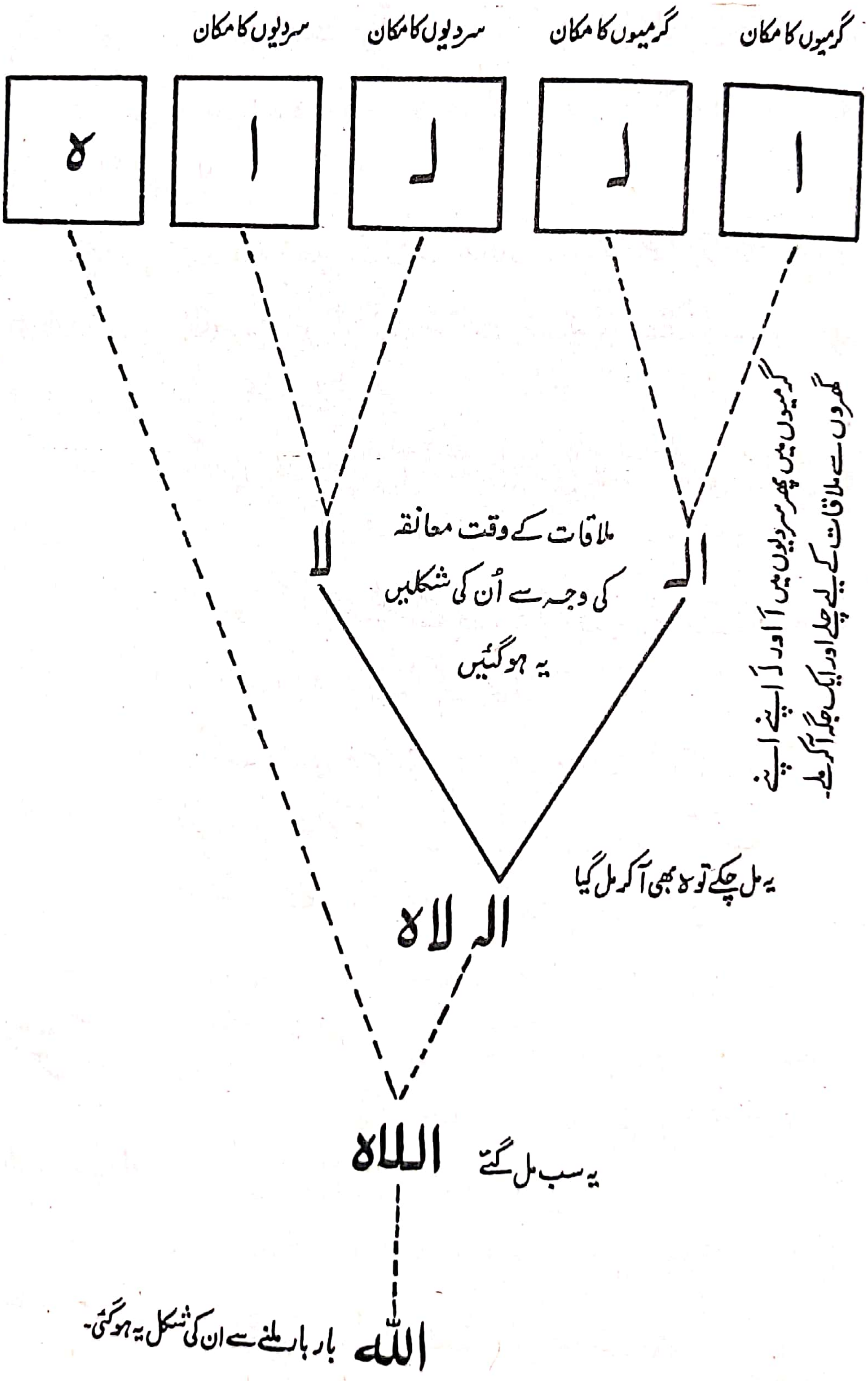

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

⑧ بار بار مشق کرا کر پُختہ کرائیے

بچّوں کو آپ نے تین حرفوں کی آوازیں بتائی ہیں یعنی ا ل ہ اور اُن کے ملنے کا تصوّر پیدا کیا ہے۔ اب رٹوانے کے بجائے آپ مشق کرا کر اُن کو پُختہ کرائیے۔ ان تین حرفوں کو اُلٹ پھیر کر آپ سلیٹ یا تختۂ سیاہ پر لکھیں تو نہ صرف بہت سی آوازیں بلکہ بامعنی جُملے بن سکتے ہیں۔ مثلاً

لا - ھل - لا ھل لا - ھا - لا - لا لا ھا لا لا لا، لا لا ھل لا - ھل لا

لا لا ھا لا ھل لا

بچّے سوچ سمجھ کر اُن کو پڑھیں گے تو قُوّتِ حافظہ کے ساتھ سمجھ بوجھ اور فکر و فہم کی طاقت بھی کارفرما ہوگی اور ظاہر ہے اس طرح قُوّتِ شناخت بہت تیزی سے ترقی کرے گی اور حرفوں کا فرق اچّھی طرح ذہن میں بیٹھ جائے گا۔

عجیب عجیب آوازیں اور جُملے بچّوں کی شوقین طبیعتوں کے لیے دلچسپی اور تفریح کا باعث ہوں گی۔

ان فقروں اور جُملوں کے پڑھ لینے کے بعد قدرتی طور پر بچّوں کے ذہن میں یہ اعتماد پیدا ہوگا کہ اُن کو پڑھنا آگیا۔ اُنھوں نے کچُھ سیکھ لیا۔

اپنی تعریف ہر ایک کو اچھی معلوم ہوتی ہے اس سے حوصلہ بڑھتا ہے۔ بچّوں میں یہ خصلت اور بھی زیادہ نمایاں ہوتی ہے اگر بچّوں میں خود یہ احساس نہ پیدا ہو تو آپ یہ بتا کر کہ "اُن کو پڑھنا آگیا وہ جُملے پڑھنے لگے" اُن کا حوصلہ بڑھائیے اور یہ اطمینان دلا دیجئے کہ اگر اسی طرح دو دو تین تین حرف روزانہ پڑھتے رہو تو بہت جلد لکھے پڑھے ہو جاؤ گے۔

مشق کے دلچسپ طریقے

(الف) اسی کتاب کے آخر میں تعلیمی کارڈوں کے بنانے اور اُن کو استعمال کرنے کے طریقے بیان کیئے گئے ہیں اُن کو ملاحظہ فرمائیے اور اُن پر خود عمل کیجئے اور بچّوں سے عمل کرائیے۔

(ب) سبق کے مطابق حرفوں کے چارٹ بنا لیجئے اور اُن کو استعمال کیجئے۔ نقشہ یا چارٹ میں لکھے ہُوئے حرفوں کو پہچاننا بچّوں کے لیے دلچسپی کا سبب ہوگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

(ج) لکڑی یا تھری پلائی کا ایک گول دائرہ بنا لیجیے جو گھنٹے کے ڈائل کی طرح کا ہو،

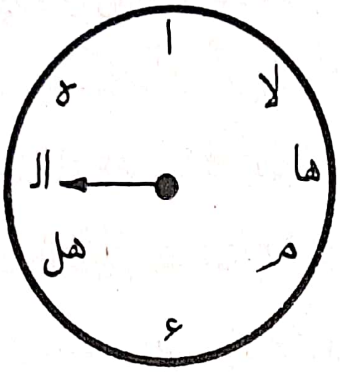

مگر گھنٹے کے ڈائل سے بڑا ہو اس پر سیاہ وارنش کر لیجیے بیچ میں ایک سوئی لگا لیجیے۔ دائرہ کے کنارہ پر چاک سے سبق کے حروف لکھ لیجیے پھر بچّہ کے سامنے یہ دائرہ رکھ کر سوئی گھمائیے اور بچّہ سے کہہ دیجیے کر سوئی کو دیکھتے رہو اور بتاؤ کہ سوئی کس حرف کے سامنے ٹھیرتی ہے۔

(د) تھری پلائی یا لکڑی کے بجائے اس شکل کا دائرہ گتّے سے بھی بنایا جاسکتا ہے لیکن گتّے پر حروف لکھے نہیں جائیں گے بلکہ حرفوں کے آپ کارڈ بنالیں اور دائرہ کے کناروں پر وہ کارڈ رکھ دیں جس کارڈ کے سامنے سوئی ٹھیرے بچّہ اُس کو پڑھ کر بتائے۔

(ہ) حرفوں کے جوڑنے میں بھی اس سوئی سے کام لیا جاسکتا ہے۔ مثلاً مرکز کے قریب ایک حرف لا لکھ دیا جائے اور دائرہ کے کناروں پر اور حرف مثلاً با، کا، وغیرہ لکھ دیے جائیں۔ جہاں سوئی ٹھیرے بچّہ اس حرف کو مرکز والے حروف سے ملا کر پڑھے اگر با کے قریب سوئی ٹھہری ہے تو بالا ہوا۔ کا کے پاس ٹھہری ہے تو کالا ہوگا۔

(و) لکڑی یا تھری پلائی کا اس قسم کا ایک چکر بنوالیں اُس میں دو تختے ہوں ایک

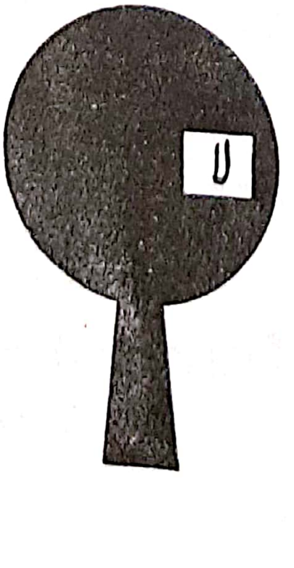

تختہ اُوپر کا جس میں دستہ لگا ہوا ہو اور جس کا ایک کنارہ تھوڑا سا کٹا ہوا ہو۔ یہ تختہ جنبش نہ کرے دوسرا تختہ اس کے نیچے ہو بیچ میں ایک کیل سے جڑا ہوا ہو وہ گھوم سکے نیچے کے تختہ کے کنارہ پر چاک سے حروف لکھ دیے جائیں پھر اس کو گھمایا جائے ایک ایک حرف کٹے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ہوئے حصہ کے سامنے آرہا ہے گا بچہ سے اس کو شناخت کرایا جائے یہ کھیل بھی ہے اور کام بھی
اس چکر کو حرفوں کے جڑوانے کے سلسلہ میں بھی کام میں لایا جاسکتا ہے۔ مثلاً ایک حرف "لا" کٹے ہوئے حصہ کے سامنے اوپر کے تختہ پر لکھ دیا جائے پھر نیچے کا تختہ گھمایا جائے نیچے کے تختہ پر لکھا ہوا جو حرف سامنے آئے اُس کو اُوپر کے تختہ پر لکھے ہوئے حرف کے ساتھ ملاکر پڑھوایا جائے۔ مثلاً نیچے کے تختہ پر جو حرف سامنے آیا ہے وہ "ب" ہے تو اب اُس کو اُوپر کے تختہ کے حروف سے ملایا جائے "بالا" ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ ہندسوں کی پہچان اور اُن کو ملانے کی مشق بھی اس چکر سے کرائی جاسکتی ہے۔

قاعدہ حروف شناسی

یہ تمام اُصول جو آپ نے ملاحظہ فرمائے اُنھیں کی بُنیاد پر "قاعدہ حروف شناسی" مرتب کیا گیا ہے اس کو الجمعیۃ بک ڈپو نے نہایت خوب صورت رنگین بلاکوں سے شائع کرایا ہے۔ اس قاعدہ کے حاشیہ اور ذیلی نوٹوں میں ہر سبق کے متعلق ہدایات دے دی گئی ہیں۔

لہٰذا اس سلسلہ کے اُصول وہدایات ہم اسی قاعدہ کی تشریحات کے حوالے کرتے ہیں وہاں ملاحظہ فرمائی جائیں۔ یہاں چند باتوں کی طرف مزید توجہ دلاکر یہ بحث ختم کرتے ہیں۔

بچے خالی بیٹھنا نہیں جانتے آپ اُن کو تعلیمی کاموں میں لگاتے رہیئے

اگر آپ کا بچہ چپ چاپ بیٹھا ہو تو آپ کو فوراً فکر ہو جائے گی کہ یہ خاموش کیوں بیٹھا ہے۔ نہ کھیلتا ہے۔ نہ باتیں کرتا ہے کیا بات ہے طبیعت تو ٹھیک ہے، آپ فوراً پوچھیں گے۔ کیوں مُنّا کیا بات ہے۔ کیسی طبیعت ہے اس طرح خاموش کیوں بیٹھے ہو۔

اگر بڑا شخص خاموشی کے ساتھ سکون سے بیٹھا ہو تو نہ آپ کو فکر ہوتا ہے اور نہ آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے، البتہ بچے کو خاموش بیٹھا ہوا دیکھ کر آپ فکر مند ہو جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ بچہ کی طبیعت میں اُمنگ ہوتی ہے بچپن کی فطرت اُسے نچلا بیٹھنے نہیں دیتی۔ بچہ کی طبیعت کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کرتا رہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اُس کے

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

ہاتھ بھی چلتے رہتے ہیں اور زبان بھی چلتی رہتی ہے۔ بچّہ خاموش اُسی وقت بیٹھتا ہے جب اُس کی طبیعت خراب ہو یا اُس کے دل و دماغ پر کوئی غیر معمولی اثر ہو۔

اسکول میں آکر بھی بچّہ کی اس فطرت میں فرق نہیں آتا وہ درجہ میں سکون سے نہیں بیٹھ سکتا ہے اُس کی کوئی نہ کوئی حرکت برابر جاری رہتی ہے۔ کھیلنے کا موقع نہیں ہوتا تو باتیں کرنے لگتا ہے یا تپائی اور میز کے نیچے ہاتھ کر کے کھلونا بناتا رہتا ہے۔ کچھ نہیں ملتا تو کاپی پر پھول یا تصویریں بناتا رہتا ہے۔

بہرحال منشا یہ ہے کہ بچّہ کی اس فطرت سے آپ بھی فائدہ اُٹھائیے آپ اُس کی تمام حرکتوں اور کھیل و تفریح کی دلچسپیوں کو تعلیم کی طرف منتقل کر دیجئے، مگر صرف فرمائش کرنے ڈرانے دھمکانے یا نصیحت کرنے سے بچہ کی دلچسپیوں میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ آپ فرمائش کرنیکے بجائے اُسکو ایسے کام بتا دیجئے جن میں وہ لگا رہے۔ ایسے کام آپ کو سوچ کر تجویز کرنے ہوں گے۔ اس سوچ وچار اور غور کرنے میں آپ کا کچھ وقت بھی صرف ہوگا، لیکن اگر آپ بچّوں کے کامیاب اُستاذ بننا چاہتے ہیں تو آپ کو غور و فکر اور اس سوچ وچار میں کچھ وقت صرف کرنا چاہیئے۔ عنداللہ آپ ماجور ہوں گے اور عندالنّاس مشکور۔ کیونکہ قابل اُستادوں کی ہر شخص قدر کرتا ہے۔

تیسرے چوتھے درجہ کے بچّوں کے کام زیادہ ہوتے ہیں اور اس لیے اُن کے تمام گھنٹے گھرے رہتے ہیں۔ پہلے اور دوسرے درجہ کے بچّوں کا وقت زیادہ خالی ہوتا ہے۔ اُن کا کچھ وقت

---

[1] عام خیال یہ ہے کہ بڑی جماعتوں کو پڑھانا مشکل ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ چھوٹے بچّوں کو پڑھانا سب سے زیادہ مشکل ہے بڑی جماعتوں کے لڑکے پڑھے پڑھائے ہوتے ہیں تعلیم کے اُصول سے واقف تعلیم سے مانوس مطالعہ کے عادی۔ اُن کو پڑھانے کے صرف یہ معنیٰ ہیں کہ اُن کے علم کو ترقی دی جاتی ہے مگر چھوٹے بچے مطالعہ سے ناآشنا۔ اُصول تعلیم سے ناواقف پڑھنے سے متوحش، اُنکو تعلیم کے راستہ پر لگانا بہت مشکل ہے ہاں اگر اُستاد کا یہ اُصول ہو کہ دماغ کے بجائے ہاتھ کی طاقت سے کام لیا جائے جو بچّہ برداشت کرتا رہے پڑھے جو نہ برداشت کرے جائے جہنّم میں۔ اس صورت میں اُستاذ کا کام آسان ہو جاتا ہے مگر یہ اُستاذ در حقیقت اُستاذ نہیں ہے ایک پیشہ ور اور اجیر ہے۔ اُستاذ تو وہ ہے جو بچّوں کو دولت سمجھے اور اُن کو پڑھانے اور ترقی دینے کی فکر میں اپنا وقت اور اپنا دماغ صرف کرے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

آپ لکھائی میں لگائیے۔

چھ سال کے بچّہ کے ہاتھ میں قلم پکڑنے کی صلاحیّت نہیں ہوتی اور ایک بات یہ بھی ہے کہ حرفوں کے مقابلہ میں ہندسوں کا لکھنا آسان ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ حرفوں سے پہلے ہندسے لکھوائیے۔

تختۂ سیاہ پر چاک سے موٹے موٹے ہندسے لکھ دیجیئے۔ تختۂ سیاہ میسّر نہ ہو تو تختی یا سلیٹ پر لکھ دیجیئے یا اگر کسی بورڈ یا دفتی پر آپ نے موٹے موٹے ہندسے ترتیب سے لکھ رکھے ہوں تو وہ بچّوں کے سامنے رکھ دیجیئے اور بچّوں کو بتا دیجیئے کہ وہ اپنی سلیٹ یا تختی پر اس کی نقل کریں اور آپ کو دکھائیں۔

آپ تعلیمی کارڈ منگا لیجیے یا پٹھے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر سبق کے حروف لکھ دیجیئے اور بچّوں کو بتا دیجیئے کہ وہ اُن کو ملا ملا کر لفظ اور جُملے بناتے رہیں۔ کارڈوں کے ذریعہ مشغول رکھنے کی کچھ صُورتیں اس کتاب کے آخر میں "تعلیمی کارڈ" کے باب میں ملاحظہ فرمائیے۔

اس کے علاوہ دلچسپی کے ساتھ مصروف رکھنے کی اور صُورتیں بھی وقت اور مقام اور بچّوں کے ذوق کے مناسب سوچی جا سکتی ہیں۔ مثلاً دیہات میں بچّوں سے کہا جائے کہ وہ گارہ گھول کر مٹی سے ہندسے بنائیں یا حرف بنائیں۔ گنتی سکھاتے وقت کہا جائے کہ پانچ گولیاں بنا کر لاؤ، اور ہمیں گن کر بتاؤ یا پانچ کنکریاں اُٹھا کر لاؤ اور ہمیں گن کر بتاؤ۔

مصروفیّت کے باوجود دماغی تفریح

نرم دِل سَر پرست اس سے گھبرا جاتے ہیں کہ بچّہ کا دماغ چھ گھنٹہ برابر مصروف رہے اور اُس کے بعد بھی اُس کو پڑھنے میں لگایا جائے۔ وہ ضروری سمجھتے ہیں کہ بچّوں کے دماغ کو سکون ملتا رہے اور اُن کی تفریح ہوتی رہے سَر پرستوں کی یہ ہمدردی اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کوئی گھنٹہ بلکہ کوئی منٹ یا سیکنڈ بھی ایسا ہوتا ہے کہ دماغ میں کچھ نہ ہو قطعاً خالی ہو۔

جب تک انسان زندہ ہے اور اُس کے ہوش و حواس دُرست ہیں دماغ اپنے فعل سے خالی نہیں ہوتا کوئی نہ کوئی بات دماغ میں ضرور گھومتی رہتی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

دماغی سکون اور دماغی تفریح کے صرف یہ معنیٰ ہوتے ہیں کہ ایک ہی بات میں دماغ مسلسل نہ لگا رہے جن باتوں میں دماغ لگ رہا ہے اُن میں تبدیلی ہوتی رہے۔

اگر دفتر میں بیٹھ کر حساب کتاب یا دفتری فائلوں میں دماغ لگا ہُوا تھا تو اب دفتر سے فراغت کے بعد کسی کتاب کے مطالعہ میں یا گھر کے معاملات یا کسی انجمن یا کسی ادارہ کے کاموں میں دماغ مصروف ہو جائے یہی دماغ کی تفریح ہو جاتی ہے۔

آپ نے ایک گھنٹہ قرآن شریف کی تلاوت میں دماغ کو مصروف رکھا۔ اس کے بعد آپ نے اخبار دیکھنا شروع کر دیا۔ اس سے دماغ کی تفریح ہو گئی۔ دماغ اب بھی مصروف ہے صرف مصروفیت کی چیزیں بدل گئی ہیں۔

ایک مصنّف یا ایک مضمون نگار، چار گھنٹہ گہرے غور و فکر اور طبیعت کی پُوری جولانی کے ساتھ مضمون لکھتا رہا۔ اب دماغ تھک گیا لہٰذا وہ لیٹ گیا اور ایک کتاب اُٹھا کر اُس کا مطالعہ شروع کر دیا، کتاب بہت دلچسپ ہے اس کے مطالعہ سے تفریح ہوتی ہے۔ اس طرح مضمون نگار نے دماغی تفریح حاصل کی، مگر کیا دماغ بھی اپنے عمل سے خالی رہا؟

دماغ تو مطالعہ کتاب کے وقت بھی مصروف ہی ہے جو کچھ تفریح ہُوئی وہ مصروفیّت کی چیزوں کو بدلنے سے ہُوئی ہے۔

پس بچّوں کے دماغی سکون اور اُن کی دماغی تفریح کے لیے بھی آپ اسی حقیقت کو سامنے رکھیئے کہ دماغی تفریح کے معنیٰ ہیں مصروفیت کی باتوں کو بدل دینا۔ آپ بچّوں سے چھ گھنٹے نہیں دس گھنٹے کام لیجئے۔ صرف مصروفیت کے کاموں کو بدلتے رہیئے۔ وہ دماغی کام بھی کرتے رہیں گے اور دماغوں کی تفریح بھی ہوتی رہے گی اور اس کی صُورت یہ ہے کہ جو کام بچّوں سے کرانا ہے اُن کے متعلّق غور فرمائیے کہ کونسا کام زیادہ سخت ہے کونسا کم سخت اور کونسا کام ایسا ہے کہ اس سے خواہ مخواہ تفریح ہوتی ہے۔

سب سے پہلے سخت کام کا وقت رکھیے۔ اس کے بعد اس سے نرم کام کا اور اس کے بعد ایسے کام کا جس سے تفریح ہو۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

درجات قائم کرنے کے بعد پروگرام بنانے میں یہی اُصول مدّنظر رہنا چاہیے اور اگر بالفرض کسی موقع پر یہ اُصول جاری نہ ہو سکے تو آپ کے اس نظریہ میں فرق نہ آنا چاہیئے کہ کاموں کے بدلنے سے قدرتاً دماغی تفریح ہو جاتی ہے اور صحت مند اُصول یہ ہے کہ روکھی قسم کے غیر دلچسپ کام مسلسل نہ رکھے جائیں بلکہ بیچ بیچ میں ایسے کام بھی آتے رہیں جو آسان اور دلچسپ ہوں۔

بچّوں کے شوق اور دلچسپی سے فائدہ اُٹھائیے

یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ بچّوں کی طبیعت کھلاڑ ہوتی ہے۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بچّوں میں تحقیق و تفتیش اور کھود کرید کا شوق بڑوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایک ڈبیہ آپ کے سامنے رکھی ہُوئی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ کو خیال بھی نہیں ہوتا کہ یہاں کوئی ڈبیہ رکھی ہُوئی ہے، لیکن بچّہ کی جیسے ہی نظر پڑے گی وہ ڈبیہ کو اُٹھا لے گا، اُس کو ہلائے گا اگر اندر سے کچھ آواز آئے گی تو اُس کو کھول کر دیکھنے کی کوشش کرے گا۔ غرض وہ کھوج لگانا چاہے گا کہ اس ڈبیہ میں کیا ہے۔

ایک خُوب صُورت لفافہ آپ بچّہ کے سامنے رکھ دیجیے وہ کبھی اس کو اپنی جگہ نہیں رہنے دے گا وہ اُس کو اُٹھا کر پہلے غور سے دیکھے گا پھر اُس کو کھولنے کی کوشش کریگا۔ ممکن ہے اس کوشش میں وہ لفافہ کو پھاڑ بھی ڈالے۔ غرض اس طرح بچّہ کے اندر مختلف قسم کے شوق وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

مشفق اُستاذ کو ایک شکاری کی طرح رہنا چاہیئے۔ بچّوں میں جس بات کا شوق دیکھے وہ اسی سے تعلیم و تربیت کا کام نکالنے کی کوشش کرے۔ بچّہ اگر لفافہ اُٹھا رہا ہے یا اُٹھانا چاہتا ہے تو اُس کو ڈانٹیے نہیں بلکہ آپ خود فرمائش کیجیے کہ وہ اُس کو اُٹھائے۔ دیکھیے اس پر کیا لکھا ہے۔ اس کے حروف کی شناخت کرائیے۔ پتہ پڑھوائیے۔ پتہ لکھنے کا مقصد سمجھائیے۔ اندر سے خط نکلوا کر خط لکھنے کا شوق پیدا کیجئے اگر اس میں قابلیت ہو تو خط لکھوائیے۔ خط کی نقل کرائیے۔ ڈاکخانہ کے قاعدے بتا دیجئے وغیرہ وغیرہ۔

ڈبیہ اگر بچّہ نے اُٹھالی ہے تو اُس کے حروف کا تجزیہ کرائیے۔ ڈبیہ کے ہجے کرائیے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

لکھوائیے یا لکھنا بتائیے۔ اگر وہ کھول لی گئی ہے تو اُس کی چیزوں سے گنتی سکھائیے وغیرہ وغیرہ۔ اس سلسلہ میں اخلاقی تعلیم بھی دی جاتی رہے۔ لفافہ میں جو خط ہے وہ راز ہے۔ لفافہ بند اس لیے کیا جاتا ہے کہ دوسرا شخص اس راز سے واقف نہ ہو۔ کسی کا خط پڑھنا عیب کی بات ہے کسی کے بھیدوں کی کرید کرنا منع ہے۔

یہ بتاؤ ڈبیہ کی شکل کس حرف کی ہے اس قسم کے دائرہ سے کون کون سے حروف بن سکتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس طرح بچّوں کی دل چسپیوں پر خیال رکھا گیا تو آپ اُن کو مصروف بھی رکھ سکیں گے اور ان مصروفیتوں سے تعلیم کا کام بھی لے سکیں گے، البتہ اُس کے لیے آپ کو ہر وقت دماغ کو خاص طور سے متوجّہ رکھنا پڑے گا اور جیسا کہ اُوپر عرض کیا گیا ہر وقت ایک شکاری کی طرح تاک میں رہنا ہوگا مگر جو خدمت معلّم اور اُستاذ صاحبان انجام دے رہے وہ ایسی عظیم الشّان اور بُنیادی خدمت ہے کہ اُستاذ صاحبان اس میں جس قدر بھی منہمک اور مشغول رہیں وہ نہ صرف اُن کے لیے باعثِ برکت ہے بلکہ پُوری ملّت کے لیے بھی سَراسَر خیر و برکت ہے اس کے لیے سب کچھ قربان کر دینا اجرِ عظیم اور فلاحِ دارین ہے۔

حروف روشن اور جلی لکھیے

بچّوں کی نظر اگرچہ تیز ہوتی ہے مگر پُختہ نہیں ہوتی کسی باریک چیز پر نظر جمانا اُن کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے یا یہ کہیے کہ تمیز کرنے اور جُدا جُدا پہچاننے کی طاقت ابھی کمزور ہوتی ہے، اس لیے وہ باریک اور مہین چیزوں میں تمیز کرتے ہُوئے اُلجھتے ہیں ہاں اگر واضح اور روشن چیز ہو تو اس میں اُن کا دل بھی لگتا ہے اور ایسی چیزوں کو آسانی سے پہچان بھی سکتے ہیں۔

پس بچّوں کی تعلیم کے لیے یہ بُنیادی اُصول ہرگز نظر انداز نہ ہونا چاہیے کہ تختی، سلیٹ یا تختہ سیاہ پر حروف جُدا جُدا اور نہایت جلی اور روشن موٹے قلم سے لکھے جائیں اور جو قاعدہ یا کتاب پڑھانے کے لیے دی جائے اُس کا خط بھی ایسا ہی واضح اور روشن ہو۔ اس کے علاوہ خود واضح اور روشن خط کی خصوصیّت ہے کہ وہ دماغ کو متأثر کرتا

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے اسی لیے اشتہارات زیادہ سے زیادہ موٹے اور جلی حروف میں لکھے جاتے ہیں اور بہت ممکن ہے خود آپ نے بھی یہ تجربہ کیا ہو کہ باریک قلم سے لکھی ہوئی چیز دیر میں یاد ہوتی ہے اور یہی چیز اگر جلی اور روشن حروف میں لکھی ہوئی ہو تو بہت جلد یاد ہو جاتی ہے کیونکہ اس صورت میں دماغی تاثر بھی قوتِ حافظہ کی مدد کرتا ہے اور جب دو طاقتیں مل جاتی ہیں تو لامحالہ کام جلد ہو جاتا ہے۔

عربی اُردو حروف

جو عربی کے حروف ہیں وہی اُردو میں استعمال ہوتے ہیں، صرف بناوٹ اور کشش کا فرق رہتا ہے، مگر ہمارے یہاں جو طریقہ رائج ہے اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچّے ان دونوں کو ایسے ہی جُدا جُدا سمجھنے لگتے ہیں جیسے ہندی کے حروف کو اُردو سے جُدا سمجھتے ہیں۔

اُستاذ صاحبان بھی گویا یہی تسلیم کر لیتے ہیں چنانچہ اُردو اور عربی کے لیے دو قاعدے الگ پڑھاتے ہیں اور عموماً پورا سال ان دو قاعدوں میں صرف کر دیتے ہیں۔ پھر چونکہ محض قوتِ حافظہ پر زور ڈالا جاتا ہے مشق کرا کر ذہن نشین نہیں کرایا جاتا تو اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ دونوں قاعدے پڑھ چکنے کے بعد بھی شناخت پیدا نہیں ہوتی۔

چونکہ قرآنِ کریم کے احترام کے باعث عموماً عربی کا قاعدہ مثلاً قاعدہ بغدادی یا نورانی قاعدہ وغیرہ پہلے پڑھایا جاتا ہے تو بچّوں کے لیے بہت ہی رُوکھی اور غیر دِل چسپ بات یہ ہوتی ہے کہ اُن کو وہ چیزیں رٹنی پڑتی ہیں جن کو وہ قطعاً نہیں سمجھ سکتے۔

عربی اور اُردو رسم خط کے جُدا جُدا ہونے کا ذہن جو ابتدا میں بن جاتا ہے وہ آخر تک قائم رہتا ہے چنانچہ اکثر اُردو کے منشی اور اُردو رسم الخط کے پختہ قلم ماہر جو شکستہ تحریر کو بھی فرفر پڑھ لیتے ہیں اس کتاب یا اخبار کے پڑھنے میں تکلّف محسوس کرتے ہیں جو عربی رسم الخط میں ہو۔ باوجودیکہ زبان اُس کی وہی اُردو ہوتی ہے جسکے یہ منشی اور پختہ قلم ماہر ہیں۔

پس بچّوں کی سہولت اور آسانی، وقت کی بچت اور پریس کی موجودہ مشکلات کا لحاظ کرتے ہوئے ترقّی پذیر معلّمین اور اساتذہ کے لیے از بس ضروری ہے کہ اس بات کی پوری

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

احتیاط رکھیں کہ بچّوں کا یہ ذہن نہ بننے پائے کہ عربی اور اُردو رسمِ خط جُدا جُدا ہیں اور یہ کہ اگر وہ اُردو پڑھ سکتے ہیں تو عربی رسمِ خط نہیں پڑھ سکتے۔

اس کی صُورت یہ ہے کہ حرفوں کا تصوّر ذہن نشین کراتے ہُوئے آپ کشش کے فرق کو بچّوں سے اوجھل رکھیں جس کی پہلی صُورت تو یہ ہے کہ

① بچّہ کو حروف اور ابتدائی جُملے قاعدے یا کتاب میں نہ پڑھائیں بلکہ پہلے اپنے قلم سے تختۂ سیاہ یا سلیٹ پر لکھ کر ذہن نشین کرا دیں پھر قاعدہ سے منطبق کرائیں۔ مثلاً ح۔ اپنے قلم سے تختہ سیاہ پر لکھ کر بتائیں کہ یہ 'حا' ہے۔ جب یہاں پہچان جائے تب بچّہ سے کہیں کہ وہ قاعدہ میں دیکھ کر بتائیں کہ یہ حرف کہاں ہے اس صُورت میں اصل حرف کی طرف بچّہ کا ذہن منتقل ہوگا۔ وہ زُلفِ کشش کی پیچیدگیوں میں نہیں اُلجھ سکے گا۔

② عربی حروف میں اُردو کے الفاظ اور جُملے لکھیں جو بچّہ کے لیے دِل چسپی کا باعث بھی ہوں گے کیونکہ وہ اُن کو سمجھے گا اور یہ تصوّر بھی قائم نہیں ہوگا کہ اُردو کیلئے یہ حرف نہیں آسکتے۔

اُردو عربی قاعدہ اور قاعدہ حروف شناسی جن کو الجمعیتہ بک ڈپو نے شائع کیا ہے جو عام طور پر مقبول ہوتے جارہے ہیں وہ اسی اُصول کے پیشِ نظر مرتّب کیے گئے ہیں اور اُن سے متعلق تمام چارٹوں، نقشوں اور قاعدوں وغیرہ میں بھی اُصول ملحوظ رکھا گیا ہے۔

ترتیب وار حروف اور حرکتیں

حرفوں کی پہچان سب سے پہلا مرحلہ ہے جس پر آئندہ تمام ترقّی موقوف ہے۔ اور یہی مرحلہ بچّوں کے لیے سب سے زیادہ مشکل ہے۔ ایسا مشکل کہ کئی کئی مہینے سر مارنے کے بعد بھی حرفوں کی پہچان پُوری نہیں ہوتی۔ اس وقت جو کچھ بیان کیا گیا اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ سب سے مشکل اور سب سے کٹھن منزل آسانی سے طے ہو جاتے اور بغیر اس کے کہ بچّوں میں گھبراہٹ پیدا ہو یا اُن کی طبیعت اُچاٹ ہو وہ حروف شناس بن جائیں اور اُن کے اندر یہ حوصلہ اور یہ اعتماد پیدا ہو جاتے کہ وہ پڑھنا جان گئے ہیں، لیکن ظاہر ہے اس قدر پہچان ہونے کے بعد بھی قاعدہ پڑھانے کا جو اصل مقصد ہے وہ پُورا نہیں ہُوا، کیونکہ:

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

(۱) جس ترتیب سے حروف لکھے جاتے ہیں مثلاً ا ب ت ث الخ وہ اس کے سامنے نہیں آتی اس ترتیب کا یاد رکھنا اگرچہ ضروری نہیں ہے مگر رائج شدہ قاعدوں کے لحاظ سے اُس کا چھوڑ دینا بھی دُرست نہیں ہے۔

(۲) اب تک حرفوں کی آواز صرف زبر کی حرکت کے ساتھ بتائی گئی ہے۔ یا کہیں کہیں "ملانے" کا لفظ بول کر جزم اور سکون کا تصوّر دلایا گیا ہے۔ زیر اور پیش یا دو زیر دو زبر دو پیش جنکی قرآنِ پاک پڑھنے میں بہت سخت ضرورت ہوتی ہے۔

ایسے ہی مدّ، تشدید وغیرہ کچھ نہیں آیا۔ یہ تمام باتیں "اُردو عربی قاعدہ" میں رفتہ رفتہ بتائی گئی ہیں۔ اس قاعدہ کا منشا یہ ہے کہ بچّوں میں اتنی صلاحیّت پیدا ہوجائے کہ دونوں رسمِ خط (عربی۔ اور اُردو) میں لکھے ہُوئے الفاظ اور چھوٹے جُملے پڑھ سکیں۔ ساتھ ساتھ مخارج کی تصحیح بھی ہوتی رہے۔

چند بچّوں کا ایک سبق رکھیے

یہ بات زیادہ تاکید کے ساتھ کہنی ہے کہ الگ الگ ایک ایک بچّہ کو پڑھانے کا طریقہ ختم کیجئے کیونکہ اس صورت میں آپ کا وقت تو بہت زیادہ صرف ہوجاتا ہے۔ آپ پر محنت بھی بہت پڑتی ہے مگر بچّوں کو اس کا نفع بہت کم پہنچتا ہے اس لیئے اُن کا کام پُورا نہیں ہوتا اور آپ کی محنت رائیگاں جاتی ہے اتنی محنت اور مغز زنی کے باوجود بدنامی پلّے بندھتی ہے۔

وجہ یہ ہے کہ اگر آپ ایک ایک بچّہ کو الگ الگ پڑھاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ بچّہ کو دو چار مرتبہ ہی سبق کہلاسکیں گے۔ پھر اپنے پاس سے اُس کو اُٹھاکر یہ ہدایت کریں گے کہ "جاؤ بیٹھ کر یاد کرو" عموماً بچّوں میں یہ صلاحیّت نہیں ہوتی کہ دو چار مرتبہ کہنے سے اس کو یاد ہوجائے لامحالہ بچّہ اس کا محتاج رہتا ہے کہ کوئی ساتھی اُس کو کہلاتے یا مکان پر جاکر بہن بھائیوں سے پُوچھ کر یاد کرے۔ اگر بچّہ ایسا نہیں کرتا تو اُس کو سبق یاد نہیں ہوتا اور جب آپ اُس پر خفا ہوتے ہیں کبھی کبھی غُصّہ میں مار بھی بیٹھتے ہیں تو اس سے بچّہ بددل ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ پڑھنے سے جان چُرانے لگتا ہے اور اس طرح وہ آپ کے یہاں

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کی حاضری کو بار سمجھنے لگتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بد دل ہو کر تعلیم ہی سے محروم ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر چند بچّوں کا ایک سبق رکھا جائے اور جتنا وقت آپ علیٰحدہ علیٰحدہ ایک ایک بچّہ کو دیتے ہیں، وہ اُن سب پر صَرف کریں تو اتنے ہی وقت میں بلکہ اس سے کم وقت میں آپ ان بچّوں کو کئی مرتبہ کہلادیں گے اور جب سب بچّے مِل جُل کر کہیں گے تو اُن کا دِل بھی لگا رہے گا اور اس طرح سبق بھی آسانی یاد ہو جائے گا۔

لہٰذا آپ کوشش کیجیے کہ پُوری جماعت کا سبق ایک رہے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو جتنے زیادہ بچّے ساتھ رکھ سکیں، اُن کو ایک ساتھ رکھیئے اور سب کو ایک ساتھ پڑھایئے۔

پہلی جماعت میں چونکہ داخلہ تمام سال ہوتا رہتا ہے اس لیے چند بچّوں کا سبق ایک ساتھ ہونا مشکل ہوتا ہے لیکن اگر آپ سختی کے ساتھ "گروپ بندی" کے سلسلہ کو جاری رکھیں گے تو نئے داخل ہونے والے بچّوں کے لیے آگے پیچھے کر کے کچھ گروپ بنالیں گے۔

پہلی جماعت کے علاوہ دوسری جماعتوں میں اکثر غیر حاضری کا عذر کیا جاتا ہے یعنی یہ کہا جاتا ہے کہ جو بچّے غیر حاضر رہتے ہیں وہ لامحالہ کمزور ہو کر پیچھے ہو جاتے ہیں، لیکن اوّل تو حضرات اساتذہ کو بھی غور کرنا چاہیئے کہ غیر حاضری کا سبب کیا ہے غیر حاضری عموماً دلچسپی نہ ہونے کے باعث ہوتی ہے اگر آپ مذکورہ بالا صُورتوں سے یا دوسری مناسب صُورتوں سے دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو اس قسم کی غیر حاضری کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

اگر ماں باپ اپنے کام میں بچّوں کو لگا لیتے ہیں اور اس وجہ سے بچّے غیر حاضر ہوتے ہیں تو ایسی صُورت میں حضرات اساتذہ کی شفقت کا تقاضا یہ ہونا چاہیے کہ وہ ماں باپ سے مل کر اس سلسلہ کو ختم کرائیں۔ بچّوں کے سرپرستوں سے تعلّق رکھنا لامحالہ اُستاذوں کے لیے بھی مفید ہوتا ہے۔

ایک خاص بات قابلِ توجّہ یہ بھی ہے کہ اس قسم کے عذر اُنہیں مکاتب میں پیش کیے جاتے ہیں جہاں جماعتی طور پر پڑھانے کا طریقہ رائج نہیں ہے لیکن سرکاری اسکولوں یا ایسے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

مکاتب میں جہاں جماعتی طرزِ تعلیم رائج ہے وہاں یہ عذر نہیں پیش کیا جاتا۔ غور کرنا چاہیے کہ اگر یہ دُشواری واقعی ہے تو وہ اُس کو کس طرح حل کرتے ہیں۔

خلیفہ بنانا

پُرانے اُستاذوں کا طریقہ تھا کہ وہ ہوشیار بچّوں کو خلیفہ بنا دیا کرتے تھے۔ جو کمزور بچّوں کو سبق یاد کراتے تھے اس طرح خود اُن کی تعلیم اور استعدادوں میں پختگی ہوتی تھی۔ کمزور بچّوں کو مدد ملتی تھی۔ اُستاذ کا بوجھ ہلکا ہوتا تھا اور اس طرح صرف ایک معلّم سینکڑوں بچّوں کو پڑھاتا رہتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یورپ میں خلیفہ بنانے کا طریقہ پہلے نہیں تھا۔ یورپ والوں نے ہندوستان کے اُستاذوں کو دیکھ کر ہی یہ طریقہ اپنے یہاں رائج کیا، مگر افسوس ہندوستانی اساتذہ نے اس کو ترک کر دیا۔ بہرحال یہ ایک مفید طریقہ ہے اس سے بہت مدد ملتی ہے خاص کر دیہاتی مکاتب میں جہاں چھوٹے سے مکتب میں کئی اُستاذ نہیں رکھے جاتے، اس طریقہ سے بہت کام چلتا ہے، البتّٰہ یہ بہت ضروری ہے کہ خلیفہ بنانے کا معیار بچّہ کی ہوشیاری اور سلیقہ مندی ہو۔ اپنی عزیزداری یا اس قسم کی کوئی دلچسپی خلیفہ بنانے کا معیار نہ ہونی چاہیے۔

تعلیم بالمقاصد

بہت ہی اہم اور بُنیادی اُصول ہے جو ہمیشہ پیشِ نظر رہنا چاہیے یعنی جس طرح جماعت بندی اور ہر جماعت کا کورس اور نصاب مقرر کرنے کے وقت یہ بات سامنے رہتی ہے کہ اس پُورے سال کے اندر فلاں فلاں مضمون میں بچّوں کی استعداد یہاں تک پہنچ جانی چاہیے۔ مثلاً درجہ دوم میں جب آپ نے حساب کا کورس ضرب اور تقسیم مقرّر کیا تو گویا یہ طے کر لیا کہ تعلیم کی رفتار ایسی ہونی چاہیئے کہ آخر سال تک بچّہ ضرب تقسیم کے اُصول سے واقف ہو کر اُن کا ایسا ماہر ہو جائے کہ جو سوالات بھی ضرب یا تقسیم سے متعلّق اُس کے سامنے آئیں اُن کو وہ حل کر سکے۔

اسی طرح آپ مثلاً دینیات کے نصاب میں اگر ایک درجہ کا نصاب، نماز پڑھنے کا طریقہ مقرّر کرتے ہیں تو آپ نے ایک مقصد معین کر لیا کہ تعلیم کی رفتار ایسی ہو کہ اتنے عرصہ میں بچّوں کو نماز پڑھنی آجائے۔

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

ان دونوں مقالوں کو سامنے رکھ کر آپ یہ بھی طے کر لیجیے کہ دینی تربیت کا بھی ایک کورس مقرّر ہو۔ مثلاً عقائد کے سلسلہ میں اگر مسئلہ توحید نصاب میں داخل ہے تو صرف یہ نہ ہونا چاہیے کہ چند الفاظ بچّوں کو یاد کرا دیے جائیں بلکہ کوشش یہ ہو کہ اس مسئلہ کو اس طرح پیش کیا جائے اور پھر بچّوں سے اُس کی اس طرح مشق کرائی جائے کہ یہ مسئلہ اُن کے دماغوں میں رچ جائے۔

تہذیب کے سلسلہ میں اگر "آداب ملاقات" کورس کا مضمون ہے تو صرف سمجھا دینا اور یاد کرا دینا کافی نہ سمجھا جائے بلکہ یہ بھی ضروری سمجھا جائے کہ اِن آداب پر بچّہ عمل کرنے لگے اور رفتہ رفتہ وہ اُن کا عادی بن جائے۔ اس طرح ہر جماعت میں ہر مضمون کے لیے یاد کرانے کے ساتھ اُس پر عمل کرانا، بچّوں کے ذہن اور فکر کو اس رنگ میں رنگ دینا بھی نصاب کا جُز سمجھا جائے۔

یہ مقصد کس طرح حاصل ہو سکتا ہے اس کی تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیے دینیات کا پانچسالہ نصاب آئندہ صفحات میں پیش کرتے ہُوئے ہر سال کی تعلیم کے مقاصد مقرّر کیے گئے ہیں اور یہ بتایا گیا ہے کہ یہ مقاصد کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں۔

واللہ الموفق وھو المعین وھُوَ المستعان

بیدہ الخیر وھو علیٰ کُلّ شی قدیر

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

خلاصہ

تمام اُصول ایک نظر میں

تفصیلات آپ پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب مجمل طور پر یہ اُصول سامنے رکھیئے۔
اُن پر خود عمل کیجیئے اور ماتحت اُستاذوں سے عمل کرائیے

① کوشش کیجیئے کہ بچّہ پڑھنے کی طرف پُوری طرح متوجہ رہے لہٰذا سب سے پہلے آپ:

(الف) بچّہ کو اپنے سے مانوس کیجیے، مکتب کے ماحول سے مانوس کیجیئے۔

(ب) مکتب کو صاف ستھرا رکھیے۔ بچّوں کی تکلیف کا پُورا خیال رکھیئے۔ دینی تعلیم کے خُوبصُورت چارٹ اور نقشوں سے مکتب کو سجائیے۔ اس کو حسین اور خُوبصُورت بنائیے۔

(ج) بات چیت میں ہی کم سے کم بسم اللہ یاد کرا دیجیئے اور اسمِ ذات اللہ ذہن میں اس طرح جما دیجیئے کہ اس کا تصوّر تصویر کا کام دے سکے۔

② بچّہ کی صلاحیّتوں کو سمجھیے اور اُن سے کام لیجیئے۔

③ بچّوں میں یہ اعتماد پیدا کیجیے کہ اُنہیں پڑھنا آگیا تاکہ اُن کا حوصلہ بلند ہو اور وہ زیادہ کام کر سکیں۔

④ حرفوں کی صرف آوازیں بتائیے اور کم سے کم حروف بتا کر پڑھنا سکھا دیجیئے۔

⑤ سَب سے پہلے اللہ پڑھنا سکھا دیجیئے۔

⑥ دلچسپ تمہید سے بچّوں میں سبق کا شوق پیدا کیجیئے۔

⑦ رٹنے سے پہلے بار بار مشق کرا کر پُختہ کرائیے۔

⑧ بچّے خالی بیٹھنا نہیں جانتے اُن کو تعلیمی کاموں میں لگاتے رکھیئے۔

⑨ دماغی سکون و تفریح کا اُصول سمجھیے اور مصروفیتوں کی تبدیلی سے دماغی فرحت پیدا کیجیئے۔ پروگرام ایسا بنائیے کہ کام بھی ہوتا رہے اور دماغ کو آرام بھی ملتا رہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

(۱۰) حروف روشن اور جلی لکھیے۔

(۱۱) پہلے حروف شناس بنا دیجئے۔ پھر رفتہ رفتہ حرفوں کی ترتیب اُن کے نام اور زبر زیر وغیرہ کی حرکتیں اور سکون و تشدید وغیرہ بتائیے۔

(۱۲) پڑھانے کے لیے جماعتی طرز اختیار کیجئے۔ پُوری جماعت کا، ورنہ زیادہ سے زیادہ جتنے بچّوں کا سبق ایک ہو سکے اُن کا سبق ایک رکھیے۔

(۱۳) تختۂ سیاہ، ورنہ سلیٹ یا تختی پر سبق لکھتے رہیئے بچّوں سے حرفوں کی شناخت کرا کر پُورے لفظ، پھر پُورے جُملے کہلواتے رہیئے اور جب پُوری طرح سمجھ جائیں تب کتاب میں بچّوں سے پڑھوائیے اور چند مرتبہ کہلادیجئے۔

(۱۴) جہاں ضرورت ہو سلیقہ مند بچّوں کو خلیفہ بنانے کا پُرانا طریقہ پھر رائج کیجئے۔

(۱۵) ہر جماعت کے لحاظ سے مقاصد تعلیم معیّن کیجئے اور پھر اُن کے پیش نظر تعلیم و تربیت کا سلسلہ قائم کیجئے۔

(۱۶) پہلے اور دوسرے درجہ کے لیے ہفتہ میں دو روز اور باقی درجات کے لیے ہفتہ میں ایک روز ضرور ایسا ہونا چاہیے کہ پڑھے ہُوئے اسباق کا مذاکرہ ہو۔ یعنی اُستاذ کی نگرانی میں خود بچّے پڑھے ہُوئے سبقوں کی باتیں ایک دوسرے سے پُوچھیں اور اُستاذ صاحبان بھی نئے نئے سوالات قائم کرکے اس بات کا اندازہ کریں کہ بچّوں نے پڑھے ہُوئے سبق کو کہاں تک سمجھا ہے۔
الجمعیۃ بک ڈپو کے شائع کردہ طریقۂ تقریر کے دو حصّے اس بارے میں اُستاذ صاحبان کے لیے بہت مددگار ثابت ہوں گے (انشاء اللہ) اُن کو ضرور ملاحظہ فرمایا جائے۔

پنج سالہ نصاب دینیات کے مقاصد

(۱) دلچسپ اور آسان طریقہ سے تصحیح مخارج کے ساتھ پُورا قرآن شریف رواں اور بقدر ضرورت حفظ۔

(۲) دلچسپ اور آسان طریقہ سے اُردو زبان کی اتنی واقفیت کہ اخبارات اور عام کتابیں

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

پڑھ سکے۔

(۳) نسخ اور نستعلیق (یعنی عربی اور اُردو دونوں رسم خط) روانی سے پڑھ سکنا۔

(۴) اُردو رسم خط میں خطوط وغیرہ لکھ سکنا

(۵) دین۔ یعنی اسلامی عقائد، عبادات، اسلامی اخلاق اور اسلامی تہذیب سے واقفیّت

(۶) سیرۃ مقدّسہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور سیرت خلفاء راشدین

(۷) تربیت۔ یعنی پڑھے ہُوئے پر عمل کرنا اور عمل کرانا۔

(۸) قوّتِ گویائی۔ (اظہار ما فی الضمیر کی طاقت) پیدا کرنا۔

(۹) دینیات میں غور و فکر کی ابتدائی صلاحیّت۔

درجہ وار دینی تعلیم کے مقاصد اور نصاب کی کتابیں

دینی تعلیم کے مندرجہ بالا مقاصد درجہ وار کس طرح پُورے کیے جا سکتے ہیں۔ آئندہ صفحات میں اُن کی تفصیل ملاحظہ فرمایئے مگر اس موقع پر یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ یہ مقاصد دینی تعلیم کے اُنہی رسالوں سے حاصل ہو سکتے ہیں جن کو جمعیۃ علماء ہند نے مرتّب کرایا ہے اور "کُل ہند دینی تعلیمی بورڈ" نے اُن کو منظور کیا ہے۔

درجۂ اوّل

مقاصد ــــ نصاب ــــ طریقۂ تعلیم

بچّہ کی عمر چھ سال، مُدّت تعلیم ایک سال

مقاصد: اسلامیات کا ابتدائی تصوّر

تہذیب و اخلاق کی ابتدائی باتوں کا عادی بنانا۔

صاف لکھے ہُوئے جملوں کا پڑھ سکنا۔

حروف لکھ سکنا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

نصاب

قرآن شریف

(۱) (الف) ناظرہ قرآن شریف تا نصف پارہ عمّ

(ب) حفظ، بسم اللہ، اعوذ باللہ، سبحانک اللّٰھم، دُرود شریف اور سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص و مُعوّذتین۔

(۲) اسلامی عقائد، کلمہ طیّب مع مطلب (زبانی)

(۳) عبادات، نماز کی ابتدائی شرطوں کا تصوّر اور اُن پر عمل یعنی، صفائی کی خُوبیاں اور فائدے، بدن اور کپڑوں کو صاف رکھنے، دانت مانجھنے اور مسواک کرنے کے فائدے اور اُن پر عمل (زبانی)، مسجد، قرآن شریف، مکّہ معظّمہ اور مدینہ منوّرہ کا ابتدائی تعارف (بذریعہ کتاب دینی تعلیم کا پہلا رسالہ)

(۴) سیرۃ مقدّسہ، محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اعتقادی رابطہ اور آپ کی حیاتِ طیّبہ کے کچھ حالات (بذریعہ کتاب دینی تعلیم کا پہلا رسالہ)

(۵) اخلاق، خلقِ خُدا سے اچھّا برتاؤ، ماں باپ کی تعظیم، بڑوں کا احترام اور ادب، ساتھیوں سے اچھّا سلوک، چھوٹوں پر رحم (زبانی اور بذریعہ کتاب مذکور)

سچ بولنا، ایمان داری کی خُوبی، جھوٹ، چوری اور بے ایمانی کی بُرائی (زبانی)

(۶) تہذیب، سلام و جواب سلام، ملنے کا طریقہ، کھانے پینے کے آداب (زبانی)

(۷) اُردو، (الف) خواندگی، صاف لکھے ہُوئے جُملوں کا پڑھ سکنا۔

(ب) لکھائی۔ حروف ہجا سالم اور کٹے ہُوئے اور اُن کی مشق۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

طریقۂ تعلیم

(۱) سب سے پہلے بچّہ کو بات چیت سے مانُوس کیجیے۔

(۲) اسمِ ذات، اللہ کا تعارف کرائیے اور اُس کو ذہن نشین کرائیے۔

مثلاً بچّہ سے دریافت کیجیے۔

تُمھیں کس نے پیدا کیا؟

اگر بچّہ جواب نہ دے سکے تو آپ بتائیے اور یاد کرائیے۔ اللہ نے۔ اسی طرح آپ پُوچھیے

تُمھارے ماں باپ کو کس نے پیدا کیا۔

یہ آنکھیں جن سے تم دیکھ رہے ہو کس نے بنائیں۔

یہ کان کس نے بنائے جن سے تم سُن رہے ہو۔

یہ زبان کس نے بنائی جس سے تم بول رہے ہو۔

یہ زمین کس نے بنائی، آسمان، چاند، سُورج کس نے بنائے۔

دو تین روز تک بچّہ سے اسی طرح سوالات کیجیے اور بچّہ کے یہ ذہن نشین کرا دیجیے کہ اللہ وہ ہے جس نے تمھیں پیدا کیا تمھارے ماں باپ پیدا کیے۔ زمین، آسمان، چاند اور سُورج پیدا کیے۔ جس نے آنکھیں دیں کان دیے ناک بنائی، زبان دی وغیرہ۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۳) یہ تصورؔ[۱] پیدا کیجیے کہ جو کچھ ہم زبان سے بولتے ہیں وہ کاغذ پر لکھا بھی جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بچّوں کو بے جان[۲] چیزوں کی تصویر دکھا کر اُن کو شناخت کرائیے۔

(۴) حروف پڑھانے اُن کی شناخت پیدا کرنے، حرکات و سکون اور حرفوں کی

---

[۱] تعلیم یافتہ گھرانوں کے بچّے یہ بات عموماً اپنے ماں باپ کے طرزِ عمل سے آسانی سے سیکھ لیتے ہیں۔ عموماً دیہاتی بچّوں کو اس تصوّر کی ضرورت ہوگی۔

[۲] الجمعیۃ بک ڈپو نے ایسی تصویروں کا ایک چارٹ تیاّر کرایا ہے۔ اس سے کام لیا جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئیا بـ CamScanner

مختلف شکلوں اور تصحیح مخارج کے لیے جمعیۃ علماء ہند کا منظور کردہ اُردو عربی قاعدہ اور قاعدہ حروف شناسی پڑھائیے اور جو ہدایات ان قاعدوں کے حاشیہ پر درج ہیں اُن پر عمل کیجیے اور کرائیے۔ ان ہدایات میں ان اُصول کا بھی پورا لحاظ رکھا گیا ہے جو پہلے بیان کیے جا چکے ہیں یہاں اُن کی تفصیل بے محل بھی ہے اور باعثِ طوالت بھی۔

⑤ قاعدہ حروف شناسی کے تمام سبقوں کے اور اُردو عربی قاعدہ کے چند سبقوں کے چارٹ (نہایت خوبصورت نقشے) بھی تیار کرا دیے گئے ہیں۔ کچھ کارڈ بھی تیار کرائے گئے ہیں، اُن سے بچوں میں دلچسپی بھی پیدا ہوگی اور آپ کا کام آسان ہو جائے گا۔ تعلیمی کارڈوں کے استعمال کا طریقہ آخری باب میں ملاحظہ فرمائیے جس کا عنوان ہے تعلیمی کارڈ۔

⑥ اس درجہ میں لکھنے کی مشق اس طرح کرائی جاتے کہ تختہ سیاہ پر یا بڑی سلیٹ پر آپ حروف لکھ دیں اور بچوں کو ہدایت کریں کہ اُس کی نقل کریں۔ تختہ سیاہ یا سلیٹ پر حروف لکھتے وقت آپ بچہ کو یہ بھی سمجھاتے رہیے کہ قلم کس طرح پکڑا جاتا ہے اور کشش کس طرح کس طرف سے کس طرف کو ہوتی ہے۔ آپ تختہ سیاہ یا سلیٹ پر جو کچھ لکھیں وہ بھی بہت جلی اور روشن ہونا چاہیے اور بچوں کو بھی اس کی تاکید رکھیں کہ موٹے قلم سے تختی لکھا کریں۔

⑦ مسجد، قرآن شریف، مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ کے تعارف اور سیرۃِ مقدسہ کے واقعات جو کتاب کے ذریعہ بتائے جائیں، اُن کے لیے دینی تعلیم کا پہلا رسالہ (منظور کردہ جمعیۃ علماء ہند و دینی تعلیمی بورڈ) کافی ہے، البتہ جو باتیں زبانی بتانی ہوں گی اور جن پر عمل کرانا ہوگا۔ حضرات اساتذہ کی سہولت کے لیے اُن کی کسی قدر تفصیل ذیل کے عنوانات میں پیش کی جا رہی ہے۔ اُستاذ صاحبان خود اُن کو ذہن نشین فرمائیں اور پھر اُن کو بچوں کے ذہن نشین کرائیں پڑھانا یا رٹوانا مقصود نہیں ہے بلکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ذہن میں جمانا اور عمل کرانا مقصود ہے اس کی پوری کوشش کی جائے کہ ذہن و دماغ میں بات رچ جائے۔ ایک ایک بات کو کئی کئی بار کئی کئی روز تک کہلوایا جائے۔ بار بار سوالات ہوں اور بچے اُن کا جواب دیتے رہیں جیسے کہ آئندہ صفحات میں سوال وجواب کے نمونے پیش کر دیے ہیں۔

(۱)

ترجمہ اور مطلب

جس طرح آپ رفتہ رفتہ بسم اللہ، اعوذ باللہ، کلمہ طیبہ وغیرہ یاد کرا رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ اُن کا ترجمہ اور مطلب بھی اس طرح ذہن نشین کراتے رہیے کہ ایک ایک لفظ کا ترجمہ بھی بچہ کو یاد ہو جائے، مثلاً بسم اللہ کا ترجمہ اس طرح یاد کرائیے کہ پہلے ایک ایک لفظ کر کے بتائیے۔

بِسم اللہ ۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے

الرّحمٰن ۔ بہت زیادہ رحم کرنے والا

الرّحیم ۔ بہت بڑا مہربان

جَب ایک ایک لفظ کا ترجمہ علیٰحدہ علیٰحدہ یاد ہو جائے تو اُسکے بعد پوری بسم اللہ کا ترجمہ اس طرح یاد کرا دیجیے۔

شروع کرتا ہوں مَیں اللہ کے نام سے جو بہت زیادہ رحم کرنیوالا بہت بڑا مہربان ہے۔

بِسم اللہ کے بعد اعوذ باللہ کا ترجمہ اس طرح یاد کرائیے۔

اعوذ ۔ پناہ لیتا ہوں مَیں

باللہ ۔ اللہ کی

من ۔ سے

شیطان ۔ شیطان

رجیم ۔ مردود

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

پُورا ترجمہ۔ پناہ لیتا ہُوں مَیں اللہ کی، شیطان مردود سے۔

(۲)

عبادت، معبود، توحید اور کلمہ طیّب

اس سال جو بات بچّوں کے ذہن میں جمانی اور پیوست کرنی ہے وہ کلمہ توحید کا سادہ مطلب ہے۔

مگر کلمہ توحید کا مطلب ذہن نشین کرانے سے پہلے ضروری ہے کہ عبادت و معبُود کا مطلب سمجھا دیں اور اگر بچّہ گنتی سے قطعًا نا آشنا ہو تو اُس کو ایک دو کا مطلب اور کم از کم دس تک گنتی بھی یاد کرا دیں۔ اللہ۔ (اسم ذات) بار بار آچکا ہے۔ آج بھی بچّوں سے کہلوایئے اللہ وہ ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ ہمارے ماں باپ پیدا کیے۔ زمین آسمان چاند اور سُورج پیدا کیے جس نے ہمیں آنکھیں دیں، کان دیے، ناک بنائی، زبان دی۔ اللہ سَب سے بڑا ہے جو کچھ ہے سَب اُسی کا ہے۔

عبادت

اس کے بعد بچّوں سے دریافت کیجیے۔ پُوجا کسے کہتے ہیں۔ بچّے مطلب نہیں بتا سکیں گے۔ آپ بتایئے۔ پُوجا کا مطلب یہ ہے۔ "کسی کو بڑا مان کر اُس کے سامنے جُھکنا۔ اس سے دُعا مانگنا۔ اُس کی نماز پڑھنی۔

یہ بھی بتا دیجیے کہ پُوجا کو بندگی اور عبادت بھی کہتے ہیں۔

بچّوں کو بار بار کہلوایئے۔

اللہ سَب سے بڑا ہے۔

اللہ ہی کی پُوجا کی جاتی ہے۔

اللہ ہی کی عبادت کی جاتی ہے۔

اللہ ہی کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

اللہ کے سوا کسی کی پُوجا نہیں کی جاتی ہے۔

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ کے سوا کسی کے سامنے ماتھا زمین پر نہیں رکھا جاتا۔

بچّوں سے سوالات کیجیے اور نیچے لکھے ہُوئے جوابات اُن سے کہلوائیے۔

سوال: پُوجا کس کی کی جاتی ہے

جواب: اللہ کی

سوال: زمین پر ماتھا کس کے سامنے رکھا جاتا ہے۔

جواب: اللہ کے

سوال: نماز کس کی پڑھی جاتی ہے۔

جواب: اللہ کی

سوال: سَب سے بڑا کون

جواب: اللہ

سوال: سَب کچھ کس کا

جواب: اللہ کا

سوال: اللہ کے سوا کس کے سامنے ماتھا رکھا جائے۔

جواب: کسی کے نہیں

سوال: اللہ کے سوا کس کی پُوجا کی جائے۔

جواب: کسی کی نہیں

سوال: اللہ کے سوا کس کی نماز پڑھی جائے

جواب: کسی کی نہیں

سوال: اللہ کے سوا کس سے دُعا مانگی جائے

جواب: کسی سے نہیں

مزید سوالات وجوابات

معبود سوال: معبود کس کو کہتے ہیں

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: جس کی عبادت کی جائے۔ جس کی پُوجا کی جائے۔

سوال: معبود کون ہے

جواب: اللہ

سوال: اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟

جواب: نہیں

سوال: اللہ کے سوا کون معبود ہے؟

جواب: کوئی نہیں۔

توحید

پہلے بچّہ کا امتحان لیجیے کہ وہ ایک، دو، تین کو سمجھتا ہے یا نہیں، اگر نہیں سمجھتا تو پہلے اُس کو اُن کا فرق سمجھایئے اور گنتا سکھایئے۔ مثلاً کوئی چیز اُس کے سامنے رکھیے اور بتایئے کہ یہ ایک ہے۔ پھر کوئی دوسری چیز رکھ دیجیے اور بتایئے کہ یہ دو ہو گئے پھر کوئی اور چیز رکھ کر تین کا مطلب سمجھایئے۔ گنتی سکھانے اور سمجھانے کے ساتھ ساتھ گننا بھی سکھاتے رہیے۔ ایک دو تین کر کے چیزیں اُٹھایئے رکھیے اور بچّے سے رکھوایئے۔ اس طرح گنتی یاد بھی ہو جائے گی اور مشق بھی ہو جائے گی۔ بہتر ہو کہ اس طرح دس تک گنتی سکھا دیں۔ اس کے بعد پہلے سوالات دہراتے ہُوئے آپ دریافت کیجیے۔

سوال: معبُود کس کو کہتے ہیں۔

جواب: جس کی عبادت کی جائے۔

سوال: عبادت کا مطلب کیا ہے

جواب: پُوجا کرنا یعنی کسی کو بڑا مان کر اُس کے سامنے زمین پر ماتھا ٹیکنا، اُس کے سامنے جُھکنا۔ اُس سے دُعا مانگنا۔

سوال: معبُود کون ہے

جواب: اللہ

سوال: اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

جواب: کوئی نہیں۔

سوال: بتاؤ جب اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو معبود ایک ہے یا دو تین۔

(اگر پہلے سوالات وجوابات بچّے کے ذہن نشین ہو چکے ہیں تو اس سوال کو بچّہ خود حل کرے گا۔ کہ معبود ایک ہے۔)

سوال: اللہ ایک ہے یا دو تین۔

جواب: اللہ صرف ایک ہے۔

اَب پچھلے سوالات کو پھر دہرائیے کہ زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ تمہارے ماں باپ کو کس نے پیدا کیا۔ وغیرہ۔ مزید برآں یہ سوالات کیجیے اور بچّہ اگر جواب نہ دے سکے تو آپ جواب بتائیے۔

سوال: اللہ کا کوئی ساجھی ہے۔	جواب: کوئی نہیں
〃 اللہ کا کوئی شریک ہے۔	〃 〃 〃
〃 اللہ کا کوئی مددگار ہے۔	〃 〃 〃
〃 اللہ کو کسی کی مدد کی ضرورت ہے۔	〃 نہیں
〃 اللہ کے ماں باپ ہیں؟	〃 〃
〃 اللہ کے بہن بھائی ہیں؟	〃 〃
〃 اللہ کے کوئی بیٹا ہے؟	〃 〃
〃 اللہ کے کوئی بیٹی ہے؟	〃 〃
〃 اللہ کے کوئی بیوی ہے؟	〃 〃
〃 اللہ جیسا کوئی ہے؟	〃 〃
〃 اللہ کے برابر کوئی ہے؟	〃 〃
〃 دُنیا جہان کو کس نے پیدا کیا؟	اللہ نے
〃 سَب کچھ کس کا ہے؟	〃 اللہ کا

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بچّوں کو بار بار کہلوایئے اللہ ایک ہے۔ نہ اُس کے کوئی ماں باپ ہے، نہ بیٹا بیٹی نہ اُس کی کوئی بیوی ہے۔ نہ اُس کے کوئی بہن بھائی نہ دادا دادی۔ نہ اُس کا کوئی ساجھی ہے۔ نہ اُس جیسا کوئی ہے۔ وہ ایک ہے۔ ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ رہے گا۔ وہ یکتا ہے۔ سب سے نرالا ہے۔ کوئی اُس جیسا یا اُس کے مانند نہیں۔

اَب آپ بچّہ کو یہ بھی بتا دیجیے کہ "اللہ کو ایک اور یکتا ماننا" توحید کہلاتا ہے۔

سوال: توحید کا مطلب کیا ہے۔

جواب: اللہ کو ایک اور یکتا ماننا۔

سوال: یکتا کا مطلب کیا ہے

جواب: یکتا کا مطلب یہ ہے کہ اُس جیسا کوئی نہیں۔

سوال: یکتا کون ہے۔

جواب: اللہ

سوال: نرالا کون ہے۔

جواب: اللہ

کلمۂ طیّب اگر بچّوں کو یاد نہ ہو تو یاد کرایئے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ[1]

(ترجمہ، علیحدہ علیحدہ الفاظ کا)

لَا۔ نہیں۔

اِلٰہ۔ معبود۔ یعنی جس کی پُوجا کی جائے۔

اِلَّا۔ مگر

---

[1] خود بھی توجّہ فرمایئے اور بچّوں کو بھی یاد کرا دیجیے کہ کلمۂ طیّب میں مُحَمَّدٌ کی دال پر پیش ہوتا ہے اور کلمۂ شہادت اشہد انّ محمّداً رّسول اللہ میں زبر۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

پُورے کلمہ کا ترجمہ۔

نہیں کوئی معبُود مگر اللہ

محمدّ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اللہ کے رسول ہیں۔

جو تفصیلات و تصریحات پہلے گزرچکی ہیں وہ اگر یاد ہیں تو کلمۂ طیّب کا مطلب بچّہ آسانی سے سمجھ سکے گا۔ اب محمدّ رسول اللہ کا مطلب سمجھائیے، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

(۳)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

جب پُوجا۔ عبادت اور اللہ کے ایک ہونے کا مطلب سمجھا دیا جائے تو پھر آپ بچّوں کے سامنے یہ سوال رکھیے۔

یہ کیسے معلوم ہو کہ اللہ کی عبادت کس طرح کی جاتی ہے، اُس کو کیسے پُوجا جاتے۔ اُسکا حُکم کیا ہے۔

معلّم صاحب بچّہ کو سمجھائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص خاص بندوں کو بھیجا تاکہ یہ بتائیں کہ اللہ کا حُکم کیا ہے اور ہمیں اللہ کی عبادت کس طرح کرنی چاہیے۔ ایسے بندوں کو رسول یا نبی کہتے ہیں۔ وہ بہت نیک اور بزرگ ہوتے ہیں گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، وہ سچّے ہوتے ہیں اور دُنیا کے سامنے سچّی بات پیش کرتے ہیں، اُن کے دِلوں میں انسانوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا جذبہ ہوتا ہے، وہ سارے انسانوں کو اپنی اولاد کی طرح سمجھتے ہیں اور ہر ایک کے لیے بھلائی چاہتے ہیں۔ بُرائی سے اُن کو دُکھ ہوتا ہے۔ آپ بار بار یہ سوال اور یہ جواب بچّوں سے دُہرا کر نبی اور رسول کا مطلب ذہن نشین کرادیجیے اور بچّوں کو یہ یاد کرا دیجیے کہ

نبی اللہ کے وہ پاک بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی بھلائی کے لیے دُنیا میں بھیجا تاکہ وہ بتائیں کہ اللہ کے حُکم کیا ہیں، اللہ میاں کی عبادت کس طرح کی جائے۔ انسانوں کی بھلائی کا سچّا راستہ کیا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

آپ یہ بھی سمجھا دیجیے کہ نبی ہی کو رسول کہتے ہیں، البتہ رسول کا مرتبہ نبی سے بڑا ہوتا ہے۔

سوالات:

اللہ کون ہے

عبادت کس کی کرنی چاہیے

نبی کس کو کہتے ہیں

رسول کس کو کہتے ہیں

نبی یا رسول دُنیا میں کیوں آتے ہیں

نبی کا کام کیا ہوتا ہے

نبی کیسے ہوتے ہیں، اُن کے اخلاق کیسے ہوتے ہیں۔

ضروری ہدایت بچّوں کی سمجھ کے بموجب یہ باتیں رفتہ رفتہ سمجھائیے ایک دن میں یہ تمام باتیں ذہن نشین نہ ہوسکیں گی۔ آہستہ آہستہ کر کے کئی دن تک بتاتے اور سمجھاتے رہیے اور بچّوں سے کہلواتے رہیے اس طرح کہ وہ بات کو سمجھ کر اپنے الفاظ میں اس مطلب کو ادا کریں اور جب آپ مطمئن ہو جائیں کہ بچّے سمجھ گئے تب اُن کو آگے چلائیے۔

④

حیاتِ طیّبہ کے کچھ واقعات

آپ بچّوں کو سمجھائیے کہ نبیوں میں سب سے افضل ہمارے پیغمبر "محمّد" رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ سارے مُسلمان آپ کی اُمّت ہیں۔

آپ ملک عرب میں پیدا ہُوئے۔ یہ ملک ہندوستان سے پچھم کی طرف سمندر پار ہے۔

آپ کی عُمر ۶۳ سال ہُوئی۔ آپ نے نماز اور عبادت کے طریقے بتائے۔ آپ کے بنائے ہُوئے طریقوں پر ہی مُسلمان عمل کرتے ہیں۔

آپ نے بتایا اللہ ایک ہے۔ وہ سب کا پالنے والا ہے، وہ بہت بڑا مہربان ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

آپ نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ سارے انسانوں پر خُدا کی مہربانی ہو، سارے انسانوں کی بھلائی ہو۔

آپ نے فرمایا مُسلمان کا کام ہے کہ وہ خدا کا سچّا وفادار بندہ بن کر رہے۔ سب کے ساتھ بھلائی کرے۔ ہر موقع پر سچّائی سے کام لے۔ اللہ کی عبادت کرے۔ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرے۔

معلّم صاحب یہ تمام باتیں بچّوں کو حفظ کرا دیں اس کے بعد بچّوں کو یاد کرائیں کہ

محمّد رسول اللہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ محمّد اللہ کے رسول ہیں۔ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ہم اللہ کی اطاعت اس طرح کریں گے جس طرح اللہ کے رسول محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بتائی ہے۔

سوالات:

(۱) ہمارے نبی کا نام کیا ہے۔
(۲) ہمارے رسول کا نام کیا ہے۔
(۳) ہمارے نبی صاحب کہاں پیدا ہوئے۔
(۴) ہمارے نبی صاحب کی کیا عُمر ہوئی۔
(۵) ہمارے نبی صاحب نے کیا بتایا۔
(۶) ہمارے نبی صاحب نے کیا سکھایا۔
(۷) ہمارے نبی صاحب کو اللہ نے کس واسطے بھیجا۔
(۸) کلمہ طیّبہ کیا ہے۔
(۹) کلمہ طیّبہ کا مطلب کیا ہے۔
(۱۰) مُلک عرب کہاں ہے۔

(۵)

پاکی اور صفائی

اسلام میں پاکی اور صفائی کو بہت اہمیّت حاصل ہے۔ آپ دُنیا کے مذہبوں سے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اگر مقابلہ کریں تو آپ کو آسانی سے معلوم ہو جائیگا کہ اسلام نے صفائی کے متعلق جسقدر تاکید کی ہے اور جس تفصیل سے پاکی کے احکام اسلام میں بیان کیے گئے ہیں کسی مذہب میں اُن کی مثال نہیں ملتی۔

آپ یہ تو دیکھیں گے کہ انسان کے جُھوٹے کو ناپاک چیز سے بھی زیادہ گھناؤنی اور گندی چیز سمجھا جاتا ہے۔ یہ بھی آپ دیکھیں گے کہ پانی کو کیڑے مکوڑے سے بچانے کے لیے ضرورت سے زیادہ وہم سے کام لیا جاتا ہے، لیکن اِنھی لوگوں کو آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ گائے، بیل، کُتّے یا بلّی کے جُھوٹے میں وہ کوئی فرق نہیں کرتے۔

بدن یا کپڑے پر اگر کوئی چھینٹ پڑ جاتی ہے تو اگر کوئی دھبّہ نہیں پڑتا تو اُن کو پروا بھی نہیں ہوتی۔ کپڑوں پر پیشاب کے قطرے گرتے رہتے ہیں اور اُن کو خیال بھی نہیں ہوتا لیکن اسلام میں ہر ایک بات کی تفصیل موجود ہے۔ کنوئیں کے پانی کے الگ احکام ہیں تالاب کے پانی کا علیحدہ حکم ہے۔ نہر اور دریا کے بہنے والے پانی کے احکام ان دونوں سے جُدا ہیں۔

پاک پانی کس صُورت میں ناپاک ہو جاتا ہے۔ اگر کپڑا یا کوئی چیز ناپاک ہو جائے تو اُس کو پاک کرنے کی کیا صُورتیں ہیں کنواں اگر ناپاک ہو تو کس طرح پاک کیا جاتا ہے۔ یہ تمام باتیں اسلام میں کھول کھول کر بتا دی گئی ہیں؟ کیوں؟ اس لیے کہ پاکی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ انتہا یہ کہ پاکی کو ایمان کا جُز فرمایا گیا ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے۔

الطّہور[1] شطر الایمان[2] پاکی ایمان کا جُز ہے۔

---

[1] اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تنبیہہ بھی پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ اس حدیث شریف کو صرف مُنہ ہاتھ دھونے غسل کرنے اور کپڑوں کو صاف سُتھرا رکھنے پر منحصر نہ سمجھنا چاہیے بلکہ طہور اور پاکی سے وہ مراد ہے جو ظاہر کے ساتھ باطن کو۔ صورت کے ساتھ سیرت کو بھی شامل ہو۔ صرف مُنہ ہاتھ دھو لینا ہی جزو ایمان نہیں ہے بلکہ ایمان کا اہم جزو یہ ہے کہ انسان کا دل پاک اور اخلاق پاکیزہ ہوں۔ (احیاء العلوم)، [2] مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

دوسری روایت میں ہے۔

الطھور نصف الایمان[1] پاکی نصف ایمان ہے۔ (ترمذی شریف)

اگر پاکی نہ ہو نماز نہیں ہوتی، جو اسلام کا سب سے پہلا فرض ہے نماز کے لیے ہر ایک چیز کا پاک ہونا ضروری ہے۔ نماز کے لیے وضو شرط ہے۔ وضو سے ہاتھ پاؤں، چہرہ، ناک، منہ، دانت، سب ہی پاک اور صاف ہوتے ہیں۔ پنج وقتہ فرائض کے علاوہ بھی بہت سی صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے۔ ہمیشہ با وضو رہنا بہت ہی افضل ہے۔ اگر آپ پہلے سے با وضو ہیں اور آپ ادائے نماز کے لیے تازہ وضو کر رہے ہیں تو اس کو "نور علی نور"[2] نور بالائے نور فرمایا گیا ہے۔

"اِسباغ الوضو" یعنی وضو اس طرح کرنا کہ ہر ایک حصّہ پر پوری طرح پانی پہنچ جائے۔ مسواک وغیرہ جملہ مستحبات ٹھیک طرح کیے جائیں۔ اس کے متعلّق ارشاد ہوا ہے کہ صرف یہی نہیں ہے کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ اگر پابندی سے اسی طرح وضو کرتا رہتا ہے تو گناہوں سے محفوظ[3] رہنے کی صلاحیّت پیدا ہوتی ہے۔

مسواک کی۔ (یعنی دانتوں اور مسوڑھوں کے صاف رکھنے کی) خاص تاکید ہے یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ غُسل، وضو اور نماز کے وقت مسواک کرنا مستحب ہے، مگر سیّد الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ اوقاتِ نماز کے علاوہ بھی مسواک کیا کرتے تھے۔ مثلاً جب آپ سو کر اُٹھتے تھے تو مسواک کیا کرتے[4] تھے۔

مجمع میں جاتے وقت مسواک کرنا مستحب ہے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب مکان میں تشریف لے جاتے تھے تو اس وقت بھی سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے[5]

---

[1] ترمذی شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف [2] یہ درست ہے کہ وضو کے بہت سے روحانی فوائد بھی ہیں۔ مثلاً صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ روحانیت میں تازگی پیدا ہوتی ہے مگر روحانی فوائد کے ساتھ مادی لحاظ سے جو فائدہ ہوتا ہے اُس کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا [3] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ فذالکم الرباط (ترمذی شریف) [4] ابو داؤد شریف [5] مسلم شریف۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اس اہتمام اور کثرت کے باوجود آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی حضرت جبرئیل علیہ السّلام تشریف لاتے ہیں مجھے مسواک کی تاکید کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے مسوڑھے نہ چھل جائیں۔[1]

پاکی کی طرح پلیدی اور گندگی سے بچنے کے احکام بھی شریعت میں وارد ہوئے ہیں قضاء حاجت کے بعد افضل اور بہتر شکل یہ ہے کہ پہلے کلوخ استعمال کیا جائے، اُس کے بعد پانی سے آب دست کی جائے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح پانی کم صرف ہوتا ہے اور صفائی اور پاکیزگی زیادہ حاصل ہو جاتی ہے۔

ناپاک چھینٹوں سے بچنے کی یہاں تک ہدایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے[2]

اِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ — عموماً انہی قطروں اور چھینٹوں کے سبب سے عذابِ قبر ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا گذر ایک قبر کی جانب ہُوا، آپ نے ارشاد فرمایا اس قبر میں جو مُردہ ہے وہ عذاب میں مُبتلا ہے اور عذاب کا سبب صرف یہ ہے کہ یہ شخص ناپاک چھینٹوں سے بچنے میں احتیاط سے کام نہیں لیتا تھا۔ (ترمذی شریف)

---

[1] مشکوٰۃ شریف، بحوالہ احمد۔ رحمۃ اللہ۔ یورپین تہذیب میں روزانہ غسل کو خاص اہمیّت حاصل ہے۔ برادرانِ وطن بھی اس کو اپنی تہذیب کا جز سمجھتے ہیں۔ اسلام اس سے انکار نہیں کرتا۔ طبّی لحاظ سے اگر یہ مفید ہے تو روزانہ غُسل کیا جائے، اسلامی نُقطۂ نظر سے اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر اسلام روزانہ غسل کو واجب یا فرض کی حیثیت نہیں دیتا، کیونکہ یہ ایک تکلیف مالایطاق ہے۔ ظاہر ہے کہ ملک میں پانی افراط سے مل سکتا ہے نہ ہر شخص اس قابل ہوتا ہے کہ روزانہ غُسل کرے، نہ ہر موسم ایسا ہوتا ہے کہ روزانہ غُسل کیا جا سکے، البتّہ اسلام نے صفائی اور پاکی کے خاص خاص موقعوں پر غُسل کو فرض یا مستحب قرار دیا ہے، مثلاً جمعہ، عید، بقرعید وغیرہ کے موقعوں پر غُسل سُنّت ہے۔ مُردہ کو نہلانے کے بعد نہانے والوں کیلئے مستحب ہے کہ غُسل کر لیں۔ (ابوداؤد شریف نسائی شریف وغیرہ و نورالایضاح) اس تعلیم سے اس صفائی اور پاکیزگی کا اندازہ ہوتا ہے جو اسلام کے پیشِ نظر ہے۔ محمّد میاں۔

[2] حدیث شریف میں اگرچہ "بول" کا لفظ ہے، مگر چونکہ "بول" آدمی اور جانور ہر ایک کے پیشاب کو کہا جاتا ہے اس لیے یہاں پر ناپاکی کا عام لفظ استعمال کر لیا گیا (نیز) حدیث میں اگرچہ دو آدمیوں کا تذکرہ ہے مگر چونکہ دوسرے شخص کا تذکرہ موضوع باب سے فاضل تھا۔ اس لیے اس کا ذکر فاصل از ضرورت سمجھا گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

میل کچیل سے صاف ستھرا رہنے کے سلسلہ میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کے متعلّق روایت ہے کہ آپ کا لباس مبارک کبھی میلا نہیں ہوتا تھا، چنانچہ صاحب انوارِ محمّدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

لماکان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لایبدو منہ الاطیب کان اٰیۃ ذالک فی بدنہ الشریف انہ لا یتّسخ لہ ثوب قبل ولم یقمل ثوبہ ونقل الفخر الرازی انّ الذباب لا یقع علیٰ ثیابہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وانّہ لا یمتص دمہ البعوض۔ (الانوار المحمّدیۃ من المواھب اللدنیّۃ)

چونکہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہر موقع پر پاکیزگی ہی کا ظہور ہوتا تھا تو اس کا اثر آپ کے جسم شریف پر بھی نمایاں تھا کہ آپ کا کوئی کپڑا[1] میلا نہیں ہوتا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کے کپڑے میں جوں نہیں پڑتی تھی اور امام فخر الدّین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے کہ آپ کے کپڑوں پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور آپ کے مچھر نہیں کاٹتے تھے۔

(للعلّامہ الفاضل الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی)

بہر حال اس کے باوجود کہ آپ طاہر وطیّب تھے۔ قدرت نے آپ کو حسنِ یوسف سے بھی بہتر حسن عطا فرمایا تھا۔ آپ کے پسینہ میں وہ خوشبو تھی جو مشک وعنبر کو بھی نصیب نہیں بایں ہمہ آپ کثرت سے خوشبو اور مشک وغیرہ استعمال کیا کرتے تھے۔ سر مبارک کے بال کبھی بکھرے ہوئے اور پراگندہ نہیں رہتے تھے بلکہ آپ کا عمل یہ تھا اور اسی کی تاکید تھی کہ اگر سر پر بال ہوں تو اُن کو صاف رکھا جائے، اُن میں کنگھا کیا جائے۔ اگر ممکن ہو تو اُن میں تیل

---

[1] شمائل ترمذی شریف کی ایک حدیث ہے جس میں بیان کیا گیا ہے۔ "کان ثوبہ ثوب زیات" آپ کا کپڑا ایسا ہوتا تھا جیسا روغن فروش کا کپڑا اس سے شبہ نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ علماء کرام نے فرمایا ہے کہ یہ خاص اس کپڑے کے متعلق بیان کیا گیا ہے جو تیل کی مالش کے بعد سر مبارک پر ڈال لیا کرتے تھے۔ پوری حدیث کے باقی مضمون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ محمّد میاں۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

اور خوشبو بھی لگائی جائے۔ ابو داؤد شریف میں ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہٗ شعر فلیکرمہ۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے بال ہوں اس کو چاہیے اُن کی عزت کرے (یعنی پراگندہ اور میلے کچیلے نہ رکھے جو بالوں کی توہین ہے۔)

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) میں حاضر ہوا، اُس کے سر اور ڈاڑھی کے بال بکھرے ہوتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم فرمایا کہ بال دُرست کرو۔ اُس نے علیحدہ جا کر بال ٹھیک کیے، اور پھر خدمت مُبارک میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الیس ھذا خیرٌ من ان یاتی احدکو ثائر الراس کانہٗ شیطان۔	کیا یہ صُورت اس سے بہتر نہیں ہے کہ آپ کے بال بکھرے ہُوئے ہوں اور آپ آئیں تو ایسا معلوم ہو کہ بھوت آرہا ہے۔
اخرجہ مالک (تیسیر الوصول، ص ۱۴۶، ج ۲)	

مختصر یہ کہ ہر موقع اور ہر ایک حالت میں پاک صاف رہنے کی ہدایت احادیثِ مُبارکہ اور شریعتِ مقدسہ میں وارد ہُوتی ہے۔ حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ (سورۂ نُور)	اللہ تعالیٰ اُن کو پسند کرتا ہے جو پُوری طرح پاک صاف رہتے ہیں۔

لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ عام طور پر صفائی اور پاکیزگی کا لحاظ نہیں رکھا جاتا، بلکہ بہت سے نادان تو یہ سمجھتے ہیں کہ میلا کچیلا رہنا بھی ثواب کی بات ہے۔ اُن کے نزدیک ترکِ دُنیا اور زہد و تصوّف کا مطلب ہی یہ ہے کہ انسان میلا کچیلا رہے۔ صفائی اور پاکیزگی کی طرف توجہ نہ دے۔

حالانکہ یہ اسلام پر بہت بڑا بہتان ہے اگر فی الواقع ترکِ دُنیا کا یہ مطلب ہے تو اسلام ایسی ترکِ دُنیا سے بیزار ہے۔ ہمارے اس پھوڑپن کا بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ مخالفین کو

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کا موقع ملتا ہے وہ یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ اسلام ایک گندہ مذہب ہے۔ (معاذ اللہ)

ظاہر ہے کہ ہماری سستی اور سہل انگاری جب اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی وجہ سے خود اسلام کو بدنام کیا جانے لگے تو اگر بدنام کرنے والے مُجرم اور گنہگار ہیں تو ہمارا دامن بھی اس جُرم سے پاک نہیں رہتا۔ اُس کی ذمّہ داری ہم پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اُس مُرید یا شاگرد سے زیادہ بدنصیب کون ہوگا جو اپنے شیخ یا اُستاذ کے لیے باعثِ بدنامی ہو۔ وہ خلف کس قدر بدبخت ہے جو سلف کے نام پر بٹّہ لگائے۔

لہٰذا بہت زیادہ ضروری ہے کہ بچّوں میں ابتداء ہی سے پاکی اور ناپاکی کی تمیز پیدا کی جائے۔ اُن میں پاک صاف رہنے کا سلیقہ پیدا کیا جائے اُن کو صاف سُتھرا رہنے کا عادی بنا دیا جائے۔ عمدہ لباس اور قیمتی کپڑوں کا نام سُتھرائی یا پاکیزگی نہیں ہے بلکہ سُتھرائی یہ ہے کہ کپڑا خواہ کتنا ہی گھٹیا ہو، مگر دُھلا ہُوا ہو۔ مَیلا نہ ہو۔ اُس پر دھبّے نہ پڑے ہُوئے ہوں لہٰذا آپ سب سے پہلے سال میں بچّوں کو اس کا عادی بنائیے کہ۔

کپڑوں کو پاک رکھیں۔

کپڑوں پر کوئی دھبّہ نہ آنے دیں۔

اگر کوئی دھبّہ آجائے تو اُس کو خود دھولیں۔

کپڑوں پر چھینٹ نہ پڑنے دیں۔

پیشاب کا قطرہ کپڑوں پر نہ ٹپکے۔

ناک کو آستین سے نہ پُونچھیں۔

دیوار، ستون یا بنچ وغیرہ پر نہ لکھیں۔

جس جگہ بیٹھیں جہاں سوئیں اس کو صاف کرلیں۔

اگر بستر پہلے سے بچھا ہُوا ہو تو اُس کو جھاڑلیں۔

جُوتے اُتار کر قرینے سے رکھیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ہاتھ پاؤں اور چہرے کو دھوتے رہیں۔ ہاتھ پیر میلے نہ رکھیں۔ بے جگہ نہ تھوکیں، بلکہ کمرے سے باہر جا کر تھوکیں، یا اگالدان میں تھوکیں۔ بلغم نہ نگلیں۔

ناک صاف رکھیں، ناک میں بار بار اُنگلی نہ ڈالیں۔

جمائی لیتے وقت یا چھینکتے وقت مُنہ کے سامنے ہاتھ رکھ لیں۔ مسواک کریں یا منجن سے دانت صاف کریں مُنہ میں بدبُو نہ پیدا ہونے دیں۔ ہر ہفتہ ناخن کترتے رہیں۔ اُن کو زیادہ نہ بڑھنے دیں۔ میل سے صاف رکھیں۔ دانتوں سے چبا کر نہ کتریں۔ کتاب، بستہ سلیٹ وغیرہ صاف رکھیں۔ کتاب یا کاپی پر کوئی بے موقع چیز نہ لکھیں۔ ہاتھوں سے مل کر کتاب یا پارہ کو میلا نہ رکھیں۔

اس طرح پاکی اور صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ اُستاذ خود بھی صاف سُتھرے رہیں بچّوں سے مذکورہ بالا باتوں پر عمل کرائیں اور اُن کو ان باتوں کا عادی بنائیں جو بچّے ان باتوں پر پُوری طرح عمل کریں اُن کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(٦)

اخلاق

عام طور پر یہ خیال کر لیا گیا ہے کہ اسلام کا تعلّق صرف عبادت سے ہے۔ ہمیں اکثر وہ حدیث یاد ہوتی ہے جس میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

اسلام کی بُنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی گواہی دینا اور اس بات کی گواہی کہ:

محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ شریف کا حج اور رمضان شریف کے روزے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف وغیرہ)

مگر ہمیں یہ خیال نہیں آتا کہ ان عبادتوں کو تو بُنیاد قرار دیا گیا ہے۔ وہ عمارت کیا ہے جو ان بُنیادوں پر قائم کی گئی ہے اگر کسی جڑ کے ساتھ تنا شاخیں اور پتیاں نہ ہوں تو وہ جڑ

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

بھی زمین کے اندر گل جاتی ہے۔ اسلام اگر ایک درخت ہے جس کی جڑ یہ پانچ چیزیں ہیں تو
اس درخت کا تنہ۔ اُس کی شاخیں اور پتّیاں کیا ہیں۔

ہم قطعاً بھول جاتے ہیں کہ جس طرح ان پانچ چیزوں کو اسلام کی بُنیاد قرار دیا گیا ہے
ایسے ہی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم (فداہٖ روحی) نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

○ انّ اثقلَ شیٔ یوضع فی میزان المومن یوم القیامۃ خُلُقٌ حسنٌ۔ وانّ اللہَ یُبْغِضُ الفاحِش البَذِیّ (ترمذی شریف)

سَب سے زیادہ وزنی چیز جو قیامت کے دن مومن کے میزانِ عمل میں تولی جائے گی اچھے "اخلاق" ہیں اور اللہ اس شخص سے ناراض رہتا ہے جو بے ہودہ گو بدخلق ہو۔

آپ نے یہ بھی فرمایا۔ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○ ان من اخیارکم احسنکم اخلاقاً۔ (متفق علیہ)

اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

آپ کا ارشاد ہے۔ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○ انّ من احبکم اِلَیَّ احسنکم اخلاقاً (بخاری شریف)

مجھے وہ محبوب ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نیکی کی تعریف ہی یہ فرمائی کہ :

○ البِرّ حسن الخلق (مسلم شریف وغیرہ)

نیکی حُسن اخلاق ہے۔

آپ نے اپنی تشریف آوری کا مقصد یہ فرمایا۔

○ بعثت لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الاخلاق۔ (موطا۔ مسند امام احمد)

میں اس لیے مبعوث کیا گیا کہ اخلاق کی خوبی کو مکمّل اور پُورا کر دوں۔

رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مُسلم اور مومن کی تعریف یہ فرمائی ہے۔

○ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔ والمومن من

مُسلمان وہ ہے کہ سارے مسلمان اس کی زبان اور اُس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں اور مومن

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ۔ وہ ہے کہ تمام آدمی اس کی شرارتوں سے محفوظ رہیں۔

(ترمذی شریف ونسائی شریف)

ہم قطعاً بھول جاتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا حق ہمارے اُوپر ہے جس کی ادائیگی کے لیے یہ پانچ فرض ہیں جن کا ذکر پہلی حدیث شریف میں ہے۔ ایسے ہی بندوں کے حقوق بھی ہم پر واجب ہیں جس کی ادائیگی ہمارے اُوپر ایسی ہی ضروری ہے بلکہ بندوں کے حق زیادہ اہمیّت رکھتے ہیں۔ کیونکہ خداوند عالم غفور رحیم ہے اس کے حقوق میں جو کچھ کوتاہی ہو وہ توبہ سے معاف ہوسکتی ہے لیکن بندہ محتاج ہے وہ اپنے حق کا بدلہ ہی چاہتا ہے اس کا حق توبہ سے معاف نہیں ہوتا، بلکہ اگر وہ دُنیا میں حق ادا نہیں ہُوا تو آخرت میں اُس کو ادا کرنا پڑے گا، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہؓ کرام سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ مفلس کون ہے؟

صحابہؓ کرام نے جواب دیا، یا رسول اللہ ہم تو مفلس اسی کو سمجھتے ہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو، نہ مال اسباب ہو۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ میری اُمّت میں مفلس وہ ہوگا جو قیامت کے روز میدانِ محشر میں نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا۔ یہ تمام عبادتیں اس نے ادا کی ہوں گی اور اُس کا نامۂ اعمال نوافل اور وظائف سے پُر ہوگا، لیکن نماز روزہ کے باوجود اُس کی اخلاقی حالت یہ ہوگی کہ کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت باندھی ہوگی، کسی کا مال ہضم کرلیا ہوگا۔ کسی کی خونریزی کی ہوگی اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔

یہ شخص مالک یوم الدّین کے دربار میں حاضر ہوگا اور اس پر بہت سے دعوے فوراً دائر ہوجائیں گے۔ ہر ایک شخص جس کا حق مارا تھا یا جس پر ظلم کیا تھا داورِ محشر کے سامنے اپنا مطالبہ پیش کردے گا اس حق اور اس ظلم کا معاوضہ اس کے نیک کاموں سے یعنی نماز روزہ وغیرہ سے ادا کیا جائے گا۔

اب اگر اس کے تمام نیک کام اس معاوضہ کی ادائگی میں ختم ہوگئے تو پھر مطالبہ کرنے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

والوں کے گناہ مطالبہ کرنے والوں کے بجائے اُس شخص کے سر پر ڈال دیے جائیں گے اس کے بعد اُس کو آتشِ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (ترمذی شریف باب ماجاء فی شان الحساب و القصاص ص۶۷، ج۲)

دوسری حدیث میں ہے کہ ہادیٔ برحق رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اُس بندے پر جس کے ذمہ کسی بندے کا جانی مالی یا عزت و آبرو کے سلسلہ کا کوئی حق تھا یہ شخص اس صاحب حق کے پاس پہنچا اور اس سے پہلے کہ اس حق کا مطالبہ ایسی حالت میں کیا جائے کہ اس کے پاس نہ دینار ہو نہ درہم ہو (بلکہ ادائے حق کے لیے سکۂ رائجہ اس کے اعمال ہوں، یعنی اگر اس کے پاس نیک عمل ہوں تو یہ نیک کام اس کے عوض میں دے دیے جائیں اور اگر نیک کام نہ ہوں تو حق والے کے گناہ اس کے سر ڈال دیے جائیں۔) ایسے نازک وقت سے پہلے اُس نے اس حق کو معاف کرا لیا۔ (ترمذی شریف) ص۶۷، ج۲، باب مذکورہ بالا۔

مختصر یہ کہ بندے کا حق نہ خود بخود معاف ہوتا ہے نہ توبہ سے بلکہ معافی کی شکل صرف یہ ہے کہ جس کا وہ حق ہے اس سے معاف کرائے ورنہ قیامت کے روز اس کے نیک کاموں سے یہ مطالبہ ادا کیا جائے گا اور نیک اعمال نہ ہوں گے تو صاحبِ حق کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے۔[۱]

لہٰذا ایک مشفق اُستاذ اور ایک "معلم خیر" کا یہ فرض ہے کہ جس طرح وہ بچہ کو کلمۂ طیبہ

---

[۱] بیشک اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت ہے کہ صاحبِ حق کو کسی اور صورت سے راضی فرما دے کہ وہ مطالبہ بھی نہ کرے اور اس کے نیک کام اس کے پاس محفوظ رہ جائیں اور احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بندوں کے ساتھ ایسا کیا بھی جائے گا۔ مثلاً کسی نے غیر معمولی اخلاص کے ساتھ راہِ حق میں مظالم برداشت کرتے ہوئے جان دے دی اور شہادت کا درجہ حاصل کر لیا تو ہو سکتا ہے کہ اُس کی قربانیوں کے عوض میں خدا اُس کے نیک اعمال محفوظ رکھے اور جن کا کوئی حق اس شہید کے ذمہ ہو اُس کو وہ کسی دوسری صورت سے راضی کر دے مگر ظاہر ہے کہ یہ فضل خداوندی خاص خاص حالات میں خاص خاص شخصیتوں کے ساتھ ہوگا۔ ہر ایک کے لیے یہ خصوصیت نہیں ہوگی، ہر بوالہوس کے لیے دار و رسن کہاں؟ بس عام قاعدہ وہی ہے جو اُوپر لکھا گیا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اسی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

سکھائے، نماز اور ارکانِ نماز کی تعلیم دے ایسے ہی وہ بچّے کے سادہ اور صاف دماغ میں یہ بھی سمودے کہ مُسلمان کی سَب سے بڑی خُوبی یہ ہے کہ اس کے اخلاق اچھے ہوں وہ راست باز ہو۔ صاف گو ہو۔ سچّائی اُس کا طرّۂ امتیاز ہو۔ حیا، شرم بڑوں کی تعظیم، چھوٹوں پر مہربانی، برابر والوں کے ساتھ تہذیب اور آدب کمزوروں کی خدمت، مصیبت زدہ انسانوں کی ہمدردی اُس کا شیوہ ہو، اُس کا ہر ایک معاملہ صاف ہو۔

جھُوٹ، بیہودہ بات، چغلی، گالی گلوچ، بدکلامی، ضد، ہٹ دھرمی وغیرہ بُری باتوں سے اُس کو نفرت ہو۔

جو بچّہ ابھی تعلیم و تربیت کی پہلی منزل میں ہے۔ وہ ان تمام باتوں کو نہیں سمجھ سکتا مگر وہ فطرتاً یہ تمام باتیں کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔

چھوٹا بچّہ۔ جھُوٹ بھی بول لیتا ہے۔ گالی بھی دے دیتا ہے۔ ضد اور ہٹ دھرمی بھی کرتا ہے۔ اُستاد کا یہ فرض ہے کہ جب وہ کوئی بُری بات دیکھے اُس کو سمجھا کر آئندہ کے لیے اُس کو تنبیہ کر دے جس بچّہ میں اچھی باتیں ہوں اُس کی حوصلہ افزائی کرے اور اُس کی اچھی بات کی قدر اُس کے دِل میں بٹھادے۔

اُستاد بچّوں کو یہ ذہن نشین کرائیں کہ جو معاملہ وہ کسی کے ساتھ کریں سچّائی اور صفائی کے ساتھ کریں۔ معلّم صاحب بچّوں سے کہلوائیں اور بار بار کہلا کر یاد کرائیں۔

مُسلمان . . . . سچّا ہوتا ہے۔

مُسلمان . . . . سچ بولتا ہے۔

مُسلمان . . . . جھوٹ کبھی نہیں بولتا

مُسلمان . . . . ایماندار ہوتا ہے۔

مُسلمان . . . . کبھی بے ایمانی نہیں کرتا۔

معلّم صاحب اپنا دستور یہ بنالیں اور یہی بچّہ کو سمجھادیں کہ اگر بچّہ کسی روز دیر سے آئے تو دیر کی جو وجہ ہو وہ سچ سچ بتادے اُس کو معاف کر دیا جائے گا پس اگر وہ یہ بھی کہہ دے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

مَیں اس لیے دیر سے آیا کہ میرا جی نہیں چاہتا تھا یا مَیں سو رہا تھا یا کھیل میں جی لگ رہا تھا تو اُس کو سزا نہ دیں۔

بلکہ معلّم صاحب اس کو ایسی طرح سمجھائیں کہ اُس کو پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ سویرے اُٹھنے کا عادی ہو۔

جُھوٹ یہ ہے کہ بچّہ کھیلنے کی وجہ سے دیر کرے اور اُستاد سے کسی کام کا بہانہ لے دے۔ ایسی صُورت میں بچّہ کو تنبیہہ کریں۔ اگر ضرورت سمجھیں اُسکی ہلکی سی گوشمالی بھی کر دیں۔

معلّم صاحب بچّہ کو سمجھائیں کہ کسی کا پیسہ رکھ لینا۔ کسی کو اچھے پیسہ کے بجائے کھوٹا پیسہ دے دینا۔ کسی کی کوئی چیز چھپا لینا۔ یہ بے ایمانی کی باتیں ہیں بُرے لڑکے ایسا کیا کرتے ہیں اچھا لڑکا کوئی چیز خریدتا ہے تو کھوٹا پیسہ نہیں دیتا۔ کوئی چیز اگر فروخت کرتا ہے تو کم نہیں تولتا۔ خراب چیز نہیں دیتا۔ اگر سودے میں کوئی خرابی ہوتی ہے تو گاہک کو بتا دیتا ہے

معلّم صاحب بچّوں کو یاد کرائیں۔

مُسلمان بچّہ۔ بات کا سچّا وعدہ کا پکّا ہوتا ہے جو بات کہتا ہے سچّی کہتا ہے۔ جو وعدہ کرتا ہے پُورا کرتا ہے۔ جُھوٹی بات نہیں کہتا۔ بُرا وعدہ نہیں کرتا۔ کسی کا حق نہیں مارتا۔ کسی کو دیکھ کر نہیں جلتا، کسی کی بُرائی پیٹھ پیچھے نہیں کرتا۔ اپنا کام محنت سے کرتا ہے، صاف رہتا ہے اور پاکی اور صفائی کو پسند کرتا ہے۔

اچھے اخلاق اور حسن معاملہ کے سَب سے زیادہ مستحق گھر کے آدمی ہیں، یعنی ماں باپ، بہن بھائی اُن کے بعد دوسرے رشتہ دار اور پڑوسی اور پھر دوست احباب اور عام جاننے والے، ملنے جلنے والے جن سے اکثر معاملہ پڑتا ہے۔ پھر عام انسان۔

اس سلسلہ میں قرآنِ پاک اور احادیث مقدسہ کی جو تعلیمات ہیں۔ اُن سے کوئی مسلمان معلّم ناواقف نہیں ہوگا، لہٰذا اس موقع پر اُن کا ذکر کرنا بھی ضروری نہیں ہے، البتّہ چند فقرے جو اس سلسلہ میں قرآن و احادیث کی تعلیمات کا مختصر خلاصہ ہیں۔ درج کیے جاتے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ہیں۔ معلّم صاحب یہ فقرے بچّوں کو بار بار کہلوا کر یاد کرا دیں۔

ماں[1] باپ خوش، تو اللہ میاں بھی خوش۔

ماں باپ ناراض تو اللہ میاں بھی ناراض۔

ماں باپ کی بات مانو، جو وہ کہیں وہ کرو۔

جس بات سے منع کریں وہ مت کرو۔

جو کپڑا پہنائیں اس کو پہنو۔

جو کھانے کو دیں اُسے کھالو۔

خدمت کرو۔

بڑوں[2] کا ادب کرو، چھوٹوں سے محبّت کرو۔

سب[3] سے بڑے گناہ تین ہیں۔

اللہ کا شریک ماننا۔

ماں باپ کی نافرمانی۔

جھوٹی گواہی۔

معلّم صاحب بچّوں کو سمجھائیں کہ ماں باپ کی طرح اُستاد کا ادب بھی ضروری ہے

اُستاد روحانی باپ ہے، ماں باپ کھانے پہننے کا انتظام کرتے ہیں۔

اُستاد بچّہ کو ادب اور تہذیب سکھاتا ہے۔

ماں باپ بچّہ کی شکل و صورت سنوارتے ہیں۔

اُستاد بچّہ کی سیرت دُرست کرتا ہے۔

ماں، باپ بچّہ کی پرورش بچپن میں کرتے ہیں تاکہ بڑا ہو کر وہ اُن کی خدمت کرے۔

اُستاد بچّہ کا مستقبل دُرست کرتا ہے۔

اُستاد بچّہ کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر ماں باپ کی خدمت کر سکے۔

---

[1] ترمذی شریف، ص۱۲ ج۲، [2] ترمذی شریف ص۲۳ ج۲، [3] ترمذی شریف ص۱۲ ج۲۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

اُستاد بچّہ کو اس قابل بناتا ہے کہ لوگ اس کی عزّت کریں اور وہ بہت بڑا آدمی بن سکے۔

معلّم صاحب بچّہ کو یہ سمجھائیں کہ :

محلّہ کے بڑے آدمیوں کا اَدب کرو۔ جَب وہ سامنے آئیں اُن کو سلام کرو۔

جَب گھر میں جاؤ سلام کرو، بہن بھائیوں کو تنگ مَت کرو۔

کسی کی چیز مَت لو۔ بڑے بھائی بہن کا اَدب کرو۔

چھوٹے بہن بھائی کو کھلاؤ، مگر رولاؤ نہیں، اُن کو محبّت سے رکھو۔

پڑوس کے بچّوں کو بُرا بھلا مت کہو۔ گالی مت دو۔ گالی دینا بُری بات ہے۔ شریف بچّے گالیاں نہیں دیتے۔

معلّم صاحب بچّوں سے بار بار کہلوائیں۔

اچّھا بچّہ، با اَدب ہوتا ہے۔ بڑوں کا اَدب کرتا ہے۔ ماں باپ کا کہنا مانتا ہے۔ بہن بھائیوں کو تنگ نہیں کرتا۔ کسی کی چیز نہیں چھینتا، کسی کو گالی نہیں دیتا۔

سوالات :

مُسلمان کیسا ہوتا ہے۔

مُسلمان کیا نہیں کرتا۔

ماں باپ کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔

سَب سے بڑے گناہ کیا ہیں۔

اُستاد کا اَدب کتنا کریں۔

اچّھا بچّہ کیسا ہوتا ہے۔

اچّھا بچّہ کیا نہیں کرتا۔

اُستادوں کا کیوں اَدب کریں۔

بڑوں کے ساتھ کیا کریں۔

چھوٹوں کے ساتھ کیا کرنا چاہیے

toobaa-elibrary.blogspot.com CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ

(۷)

تہذیب

رہن سہن اور آدابِ مجلس

اسلام ایک مکمّل مذہب ہے اُس نے جس طرح عبادات اور اخلاق کی تعلیم دی ہے۔ ایسے ہی زندگی کے ہر شعبہ میں اُس کی تعلیمات موجود ہیں۔ انھیں تعلیمات کے مجموعہ کا نام تہذیب' اسلام ہے۔ ہر ایک ماں باپ اور ہر ایک مشفق اُستاذ کا فرض ہے کہ وہ بچّوں کو اسلامی تہذیب سے مہذّب اور مزیّن کرلے۔

رہن سہن، یعنی معاشرت کے آداب اور آدابِ مجلس تفصیل کے ساتھ پیش کرنے کا یہ موقع نہیں ہے پہلے درجہ کے بچّے اس تفصیل کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ابتدا میں تو ایک معلّم خیر کا یہ فرض ہے کہ بچّوں کو سلام[1] کا عادی بنایئے۔

آپ دو بچّوں کو کھڑا کر کے سلام کی مشق اس طرح کرایئے کہ ایک بچّہ کہے۔ السّلام علیکم۔

دوسرا بچّہ جواب دے وعلیکم السّلام[2] ورحمۃ اللہ

پہلا بچّہ: مزاج شریف

دوسرا بچّہ: الحمد للہ

---

[1] احادیث میں سلام کی بہت تاکید آئی ہے۔ ایک موقع پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اسلام کی تعریف ہی یہ فرمائی ہے۔ غریبوں کو کھانا کھلانا۔ سلام کو رواج دینا اور ایسے وقت نماز پڑھنا کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (یعنی نماز تہجد ادا کرنا) (ترمذی شریف) اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اہمیّت غریبوں کو کھلانے اور آخیر وقت میں نماز تہجد کو حاصل ہے۔ وہی اہمیّت سلام کو بھی حاصل ہے۔

[2] اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جب تم کو سلام کیا جائے تو اُس کا جواب اس سے بہتر دو، ورنہ اس جیسا ہی جواب دے دو۔ اس بنا پر علماء کرام کا فیصلہ ہے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے اور مستحب یہ ہے کہ فقط وعلیکم السّلام نہ کہا جائے بلکہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کا بھی اضافہ کر دیا جائے۔ محمّد میاں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

آپ بچوں کو اس کا عادی بنائیے کہ جب وہ مکتب میں آئیں تو سلام کریں۔ جب مکتب سے جائیں تب سلام کریں۔ گھر میں پہنچیں تو سب کو سلام کریں۔ جب گھر سے آئیں تو سلام کر کے آئیں۔ راستہ میں جس سے ملیں سلام کریں۔

آپ بچوں کو اس کا عادی بنائیے کہ مکتب سے جب وہ جائیں تو اجازت لے کر جائیں اور جب کسی کے مکان میں جائیں تو سلام اور اجازت لے کر داخل ہوں جب رخصت ہوں تو اوّل اجازت لیں پھر سلام کر کے رخصت ہوں۔

آپ بچوں سے نیچے لکھے ہوئے جملے پڑھوائیے اور بار بار کہلوائیے۔

مسلمان بچہ باادب ہوتا ہے۔ وہ ہر ایک کو سلام کرتا ہے۔ جب مکتب میں آتا ہے، سب کو سلام کرتا ہے جب مکتب سے جاتا ہے تو پہلے اجازت لیتا ہے۔ پھر سلام کرتا ہے۔ گھر میں پہنچتا ہے تو سب کو سلام کرتا ہے۔ کسی کے گھر جاتا ہے تو پہلے اجازت لیتا ہے پھر سلام کرتا ہے جب واپس ہوتا ہے تو پہلے اجازت لیتا ہے۔ پھر سلام کرتا ہے۔

سلام کا عادی بنانے کے ساتھ آپ اس کا بھی عادی بنائیے کہ

(۱) پکارنے پر ادب سے جواب دیں۔ مثلاً جی۔ یا جناب کہہ کر جواب دیں۔

(۲) گفتگو میں مہذب الفاظ استعمال کریں۔ مثلاً تشریف لائیے، تشریف رکھیے، فرمائیے آپ کا اسمِ گرامی، جناب کا مزاج شریف، جناب کا دولت خانہ وغیرہ۔

(۳) جب کوئی شخص کچھ کام کر دے تو اس کو "جزاک اللہ" کہیں، مثلاً کسی نے پانی پلایا تو اس کو "جزاک اللہ" کہیں۔

(۴) آپس میں گفتگو کے وقت دوسرے کی بات نہ کاٹیں، کوئی ایسی بات نہ کہیں جو تہذیب اور شائستگی سے گری ہوئی ہو۔

(۵) شور شغب اور فضول باتیں نہ کریں۔

کھانے پینے کے آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت مبارکہ نے کھانے پینے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

کے جن آداب کی تعلیم دی ہے اُن کو دوسری کتابوں میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ معلّم صاحب ابتدا میں بچّوں کو چند چیزیں بتا دیں۔ مثلاً

کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئیں۔

جَب کھانا شروع کریں تو "بسم اللہ" کہیں۔

داہنے ہاتھ سے کھائیں اپنی طرف سے کھائیں۔ پلیٹ کے بیچ میں سے سالن نہ لگائیں چھوٹا لقمہ لیں۔ خُوب چبائیں، چبانے کے وقت چپڑ چپڑ نہ کریں، یعنی اس طرح نہ چبائیں کہ آواز ہو۔ اُنگلیاں سالن میں نہ سانیں۔

کھانا زیادہ نہ کھائیں۔ جَب بُھوک لگے تب کھائیں۔

کوئی دوسرا بچّہ آجائے تو اُس کو بھی ساتھ کھانے کے لیے بُلائیں۔

اگر کوئی کھانا کھا رہا ہو تو اُس کو نہ تکیں۔

جب کھانا کھا چکیں تو "الحمد للہ" کہیں۔ پھر ہاتھ دھوئیں۔ کلّی کریں اور مسواک کریں۔

پانی پیتے وقت بیٹھ جائیں۔ اطمینان سے پانی پئیں۔ داہنے ہاتھ میں برتن سنبھالیں۔

جَب پانی پینا شروع کریں تو "بِسم اللہ" کہیں۔ تین دفعہ کر کے پانی پئیں۔ سانس لینا ہو تو برتن کو مُنہ سے ہٹا کر سانس لیں۔ پھر پانی پئیں۔ جب پانی پی چکیں تو کہیں "الحمد للہ" اگر کسی نے پانی لاکر دیا ہے تو اُس سے کہیں "جزاک اللہ"

قوّتِ گویائی

اپنے الفاظ میں مفہوم ادا کرنا

پہلے سال میں قوّتِ گویائی اور اظہار مافی الضمیر کی بھی پہلی منزل طے کرائی جاتے۔

جس کی صُورتیں یہ ہیں۔

① مشق کے دلچسپ طریقے، بچّوں کو کام میں لگاتے رکھنے کے طریقے، تعلیمی کھیل جو پہلے بیان کیے گئے ہیں یا تعلیمی کارڈ، کے باب میں آگے درج ہیں۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

پاکی، صفائی، اخلاق اور تہذیب وغیرہ کے سلسلہ میں جو بہت سے سوالات تحریر کیے گئے ہیں، اُستاذ بچّوں سے یہ سوالات کریں اور بچّے جواب دیں۔

بچّے آپس میں بطور مکالمہ یہ سوالات کریں اور جواب دیں اس طرح قوّت گویائی یعنی دل کی بات زبان سے ادا کرنے کی قوّت پیدا ہوگی۔

(۲) دینی تعلیم کے پہلے رسالہ میں سبقوں کے خاتمہ پر سوالات لکھے گئے ہیں، اُستاذ وہ سوالات بچّوں سے حل کرائیں یا بچّے آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں اور جواب دیں۔

اس طرح اظہار مافی الضمیر، کی طاقت پیدا ہوگی جو خطابت اور قُوّتِ گویائی کی پہلی منزل ہوگی البتّہ یہ ضرور خیال رکھا جائے کہ بچّوں کے جواب دینے کا طریقہ ایسا ہو جیسا کسی سوچی سمجھی بات بیان کرنے کا ہوتا ہے۔ طوطے کی رَٹ نہ ہو کہ بلا سوچے سمجھے لکھے ہُوئے الفاظ سُنا دیے جائیں۔

(۳) اس کی بھی کوشش کی جائے کہ مجمع میں بول سکنے کا حوصلہ پیدا ہو۔ اس کی صُورت یہ ہے کہ ہفتہ واری جلسہ میں درجۂ اوّل کے کسی بچّہ سے کوئی سورت پڑھوائی جائے۔

دینی تعلیم کے رسالہ میں کئی نظمیں ہیں اُن میں سے کوئی نظم پڑھوائی جائے۔ اگر حفظ یاد نہ ہو تو ایک دو مرتبہ کتاب دیکھ کر پڑھوائی جائے۔

ضروری اطلاع مکتب یا مدرسہ کے ہفتہ واری جلسوں کا طریقہ اُن کے پروگرام، اُن کے لیے مضامین وغیرہ رسالہ "طریقۂ تقریر" میں تفصیل کے ساتھ درج کر دیے گئے ہیں۔ اُستاذ صاحبان اور مدارس و مکاتب کے ذمّہ دار حضرات "طریقۂ تقریر" کے دونوں حصّے ملاحظہ فرما کر اپنے مکتب و مدرسہ میں اُن کو رائج فرمائیں۔

قُوّتِ گویائی اور تقریر کی مشق کے علاوہ ان رسالوں کا مقصود یہ بھی ہے کہ اسلامی عقائد اور عبادات وغیرہ سے متعلّق دلائل، آسان اور عام فہم انداز میں بچّوں کے ذہن نشین ہوں اور اُن کے دماغ ابتدا ہی سے دینی اُصول پر غور و فکر اور دینی تربیت کے سانچوں میں ڈھلنے شروع ہو جائیں۔ (واللہ الموفق وھو المستعان)

○

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

درجہ دوم

○

مقاصد:

○ عقائدِ اسلام سے اجمالی واقفیت۔
○ وضو اور نماز سے واقفیت اور اُن پر عمل۔
○ صاف ستھرا رہنے کا احساس
○ بڑوں کا ادب، خدا کی مخلوق پر رحم، زبان کی حفاظت اور سچائی کی خوبی کا احساس۔
○ مجلس میں یا کہیں بھی ملاقات، یا بات چیت کے وقت ادب و تہذیب کا احساس
○ اُردو رواں پڑھ سکنا اور جملے لکھ سکنا۔

تعلیم و تربیت کی کامیابی یہ ہے کہ اس سال بچّہ میں مذکورہ بالا صلاحیتیں پیدا ہو جائیں۔

نصاب

قرآن شریف
الف: ناظرہ — تصحیح مخارج کے ساتھ چار پارے
ب: حفظ — لم یکن تک۔

عقائد: کلمۂ شہادت حفظ مع ترجمہ و تشریحات

عبادات: وضو اور نماز کا طریقہ، علمی اور عملی طور پر

سیرت: آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مکّی زندگی اور نبوّت کا ابتدائی دور۔

اخلاق: خلقِ خدا پر رحم، سچ اور جھوٹ کی تمیز، سچّائی کی خوبی، جھوٹ کی خرابی۔

تہذیب: بدن، کپڑوں، استعمال کی چیزوں، بیٹھنے اور رہنے کی جگہ کی صفائی، مسواک کے فوائد، مجلسی آداب، ملاقات اور بات چیت کے آداب اچھے اور بُرے کھیل۔

طریقہ تعلیم و تربیت

① سبق کا ایک ایک لفظ تختہ سیاہ ورنہ سلیٹ پر لکھتے رہیے اور بچّوں سے کہلواتے رہیے۔ پھر پورا جملہ ملا کر کہلوائیے اس کے بعد کتاب سے ملا کر کہلوائیے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

(۲) مشق کے لیے دلچسپ صورتیں تجویز کیجیے جن میں بچّوں کا خواہ مخواہ دل لگے۔ مثلاً

(الف) تختۂ سیاہ پر ورنہ سلیٹ پر بچّوں کی استعداد کے مطابق الفاظ یا جُملے لکھ دیجیے۔ پھر کوئی سا ایک لفظ یا جُملہ پڑھ کر دریافت کیجیے کہ بتاؤ یہ لفظ یا جُملہ کہاں ہے جو پہلے بتائے گا وہ میری کہلائے گا۔

(ب) کسی کتاب کا جس کا خط باریک نہ ہو، ایک صفحہ بچّے کے سامنے رکھ دیجیے اور بچّہ سے پُوچھیے کہ اس صفحہ میں کون کون سا لفظ پڑھ سکتے ہو۔

(ج) کسی کتاب کا جس کا خط باریک نہ ہو ایک صفحہ بچّہ کے سامنے رکھیے اور کوئی لفظ مثلاً "ہے" یا "تھا" معین کر کے دریافت کیجیے کہ اس صفحہ میں "ہے" کہاں کہاں آیا ہے کُل کتنی جگہ آیا ہے یا کوئی جملہ پڑھ کر پُوچھیے کہاں ہے۔

(د) ایک ناتمام جُملہ سلیٹ یا تختۂ سیاہ پر لکھ کر بچّوں سے کہیئے کہ ایسا حرف یا لفظ لکھیں جس سے یہ جُملہ پُورا ہو جائے یا بامعنیٰ ہو جائے۔

مثلاً کہا جائے "یہ ... کی کتاب ہے" بچّوں سے کہا جائے کہ نقطوں کی جگہ کوئی لفظ لکھو جس سے یہ جُملہ بامعنیٰ ہو جائے بچّے کسی کا نام لکھیں گے۔

یا مثلاً یہ لکھا جائے "میرا بھائی آج ... بچّوں سے کہا جائے کہ نقطوں کی جگہ ایسا لفظ لکھو جس سے یہ جملہ پُورا ہو جائے۔ بچّے لکھیں گے "آیا ہے" یا "گیا ہے"۔

(ھ) اُستاذ بچّوں سے کہیں میں سبق پڑھتا ہوں تم سُنو اور میری غلطی نکالو۔ پھر اُستاذ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جائے۔ درمیان میں کوئی لفظ غلط پڑھ جائے یا چھوڑ دے۔ بچّے فوراً ٹوکیں کہ غلط پڑھا ہے یا چھوڑ دیا ہے۔

(۳) لکھائی کے لیے اس سال کے شروع میں پہلے سال کا طریقہ ہی اختیار کیجیے یعنی تختۂ سیاہ پر چاک سے یا سلیٹ پر موٹی پنسل سے لفظ اور چھوٹے چھوٹے جُملے کھلے کھلے لکھ دیجیے اور بچّوں سے کہیئے کہ تختی پر اس کی نقل کریں، آپ لکھنے کے وقت بچّوں کو سمجھاتے رہیں کہ قلم کس طرح پکڑا جائے اور اُس کی گردش کس طرح ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

④ بچّے کچھ ترقّی کر جائیں تو کاپی سلپ سے مشق کرائیے، لیکن کاپی سلپ وہ منتخب کیجیے جس میں دینی عقائد یا اخلاق و تہذیب سے متعلّق آسان جملے ہوں۔

حرفوں کے چھوٹے بڑے خاندان اور اُن کی خصلتیں

اُردو عربی رسم خط میں ہر جگہ پُورے پُورے حرف نہیں آتے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حرفوں کے ٹکڑوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً پُورا (ن) لکھنے کے بجائے ایک دندانہ بنا کر اُس پر نُقطہ لگا دیا جاتا ہے اور اُس کو (ن) پڑھا جاتا ہے تو اس سے اگرچہ وقت اور کاغذ دونوں کی بچت ہوتی ہے اور ایک طرح (شارٹ ہینڈ) مختصر نویسی کی سہولت میسّر آجاتی ہے کہ تھوڑے سے وقت اور تھوڑی سی جگہ میں بہت بہت زیادہ لکھا جا سکتا ہے، مگر ابتدا میں یہ بات یاد رکھنی بہت ہی مشکل ہوتی ہے کہ کونسا حرف کٹے گا، کونسا نہیں کٹے گا اور جو حرف کٹنے والے ہیں وہ کہاں کٹیں گے کہاں نہیں کٹیں گے۔

ایک گُر یہ دشواری ایک معمولی گُر سے حل ہو جاتی ہے۔ یہ گُر ہمارے کرم فرما۔ جامعہ ملّیہ کے پُرانے اُستاذ، عبد الغفار صاحب مدھولی کا عطیہ[1] ہے جو علمی ہدیہ کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے تا کہ اساتذہ اور معلّم صاحبان اس سے فائدہ اُٹھا سکیں اور بچّوں کو بھی سہولت اور آسانی میسّر آجائے۔

تشریح اور طریقۂ تعلیم اُستاذ صاحبان ایک کہانی کے طور پر بچّوں کو سمجھائیں کہ جب یہ حرف جنم لے رہے تھے تو اُسی وقت قدرتی طور پر دو خاندانوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ ایک خاندان کے حرف کم ہیں مگر وہ اپنے غرور، تکبّر اور تنہا پسندی میں بڑھے ہُوئے ہیں اور اس لیے وہ اپنے آپ کو بڑے خاندان کا فرد سمجھتے ہیں اور دوسرے خاندان کے افراد زیادہ ہیں مگر نہایت مسکین طبع، ملنسار، ایک دوسرے کے ہمدرد اور ایک

---

[1] جنوری ۱۹۵۷ء میں دینی تربیتی مرکز جمعیۃ علماء ہند کی جماعت کو خطاب کرتے ہُوئے مدھولی صاحب نے ایک تقریر فرمائی تھی جو روزنامہ الجمعیۃ میں بھی شائع کرا دی گئی تھی۔ یہاں اسی تقریر کے اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے والے، صرف اتنا چاہتے ہیں کہ اگر اُن کو جگہ مل جائے تو وہ پھیل جائیں۔ اور جگہ نہ ملے تو سُکڑ سکتے ہیں حتّٰی کہ صرف اپنے چہرے کو باقی رکھ کر باقی تمام بدن کو بھی کہیں الگ ڈال سکتے ہیں۔

پُورا حرف پُورا جسم مانا جاتا ہے اور اس کا چہرہ وہ ہے جس سے اُس کو پہچانا جا سکے۔

مثلاً ج کا پُورا جسم یہ ہے جس میں نیچے دامن بھی پھیلا ہُوا ہے اور اس کا چہرہ صرف ج ہے۔ اَب بطور اختصار یہ خیال فرمائیے کہ بڑے خاندان کے حروف کی دو عادتیں ہیں اور ایسے ہی دو عادتیں چھوٹے خاندان کے حروف کی بھی ہیں، مگر وہ بالکل اُلٹ ہیں یعنی بڑے خاندان کے حروف کی جو عادتیں ہیں اس کے برعکس چھوٹے خاندان کے حرفوں کی عادتیں ہیں۔

آپ صرف ایک خاندان کی دو عادتیں ذہن نشین کر لیجیے۔ دوسرے خاندان کی دونوں عادتیں خود بخود ذہن نشین ہو جائیں گی۔ کیونکہ وہ اُس کی اُلٹ ہیں۔

بڑے خاندان کے حروف کی عادتیں یہ ہیں

(۱) ہمیشہ پُورے لکھے جائیں۔

(۲) ہمیشہ الگ رہیں۔

یعنی اُن کا فخر و غرور اس کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کے ساتھ رہیں۔ کسی کے ہم آغوش و ہمکنار ہوں وہ یہاں تک تنہا پسند ہیں کہ ہر ایک اپنی کوٹھی الگ بناتا ہے۔

اُن کی خود غرضی یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ وہ پیچھے والے حرف کا سہارا تو لیتے ہیں مگر اپنے آگے کسی کو برداشت نہیں کر سکتے اگر کوئی آنا بھی چاہے تو ٹھوکر مار کر الگ کر دیتے ہیں۔

یعنی اپنے سوا سب حرفوں کو وہ اپنا خادم سمجھتے ہیں کہ پیچھے اگر رہے تو اُس پر کمر تو لگا لیتے ہیں۔ سہارا لینے کے لیے اس پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں، لیکن آگے اگر کوئی آئے یہاں تک کہ خود اُن کے خاندان کا بھی کوئی حرف اگر آئے تو اس کو بھی ایسے ہی غرور اور تکبّر سے وہ دھکیل دیتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

## چھوٹے خاندان والے حروف کی عادتیں	پہلی دونوں عادتوں کے برعکس ہیں۔ ① یعنی پُورا لکھنا ضروری نہیں کوئی بھی حصّہ

آجاتے تو اُس پر صبر کر لیتے ہیں۔

② الگ رہنے کے بجائے مل جل کر اور ایک دوسرے سے ہمکنار و ہم آغوش ہو کر رہتے ہیں صرف چہرہ آجائے تو اُسی پر راضی ہو جاتے ہیں، البتہ اگر کنارہ مل جائے تو پھیل کر پُورے جسم کا لانا اپنا جائز اور قانُونی حق سمجھتے ہیں۔

اب آیئے ان دونوں خاندانوں کے افراد سے تعارف کرائیں، مگر ایک خاص مصلحت سے ہم بڑے خاندان کے افراد کو دو خانوں میں تقسیم کیے دیتے ہیں۔ پہلے اُن کو بغور ملاحظہ فرمالیجیے پھر مصلحت بھی بیان کر دی جائے گی۔

تعارف کے لیے بھی آپ لفظ "اُردو" ذہن نشین کیجیے اور یہیں سے تعارف شرُوع کیجیے۔

بڑے خاندان کے حروف

خانہ(۱)	خانہ(۲)
ا ر د و	ط ظ
اور پھر اُن کے ہم شکل یعنی	بھ پھ چھ تھ
ڑ ز ژ ۔ ڈ ذ	
پھر ہ بھی انھیں میں شامل کر لیجیے	وغیرہ

ان کے علاوہ باقی سب حروف چھوٹے خاندان کے حروف ہیں دیکھیے شناخت کیجیے۔

ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ ۔س ش ص ض ع

غ ف ق ک گ ل م ن ہ ی ـــــــے۔

اب کوئی لفظ پیش کیجیے اور ان حرفوں کی خاندانی عادتوں کا تجربہ کر لیجیے۔ مثلاً

① شبنم، اس میں سب چھوٹے خاندان کے حروف ہیں۔ جنھوں نے صرف اپنے چہروں کے آنے پر رضامندی دے دی باقی جسم اُن کے کاٹ دیے گئے، البتہ م کو کنارہ مل گیا تو اُس

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

نے اپنا جسم باقی رکھا اور خالی جگہ میں پھیل گیا۔

۲ **برتن**۔ یہاں بڑے خاندان کا را تھا۔ اُس نے بحیثیت خادم ب کو پیچھے تو لے لیا مگر ت جو آگے آرہا تھا اُس کو جھڑک کر الگ کر دیا۔

باقی حروف چھوٹے خاندان کے ہیں وہ صرف اپنے چہروں کی نمائش میں راضی ہو گئے، البتہ حسنِ اتّفاق کہ ن کو کنارہ مل گیا وہ پھیل پڑا۔

۳ **خرگوش**۔ یہاں را اور و بڑے خاندان کے حرف ہیں۔ اُنھوں نے اپنے تابع میں تو خ اور گ کو لے لیا مگر ش آگے آرہا تھا اُس کو ٹھوکر مار کر الگ کر دیا، لیکن را کی نارافنی ش کو مُبارک ہُوئی اُس کو کنارہ مل گیا، وہ پُورا پھیل پڑا، اور خُدا کا شُکر ادا کیا۔ تم روٹھے ہم چھوٹے۔

۴ **ادرک اُردو**۔ ان میں آپ بڑے خاندان کے حروف کی خصلتیں ملاحظہ فرمائیے۔ پُوری طرح نمودار ہیں۔ سب حروف بڑے خاندان کے ہیں تو سب الگ الگ۔ نہ ملنا گوارا نہ ایک جگہ رہنا پسند اور یہاں ایک دوسرے کو تابع بھی نہیں بنا سکتا۔ لہٰذا نہ کوئی پیچھے سے مل سکا نہ آگے سے۔

بڑے خاندان کے دوسرے خانے کے حروف

البتہ بڑے خاندان کے دوسرے خانے کے حروف میں اتنی سنجیدگی اور اتنی برداشت ضرور ہے کہ اپنے بعد بھی لفظ کو ملا لیتے ہیں ٹھوکر مار کر جُدا نہیں کرتے، البتہ اس کے لیے کبھی آمادہ نہیں ہوتے کہ اپنے جسم کا کوئی حصّہ گھٹا دیں۔ جہاں بھی تشریف فرما ہونگے پُورے جسم۔ پُورے شکم مُبارک اور پُوری کلغی کے ساتھ۔ مثلاً طَمَنچہ۔ ط کا تعلق بڑے خاندان کے دوسرے خانہ سے ہے اُس نے گھٹنا تو پسند نہیں کیا، البتہ بعد کے چھوٹے بھائیوں کو ملا لیا اور اُن کو ساتھ بیٹھنے کی اجازت دے دی۔

ایسے ہی طبلق ظلوم ظلمت وغیرہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

خلاصہ

بڑے خاندان کے پہلے خانہ کے حروف

ا ر د و ڑ ز ژ ۔ ڈ ۔ ذ

عادتیں، چھوٹے خاندان کا کوئی حرف پیچھے آجائے تو اس پر تکیہ ضرور لگالیتے ہیں، مگر اپنے بعد کسی کو گوارا نہیں کرتے اور یہ تو کسی حال میں بھی گوارا نہیں کہ اُن کے جسم میں کوئی فرق آجائے جہاں تشریف رکھتے ہیں پُورے جسم اور پُورے ڈیل ڈول کے ساتھ۔

بڑے خاندان کے دوسرے خانے کے حروف (ط ظ)

عادتیں۔ اس پر اصرار رہتا ہے کہ جسم میں کوئی کمی نہ آئے جسم کا کوئی حصّہ جدا کرنا منظور نہیں خواہ خود ختم ہو جائیں۔ مگر اتنی نرمی ضرور ہے کہ بعد کے حرف کو پاس بیٹھنے کی اجازت دے دیتے ہیں اگر وہ پاس بیٹھنا اور ملنا چاہے۔ (یعنی اگر چھوٹے خاندان کا حرف ہو) کیونکہ بڑے خاندان کا حرف تو پاس بیٹھنا گوارا ہی نہیں کرے گا۔

چھوٹے خاندان کے حروف

عادتیں، مِل جُل کر رہتے ہیں۔ صرف چہرے کی نمائش پہ راضی ہو جاتے ہیں، البتہ اگر کنارہ مل جائے تو پُورا جسم لے آتے ہیں۔

لکھائی کے متعلّق ضروری ہدایتیں

اس درجہ میں بچّوں کو لکھائی شروع کرائی جائے یہ باتِ تو اب بھی کہی جاتی ہے کہ حُسنُ الخطِ مِنْ حُسنِ الحظِّ یعنی خط کا پاکیزہ ہونا بھی خوش نصیبی ہے مگر عملی طور پر حُسنِ خط کی وہ اہمیت باقی نہیں رہی جو پہلے تھی اور اگر ٹائپ کا رواج کچھ اور بڑھ جائے تو شاید اتنی اہمیّت بھی باقی نہ رہے مگر یہ درحقیقت بدقسمتی ہوگی کہ ہم مشین کے اتنے محتاج ہو جائیں کہ علم وفضل کے زیور (تحریر) کو کھو بیٹھیں۔ ترقی ٹائپ کے دَور میں بھی اتنا تو ضرور ہونا چاہیے کہ ہماری لکھائی میں صفائی اور تیزی کے ساتھ حروف میں یکسانیت اور ہمواری قائم رہے اور الفاظ کے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

درمیان مناسب فاصلہ رکھنے کا ڈھنگ آجاتے۔ بہرحال لکھائی اور خط کو بہتر بنانے کی کوشش تعلیم کا اہم جزہے جو کسی طرح نظرانداز نہیں کیا جاسکتا، البتہ لکھائی سکھانے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اقتباس ضرور پیشِ نظر رہنے چاہییں۔

(۱) لکھنے کا عمل، بیٹھنے کا ڈھنگ، ہاتھ کے پٹھوں، اُنگلیوں اور بازوؤں کے نچلے حصّے کی حرکت پر منحصر ہے۔ بیٹھنے کے طریقہ پر توجّہ نہ دینے سے بہت بڑا جسمانی نقصان ہوسکتا ہے خراب نشست سے ریڑھ کی ہڈّی ترچھی اور بینائی کمزور ہوجاتی ہے۔ لکھائی کے وقت بچّوں میں سیدھے بیٹھنے کی عادت ڈالنی چاہیے اور لکھنے کی تختی یا کاغذ کو آنکھ سے تقریباً ایک فٹ کے فاصلے پر رکھنا چاہیے۔

(۲) لکھنا پڑھنے کے ساتھ ساتھ سکھایا جاسکتا ہے۔ شروع میں ریت پر اُنگلی سے یا تختی پر کھریا سے لکھانا چاہیئے کیونکہ تختی یا کاغذ پر لکھنے میں بہت ہی نازک پٹھوں کا استعمال ہوتا ہے جن پر شروع میں بچّوں کو قابو نہیں ہوتا۔ وہ قدرتاً اس وقت اس قسم کے باریک کام کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ جب بڑے پٹھوں کے استعمال سے لکھنے میں کچھ مہارت ہوجائے تو اُستاذ تختی یا کاغذ پر حروف کے نقش بنا کردے جن میں بچہ قلم یا بُرش سے رنگ بھر کر اُنگلیوں اور ہاتھ کے نازک پٹھوں کو کام میں لائے۔ بعدازاں تختی موٹے قلم سے لکھوانا چاہیے اور سب سے آخر میں کاغذ پر قلم یا پنسل سے لکھنے کی اجازت دینی چاہیے۔

(۳) اُستاذ صاحبان جب دوسرے سال کے شروع میں بچّوں کو دینی تعلیم کا رسالہ ۲ مرتب و منظور کردہ جمعیتہ علماء ہند و دینی تعلیمی بورڈ، پڑھانا شروع کریں تو وہ خود رسالہ ۳ ملاحظہ فرمالیں اور اُس کے مضامین ذہن نشین کرکے فرصت کے وقت بچّوں کو زبانی بتاتے رہیں اور اُن پر پابندی کے ساتھ عمل کراتے رہیں۔ تاکہ شروع سال سے ہی تربیت بھی ہوتی رہے اور جب بچہ ۳ شروع کرے تو عمل میں پختگی پیدا ہو اور سبقوں کے سمجھنے، یاد کرنے اور اُن کی یاد کو ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھنے میں بھی سہولت میسّر آئے۔

(۴) مکتب کے ہفتہ واری جلسہ میں اس درجہ کے بچّہ سے رسالہ ۱ کی کوئی نظم یا ۳ کا کوئی

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

مضمون پڑھوایا جائے یا مکالمہ کرایا جائے۔تفصیل طریقہ تقریر ۲٫۱ میں ملاحظہ فرمائیے۔

⑥ درجۂ اوّل کے طریقہ تعلیم کے تحت قوتِ گویائی کے متعلق جو باتیں لکھی گئی ہیں اُن کا اجراء کرایا جائے۔

⑦ بچّہ کی عمر سات سال ہو چکی ہے اُس کو نماز کا عادی بنائیے۔

درجۂ سوم

مقاصد

- عقائدِ اسلام کی کسی قدر تفصیل۔
- نماز کی عادت
- دوسروں کے حقوق اور اپنی ذمّہ داریوں کا ابتدائی تصوّر۔
- ادب اور تہذیب کے لحاظ سے سلیقہ مندی
- نوشت و خواند کا مناسب سلیقہ

اس سال بچّہ میں مندرجہ بالا خصُوصیات پیدا کرائی جائیں۔

نصاب

قرآن حکیم	ناظرہ : تصحیح مخارج کے ساتھ پندرہ پارے مکمّل
	حفظ : نصف پارہ عمّ

عقائد : ایمان مفصّل مع تشریحات۔

عبادات : وضو، غسل اور نماز کے ضروری احکام۔

سیرت : مکّہ معظّمہ کی زندگی، ہجرت اور وجوہات ہجرت۔

اخلاق : حقوق، خدمت خلق کی صُورتیں، بزرگوں کا ادب و احترام، حُسنِ سلوک، ایفاء عہد، کفِ لسان (بُری باتوں سے زبان روکنا)

تہذیب : آدابِ ملاقات، بات چیت کے آداب، مجلسی آداب، کھانے پینے کے آداب۔

اُردو : املا کی مشق اور غیر درسی آسان کتابوں کا مطالعہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

طریقۂ تعلیم

① بچّے اپنا سبق کتاب میں رواں پڑھ سکیں گے لہٰذا تختۂ سیاہ یا سلیٹ پر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، البتّہ مشکل الفاظ اور اُن کا ترجمہ تختۂ سیاہ پر لکھ دیا جائے۔ بچّے اُن کو اپنی کاپیوں میں نقل کرلیں یا تختۂ سیاہ پر ہی یاد کرلیں۔

② سبق کے مناسب کچھ اور باتیں بھی جو اُستاذ صاحبان کو یاد ہوں یا حاشیہ سے معلوم ہوں بچّوں کو سمجھا دیں۔ تاکہ اُن کے ذہن آشنا ہو جائیں ایسی باتوں کو رٹوانے کی کوشش بچّوں کے لیے غیر مناسب بار ہوگی۔

③ اسلامی اخلاق اور تہذیب سے متعلّق جو باتیں اس سال پڑھائی جائیں گی (جو دینی تعلیم کے رسالہ ۶ میں بیان کی گئی ہیں) اُستاد صاحبان اُن کو شروع سال سے ہی زبانی بتاتے رہیں اور بچّوں سے اُن پر عمل کراتے رہیں۔

④ مضامین کو ذہن نشین کرانے، دماغوں کی دینی تربیت اور قوّتِ گویائی پیدا کرنے کے لیے اُن ہدایات پر عمل کیا جائے جو رسالہ طریقۂ تقریر حصّہ اوّل میں تیسری جماعت کے زیرِ عنوان بیان کی گئی ہیں۔

⑤ بچّوں کو پابندی نماز با جماعت کا عادی بنایا جائے۔

⑥ املاء کے سلسلہ میں حرفوں کی برادری کا سسٹم سمجھانا دلچسپ بھی ہوگا اور مفید بھی۔ اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

درجۂ چہارم و پنجم

مقاصد

○ عقائدِ اسلام کے دلائل اور شکوک و شبہات کا ازالہ

○ پنج وقتہ نماز با جماعت کی عادت۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

- فطری جذبات، مثلاً پریم و محبّت یا بغض و عداوت کو قابُو میں رکھنے اور اُن کو صحیح طور پر کام میں لانے کا تصوّر اور اس پر عمل کی کوشش۔
- حقیقی معنٰی میں اسلامی تہذیب سے واقفیت اور اُس پر عمل کی کوشش۔
- خطوط نویسی۔

اُستاذ صاحبان کا نظریہ اور عزم یہ ہونا چاہیئے کہ ان دو سالوں میں اُمور مندرجہ بالا کی علمی اور عملی صلاحیّتیں بچّوں میں زیادہ سے زیادہ نمودار ہو جائیں۔

نصَاب

قرآن حکیم : ناظرہ : پُورا قرآن شریف ناظرہ اور دَور۔ کم سے کم دو مرتبہ

حفظ: پارہ عم

تجوید: مختصر ضروری قواعد کی تعلیم بذریعہ کتاب۔

عقائد : مفصّل عقائد مع ذہنی تقریبات و عقلی دلائل

عبادات : وضو، غسل، نماز، جماعت وغیرہ کے مفصّل احکام

سیرت : آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مدنی زندگی، غزوات و فتوحات۔

تاریخ : خلافت اور خلفاء راشدین کے حالات۔

اخلاق : اتّحاد و اتّفاق اور اجتماعی زندگی کے مناسب اخلاق انسانی شرف و عظمت کا تصوّر انسانی اُخوّت، نوع انسان سے ہمدردی، صبر و شُکر اور اعتماد علی اللہ سے متعلّق اسلامی تعلیمات، اخلاق رذیلہ کی قباحتیں اور انفرادی یا اجتماعی زندگی کے لیے اُن کے مُضر اور نقصان رساں اثرات۔

تہذیب : خوراک و پوشاک، وضع قطع، بود و باش، انفرادی یا اجتماعی زندگی کے آداب وغیرہ سے متعلّق اسلامی تعلیمات۔

اُردو : خطوط نویسی اور اُن کی مشق، تحریر میں حُسن و خُوبی اور روانی۔ چند غیر درسی کتابوں کا مطالعہ۔

خطابت: یعنی قوّتِ گویائی۔ ملاحظہ ہو طریقۂ تقریر حصّہ اوّل و حصّہ دوم۔

○

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

نظم مدرسہ و تنظیم مکاتب

بوسیدہ عمارتیں زیادہ عرصہ تک نہیں رہ سکتیں۔ طوفانی بارشیں اُن کا نام ونشان تک مٹا دیتی ہیں۔ (معاذ اللہ) ہمارے مکتبوں اور اسلامی مدرسوں کو بوسیدہ عمارت نہ ہونا چاہیے۔

اگر ہم کسی مدرسہ یا مکتب کی کوئی ذمّہ داری لیے ہوئے ہیں تو ملّت کی طرف سے امانت کا ایک بار ہم نے اپنے کاندھوں پر اُٹھا رکھا ہے۔ ہماری قوّت ادراک ایسی معطّل اور مفلوج نہ ہونی چاہیے کہ ہمیں اس بارِ گراں کا احساس بھی نہ ہو۔ (معاذ اللہ)

بچّوں کا وقت بہت ہی قیمتی سرمایہ ہے۔ بخل کے متعلق آپ کی رائے کچھ بھی ہو، مگر اس سرمایہ کے بارے میں ہمیں پُورا بخیل ہونا چاہیے۔ بہت ہی سوچ سمجھ کر پُوری جزورسی اور کفایت شعاری کے ساتھ اس سرمایہ کو خرچ کرنا چاہیے اور بہتر سے بہتر کاموں میں خرچ کرنا چاہیے تاکہ ہمارا مستقبل دُرست ہو کیونکہ بچّوں کا مستقبل خود ہمارا مستقبل، ہماری ملّت، ہماری قوم اور ملک کا مستقبل ہے۔

اصلاح نظریہ کی ضرورت

یہ تصوّر بہت ہی مقدس ہے کہ مُسلمان بچّوں کی شخصیّت اور اُن کی قابلیّت کا سنگِ بُنیاد قرآنِ حکیم ہونا چاہیے مگر اس تقدس کا مطالبہ یہ ہے کہ اس افضل ترین تعلیم میں بچّوں کا وقت نہایت منضبط طور پر پُوری احتیاط سے مشغول رکھا جائے۔

یہ ہمارے لیے قطعاً جائز نہیں کہ ہم کئی سال تک بچّوں کی تعلیم کا پُورا وقت اس تقدس کے بہانے لیتے رہیں اور بچّوں میں کوئی قابلیّت نہ پیدا کر سکیں۔ یہ بہت بڑی اور نہایت شرمناک قومی اور ملّی خیانت ہے جس کی سزا بہت سخت ہو گی۔

نظم مدرسہ اور تنظیم مکاتب کا مقصد صرف یہ ہے کہ اوقاتِ عزیزہ کے قیمتی سرمایہ کی پُوری قدر کی

لہ کمال اتاترک کے زمانہ کی ترکی حکومت اور بالشویک حکومت کی تاریخ سے سبق لینا ضروری ہے۔ جنھوں نے اسلامی مدارس و مکاتب کے نام تک مٹا ڈالے تھے اور اب تو غالباً اُن پر ماتم کرنے والے بھی ختم ہو چکے ہیں۔

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

toobaa-elibrary.blogspot.com

جائے اور زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں اس کو صرف کیا جائے۔ پس سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ۔

نصاب: تعلیم مدرسہ کا ایک نصاب معین ہو۔ یعنی یہ نصب العین طے کر کے کہ اوقاتِ تعلیم کا کوئی ایک لمحہ بھی بیکار نہ جائے۔ (ایک ایک منٹ ایسے کاموں میں صرف ہو جن سے بچّوں کی شخصیّت اور اُن کی قابلیّت کی تعمیر دینی لحاظ سے بھی مضبوط ہو اور دُنیاوی لحاظ سے بھی مستحکم ہو) ہم غور کریں۔

① ان اوقات میں بچّوں سے کیا کیا کام کرایا جاسکتا ہے۔

② دینی لحاظ سے بچّوں کے لیے کیا تعلیم ضروری ہے۔

③ دنیاوی لحاظ سے بچّوں کے لیے کیا تعلیم ضروری ہے۔

اس غور و فکر کے بعد مضامین معیّن کریں، مُدّت تعلیم مقرّر کریں اور تعلیم کے درجات قائم کریں اور ان سب کا ایک نقشہ بنا کر اپنے سامنے رکھیں۔

نقشۂ نصاب

پس جتنے درجے بھی مکتب یا مدرسہ میں ہیں۔ ہر درجہ کے نصاب کا ایک نقشہ ہونا چاہیئے جو اس درجہ کے اُستاذ کے سامنے (آویزاں) رہے جس میں مذکورہ بالا مقصد کے بموجب مضامین کی تشریح و تفصیل کے ساتھ مقدار خواندگی کی بھی تصریح ہو کہ پہلی سہ ماہی میں کتنی تعلیم ہونی چاہیئے، دوسری میں کتنی الخ تاکہ خود مدرس و معلّم صاحب کو بھی اپنے فرائض کا احساس ہر وقت ہوتا رہے اور جانچنے والوں کو بھی جانچنے اور موازنہ کرنے میں آسانی ہو۔

ان درجہ وار نقشوں کے علاوہ ایک بڑا نقشہ مدرسہ کے تمام درجات کا ہو جس میں تمام درجات کے مضامین اور اُن سے متعلّق کتابوں کے نام، سال بھر میں مقدار خواندگی وغیرہ کی یکجا تصریح ہو۔

دینی اور دُنیاوی تعلیم

ابتدائی درجات میں دُنیاوی تعلیم کا وہی نصاب رکھا جاتے جو اس علاقہ میں سرکاری پرائمری

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

اسکولوں کا نصاب[1] ہے، البتہ دینی تعلیم کا نصاب آپ کا طے کردہ ہو، جس کی سہولتیں جمعیۃ علماء ہند نے مہیّا کی ہیں اور جس کی تفصیل پہلے ابواب میں گزر چکی ہے۔

۲۔ نقشہ نظام الاوقات (پروگرام) مدرسہ

نقشہ نصاب کی طرح نظام الاوقات (پروگرام) کا بھی ایک نقشہ ضروری ہے۔ سرکاری پرائمری اسکولوں کے پروگرام میں دینیات کا کوئی گھنٹہ نہیں ہوگا۔ آپ کے نظام الاوقات میں دینیات کے گھنٹے بھی ہوں گے۔

بہتر ہو کہ آپ گھنٹہ چالیس منٹ کا رکھیں تو کام کے لیے آپ کو نو گھنٹے مل جائیں گے۔

اس نقشہ میں ہفتہ کے دنوں کے نام اور اُن کے کام بھی درج ہوں گے۔ کیونکہ بعض مضامین ہفتہ میں متبادل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ہفتہ میں تین دن جغرافیہ اور تین دن حفظانِ صحت یا اور کوئی مضمون، اس نقشہ کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔

نظام الاوقات درجہ ... فی گھنٹہ چالیس منٹ

دن / گھنٹہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
شنبہ	قرآن شریف سبق	قرآن شریف آموختہ	دینیات	حساب	تفریح	ہندی	تاریخ	لکھائی	جغرافیہ
یکشنبہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
دوشنبہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
سہ شنبہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	معلومات عامہ	〃	حفظانِ صحت
چہارشنبہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
پنجشنبہ	〃	〃	〃	〃	جلسہ خطابت	〃	〃	〃	〃
جمعہ	تعطیل								

[1] سرکاری نصاب کی کسی کتاب میں اگر اسلامی تہذیب کے لحاظ سے کوئی غلط بات ہے تو اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے اور تا وقتیکہ اس کی اصلاح ہو یہ کمزور بات مدرس کے پیشِ نظر رہنی چاہیے تاکہ جب بچے وہ سبق پڑھیں تو مدرس اصلاحی نظریہ بھی بچوں کو سمجھا دیں مگر سمجھانے اور بتانے میں اشتعال انگیز رویہ نہ ہو بلکہ نہایت سنجیدہ ترقی پسند عالمانہ انداز ہونا چاہیے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

مدرسہ کی مصلحت، بچّوں کی سہولت، مدرسین کی مصروفیت کا لحاظ کرتے ہُوئے اس نقشہ کو مرتّب کیا جائے اور پُوری پابندی کے ساتھ اس پر عمل کرایا جائے۔

٣۔ نقشہ حاضری۔ یا حاضریوں کا چارٹ روزانہ پہلے گھنٹہ میں لڑکوں کی حاضری لے کر لڑکوں سے گنتی کروائیں اور اُن کے سامنے نقشہ کی خانہ پُری کیا کریں۔ نمونہ یہ ہے۔

تاریخ	حاضر	غیر حاضر	رخصت	بیمار	کیفیت
١					
٢					
٣					
۴					
۵ تاریخ					

یہ نقشہ سادہ کاغذ پر بنایا جائے پھر سادہ کاغذ کا اُوپر کا حصہ لکڑی یا ٹین کے تختہ یا گتہ پر چسپاں کر دیا جائے۔ مہینہ گزرنے پر دوسرے مہینہ کا نقشہ اسی قسم کا بنایا جائے اور اُس کا بالائی حصّہ پہلے مہینے کے نقشہ کے اُوپر کے حصّہ پر چسپاں کر دیا جائے باقی حصّہ چسپاں نہ کیا جائے تاکہ اُلٹ کر نیچے کا نقشہ دیکھا جا سکے۔ اس طرح سال بھر کے بارہ نقشے اُوپر نیچے چسپاں ہو جائیں گے اور رجسٹر حاضری کے علاوہ حاضری اور غیر حاضری طلبہ کا مستقل ریکارڈ سامنے رہے گا۔

۴۔ رجسٹر ہر مکتب یا مدرسہ میں دو رجسٹر ہونے ضروری ہیں۔

(الف) رجسٹر داخلہ جس کے خانے حسبِ ذیل ہوں۔ نمبر شمار، تاریخ، نام ولدیّت، پُورا پتہ، عمر۔ کیا تعلیم پائی، کہاں تعلیم پائی۔ کس درجہ میں داخلہ ہُوا۔ حلیہ، کیفیّت متعلّق استعداد و خصلت و عادت وغیرہ۔

(ب) رجسٹر حاضری جس میں نمبر شمار اور طلبہ کے نام کے بعد ٣١ خانے ہوں جن میں حاضری و غیر حاضری رُخصت اور بیماری درج کی جاتی رہے۔ آخر میں ایسے خانے ہوں جن میں پُورے

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

مہینہ کی حاضریوں اور غیر حاضریوں وغیرہ کی میزان ہو۔

تختۂ سیاہ ہر ایک اُستاذ اور معلّم کا یہ تجربہ ہے کہ قاعدہ میں حرفوں کو دکھا کر رٹوانے سے شناخت پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے مقابلہ میں لکھ کر دکھایا جائے اور پھر قاعدہ سے ملا کر بتایا جائے تو شناخت بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور حرف کی صُورت بچّہ کے ذہن و دماغ میں اس طرح نقش ہو جاتی ہے کہ اُس کو محفوظ کر لینا بچّہ کے لیے مشکل نہیں ہوتا۔

جب تک بچّہ رواں نہ پڑھنے لگے حرفوں، مرکّب لفظوں پھر جملوں یا آیتوں کو لکھ کر پڑھانے کی صُورت مفید اور سہل ہوتی ہے اور جس قدر زیادہ جلی اور روشن لکھا جائے اتنا ہی بچّہ کو پہچاننا اور اُس کا یاد رکھنا آسان ہوتا ہے۔

پس ضروری ہے کہ ہر ایک مکتب و مدرسہ میں اس کا انتظام رہے کہ سبق کے حروف یا لفظ اور جُملے جلی اور روشن لکھ کر بچّوں کو پڑھائے جاسکیں اس کی دو شکلیں ہیں۔ اوّل تو یہ کہ ۴ یا ۵ فٹ لمبا چوڑا تختہ بنوا کر اُس کو سیاہ کر دیا جائے اور اُس پر لکھا جائے اور دوسری صُورت یہ ہے کہ تختہ کے بجائے دیوار کا ایک حصّہ سیمنٹ سے ہموار کر کے اُس کو سیاہ کر دیا جائے اور اُس پر لکھا جائے۔

بہرحال تختہ سیاہ یا دیوار کا ایک حصّہ سیاہ ہونا ضروری ہے۔ لکھنے کے لیے چاک کا انتظام بھی رہنا چاہیے۔ چاک وغیرہ کے خرچ کی ذمّہ داری مکتب اُٹھائے اس کا بار اُستاذ پر نہ پڑنا چاہیے۔

لکڑی کا چکّر (دائرہ) گھنٹہ کے ڈائل کی طرح لکڑی کا گول تختہ جس کے بیچ میں سوئیں لگی ہُوئی ہو جس کا ذکر مشق کے دِل چسپ طریقوں میں گزر چُکا ہے اور ایسے ہی حروف شناسی کا دائرہ جس کا نقشہ وغیرہ اسی باب میں پیش کیا جا چُکا ہے اور اس قسم کی دوسری چیزیں بھی مکتب یا مدرسہ میں ضرور رکھی جائیں جن سے بچّوں میں تعلیم سے دِل چسپی پیدا ہو اور اُستاذ کے کام میں آسانی اور سہولت ہو۔

○

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

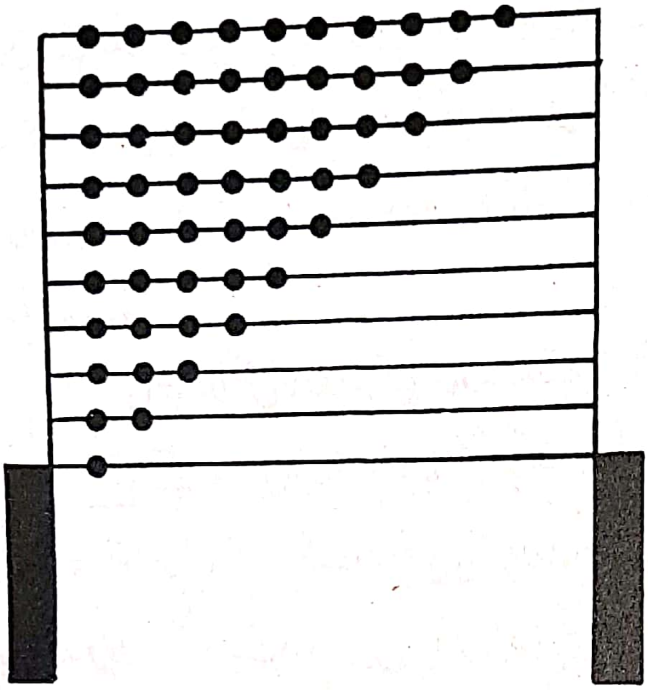

فریم حساب وغیرہ کے لیے مذکورہ بالا سامان کے علاوہ اور چیزوں کی بھی ضرورت ہے۔ مثلاً ایک فریم جس میں لوہے کے دس تار یا باریک سلاخیں ہوں اور اُن میں ایک سے لے کر دس تک لٹو پروئے ہوتے ہوں جیسا کہ عام طور پر سرکاری پرائمری اسکولوں میں ہوتا ہے جس کا نقشہ دیا گیا ہے۔

یہ لٹو چینی، کانچ، لکڑی یا مٹی کے ہوں اور بہتر ہو کہ اُن کے رنگ مختلف ہوں۔ ایسی سلیٹیں بھی بازاروں میں ملتی ہیں جن کے کنارے پر اس طرح کا فریم ہوتا ہے اگر بچّوں کے پاس ایسی سلیٹ ہو تو بہت آسانی رہے اس کے ذریعہ سے گنتی پھر جمع تفریق اور ضرب۔ تقسیم کے ابتدائی قاعدے بتائے اور سمجھائے جا سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ حساب اور دوسرے مضامین کے لیے اور چیزیں بھی درکار ہوتی ہیں مگر چونکہ ہمارے پیشِ نظر صرف دینیات کی تعلیم ہے لہٰذا دوسرے سامان کی تفصیل اس موقع پر بے محل ہے۔

ماحول جو مضمون بھی ہو ضروری ہے کہ جہاں وہ پڑھایا جائے وہاں اُس کے مناسب ایسی چیزیں بھی موجود ہوں جن سے دماغ متأثّر ہوں اور اُن کے مشاہدہ سے سبق کے سمجھنے میں مدد ملے مثلاً جغرافیہ جہاں پڑھایا جائے اس درسگاہ میں مشہور اور تاریخی مقامات دریاؤں، پہاڑوں اور جنگلات وغیرہ کے نقشے ہوں جو بچّہ کے لیے خاموش فلم کا کام دیتے رہیں۔

اسی طرح دینیات کے درجہ میں خانہ کعبہ، مکّہ معظّمہ، مدینہ منوّرہ، مسجد قبا، مسجد منا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مسجد (مسجد نبوی)، جبل عرفات اور تاریخی مقامات مثلاً میدان بدر، جبل احد، حدیبیہ وغیرہ کے نقشے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مکتوب گرامی کا عکس، عقائد اور

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

اخلاق کے سلسلہ کے چارٹ اور خاص خاص آیتوں کے کتبے ہوں۔ یہ آرائش بچّوں میں درجہ سے بھی دلچسپی پیدا کرے گی اور موقع بموقع سبقوں کے سمجھانے اور یاد کرانے میں بھی مددگار ہوگی۔ ان چیزوں کا انتظام مکتب و مدرسہ کے ذمّہ دار حضرات کی طرف سے ہونا چاہیے یا بچّوں کے فنڈ سے۔

سجاوٹ

اسی آرائش کا دوسرا نام سجاوٹ ہے، البتّہ یہ سجاوٹ درسگاہ اور مکتب کے اندر ہی نہ رہنی چاہیے بلکہ اگر مکتب یا مدرسہ کے ساتھ صحن بھی ہے تو وہ بھی سجا ہُوا ہونا چاہیے۔ رنگ و روغن کی ضرورت نہیں ہے، البتّہ سپیدی ضرور ہونی چاہیے۔ دیوار یا کمرہ کے دروازوں پر سبق آموز جُملے بھی لکھے جا سکتے ہیں۔ اُن کے علاوہ صحن میں چمن اور پھلواری سجاوٹ کی سَب سے بڑی چیز ہے۔ اس کا انتظام ضرور رہنا چاہیے۔

صفائی

سجاوٹ سے مقدم صفائی ہے مکتب یا مدرسہ کچّے مکان میں ہو یا پھونس کے چھپّر میں صفائی اور سُتھرائی لامحالہ ضروری ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عہدِ مُبارک میں مسجد ایسی کچّی تھی کہ آج کل کچّی مسجدیں بھی بظاہر اُس کے مقابلہ پر مضبوط ہونگی یہی حال اُن حجروں کا تھا جو ازواجِ مطہرات (رضوان اللہ علیہن) کے لیے نامزد تھے۔ جن میں خود سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم بسیرا فرمایا کرتے تھے، مگر پھر بھی احادیث مقدّسہ میں تطیب و تطہیر (پاک صاف رکھنے اور خوشبو سے مہکانے) کے احکام وارد ہُوئے ہیں اور جہاں تک بدبُو کا تعلّق ہے تو پاخانہ پیشاب تو درکنار لہسن اور پیاز جیسی چیزوں کی بدبو بھی قابلِ برداشت نہیں تھی اس سُنّت مُبارکہ کی اتباع بھی ہمارا فرض ہے۔

قرینہ

قرینہ سے چیزوں کا رہنا۔ صفائی اور سجاوٹ اور ہر قسم کی آرائش کی جان ہے۔ چیزیں اگر قرینہ سے رکھی ہُوئی ہوں تو اُن کا بھدا پن بھی چھُپ جاتا ہے اور قرینہ سے نہ ہوں تو اعلیٰ قسم کا آرائشی سامان بھی کوڑا معلوم ہونے لگتا ہے۔

بچّوں سے کام لینے کا ڈھنگ

یہ تمام کام جو نظم مدرسہ کے لیے بُنیاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ بچّوں سے کراتے جائیں، البتّہ کام لینے کے

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

طریقہ میں کچھ ترمیم ہونی چاہیے۔ آج کل کا دستور یہی ہے کہ عام طور سے مکتبوں میں یہ کام بچّے ہی کرتے ہیں مگر اس طرح کہ اُستاذ اُن کو حکم کر دیتے ہیں اور وہ تعمیل کر لیتے ہیں، خود اُن میں ان کاموں سے دلچسپی اور ان چیزوں کا احساس اور شعور نہیں ہوتا، بلکہ اگر اُستاذ کے حکم میں جبر و قہر کی جھلک پائی جائے تو بچّوں میں احساس اور شعُور اور دلچسپی کے بجائے ان کاموں سے نفرت اور وحشت ہونے لگتی ہے۔ لہٰذا حکم کے بجائے ضرورت ہے کہ مشورہ سے کام لیا جائے۔ مثلاً پہلے بچّوں کو پاکی اور صفائی کی خُوبیاں سمجھائی جائیں اُس کے بعد اُن کے سامنے یہ مسئلہ رکھا جائے کہ ہم اپنے درجہ یا مکتب کو کیسے صاف رکھ سکتے ہیں۔ بچّے تجویزیں پیش کریں اُستاذ اُن پر غور کریں۔ غیر مناسب تجویز کی خرابی بچّوں کو سمجھائیں۔ مناسب تجویز پر عمل کی صُورت طے کریں۔ مثلاً صفائی کے سلسلہ میں طے کیا جائے کہ باری باری تین تین بچّے کام کریں گے ان بچّوں میں ایک کو نگراں یا ناظم اور دو کو مدد گار مقرر کیا جائے، ہر ماہ یا پندرہ روز پر یا ہر ایک ہفتہ اُن کا انتخاب ہوتا رہے اور بچّے اور اُن کے نگراں بدلتے رہیں۔ ان تبدیلیوں میں مقابلہ کی شکل بھی چلتی رہے جو گروپ سب سے اچھا کام کرے اُس کو کچھ انعام دیا جائے۔

اس طرح بچّوں میں صفائی کا احساس اور شعُور پیدا ہو گا۔ وہ اپنے کمروں اور بستروں کو صاف رکھنے کی بھی کوشش کرنے لگیں گے۔ آپس میں مشورہ کرنے اور مل جل کر کام کرنیکا ایک سلیقہ پیدا ہوگا۔ اس سلسلہ میں صفائی اور پاکی کے متعلق اسلامی احکام بھی سمجھائے جائیں آپس میں مشورہ کرنے کی تاکید جو قرآن و حدیث میں آئی ہے وہ بتائی جائے۔ اتّحاد اور یک جہتی کا مفہوم سمجھایا جائے ان کے فضائل جو قرآن اور احادیث میں آئے ہیں بتائے جائیں۔

بسم اللہ سے کام شروع کرنے اور اس قسم کے آداب بھی بتائے جائیں اور اگر بچّوں میں مطالعہ کی قابلیّت پیدا ہو چکی ہو تو صفائی، پاکیزگی وغیرہ سے متعلّق چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی مطالعہ کرائی جائیں جن سے بچّوں کی قوّتِ مطالعہ میں ترقّی ہو۔

سجاوٹ کا کام بچّوں کے سپرد کیا جائے تو آپ کا مکتب آراستہ ہوگا اور جب آپ

لہ اگر بچّے سمجھ سکیں تو نگراں کو وزیرِ صفائی اور ساتھیوں کو کیبنٹ کے ممبر بھی کہہ سکتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

مشورہ کریں گے تو بچّوں میں قدرتی طور پر آراستہ رکھنے اور آراستہ رہنے کا احساس پیدا ہوگا۔ کتبے اور بورڈ بچّے لکھیں یا پنسل سے آپ نقش کردیں اور بچّے اُن میں رنگ بھریں۔ دونوں صُورتیں بچّوں کے لیے مفید ہیں۔

مکتب سجا ہُوا صاف سُتھرا ہو اور پڑھنے کی کتاب میلی ہو بنچ یا تپائی گندی ہو، بچّے ایک لائن میں نہ ہوں، آگے پیچھے ہوں۔ تھوکنے اور ناک صاف کر کے ہاتھ پُونچھنے میں احتیاط نہ برتیں جُوتیاں قرینے سے نہ رکھیں۔ یہ سب باتیں سجاوٹ کے خلاف ہیں۔ اگر بچّوں میں سجاوٹ کا شوق پیدا کر دیا گیا ہے تو ان باتوں کا سلیقہ بھی پیدا کرایا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں صفیں سیدھی رکھنے، خطبہ کے وقت قرینے سے بیٹھنے۔ وغیرہ کے آداب بھی بتائے جاسکتے ہیں۔

چمن بندی کے سلسلہ میں حرفوں کی شکل کی کیاریاں بچّوں سے بنوائی جائیں۔ بچّوں میں کیاریاں تقسیم کر کے الگ الگ حرف یا لفظ لکھوائے جائیں۔ چھوٹے بچّے اُن کو پڑھیں۔ ظاہر ہے اس طرح حرفوں کی شناخت پیدا ہوگی۔ الفاظ پڑھنے کی مشق ہوگی۔

جُرم و سزا

یہ حکم تو نہیں دیا جاسکتا کہ اُستاذ کسی وقت بھی بچّہ کو نہیں مار سکتا۔ بعض صُورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ بچّہ کی اصلاح کی سب سے بہتر صُورت یہی ہوتی ہے اس کے علاوہ اور کسی صُورت سے اصلاح کی توقّع ہی نہیں ہوتی، البتہ سزا کے سلسلہ میں چند اُمور ہمیشہ پیشِ نظر رہنے چاہئیں۔

(۱) آپ اپنی شفقت سے بچّہ کو اتنا مانوس کرلیجیے کہ آپ کی ناراضی بچّہ کو ناگوار ہو اور وہ صرف آپ کی گرم نگاہ ہی سے دِل میں پچھتانے لگے اور کام ٹھیک کرنے کی کوشش شروع کر دے۔ بالفاظ دیگر آپ کی ٹیڑھی نگاہ بچّہ کے لیے قمچی کا کام کرے۔

(۲) اخلاقی تربیت، معلم الخیر اور مشفق اُستاذ کا بہت ہی مُبارک فرض ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کا صحیح وقت وہ ہوتا ہے جب بچّہ کسی جُرم کا مرتکب ہو ایسے موقع پر غُصّہ آنا فطری اَمر ہے اور کوئی شخص جس قدر نیک اور اچھا ہوگا۔ بُری بات پر اُس کو اُتنا ہی زیادہ غُصہ آئیگا لیکن اگر غُصّہ میں اُستاذ بے قابُو ہوگیا تو مصلح ہونے کے بجائے وہ خود مُجرم بن گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

پس سب سے پہلے تو یہ ضروری ہے کہ بچّہ کی طرف سے خواہ کتنا ہی بڑا جُرم سامنے آئے اُستاذ اپنے توازن میں فرق نہ آنے دے پھر قرآن حکیم کی ہدایت کے مطابق دوسرا فرض یہ ہے کہ کسی بے سوچی سمجھی حرکت کے بجائے غور و فکر سے کام لیا جائے اور اصلاحی نُقطۂ نظر کو سامنے رکھ کر ایسا راستہ اختیار کیا جائے جو سب سے بہتر اور سب سے زیادہ مؤثّر ہو۔ یعنی جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ایک طرف بچّہ میں ندامت اور خود اپنے فعل پر تکلیف محسوس ہونے لگے، اور دوسری جانب اُستاذ کی طرف سے غم و غُصّہ کے بجائے محبّت پیدا ہو۔ متنفر ہونے کے بجائے وہ حضرت اُستاذ کا پہلے سے زیادہ گرویدہ ہو جائے۔ قرآن حکیم کی یہ تعلیم ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ (حم سجدہ)

بُرائی کو ایسی صُورت سے جو بہت ہی حسین اور عمدہ ہو، دفع کرو، اگر تم نے بُرائی دفع کرنے کے لیے سوچ سمجھ کر ایسی صُورت اختیار کی جو سب سے زیادہ حسین اور عمدہ ہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جس کو تم سے عداوت تھی وہ ایسا ہو جائیگا جیسے کوئی گرم جوش مخلص دوست۔

③ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مار اور سزا کے خوف سے بچّے جھُوٹ بول دیتے ہیں۔ جھُوٹ خود ایسا بُنیادی جُرم ہے جس سے بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اگر ہماری سزا کی دہشت بچّہ کو جھُوٹ پر مجبور کرتی ہے تو ہم بجائے اصلاح کے افساد کر رہے ہیں اور بچّہ میں خُوبی پیدا ہونیکی تو محض توقع ہی ہے۔ خرابی فی الفور پیدا کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس نزاکت کا احساس ہر سزا کے وقت ضروری ہے کہ معاذ اللہ مصلح کے بجائے ہم مفسد نہ ہو جائیں۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ۔

④ بار بار مارنے اور پیٹنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اصلاح کا جو آخری ذریعہ ہے، آپ اُس کو ختم کر دیتے ہیں۔ کیونکہ بار بار کی مار سے بچّہ نڈر اور ڈھیٹ ہو جاتا ہے۔ بس مارنے کی سزا کو آخری سمجھنا چاہیے اور بہتر ہو کہ کبھی بھی نہ ہو اور اگر ہو تو بہت کم۔ اقل قلیل۔

⑤ خودداری اور غیرت، بہت ہی اچھے اوصاف ہیں۔ اُن اوصاف کی پرورش کرنا مربّی کا فرض ہے۔ بس سزا کی شکل ایسی نہ ہونی چاہیے جس سے بچّہ کی خودداری ختم ہو، سب کے سامنے بے تحاشا مار پیٹ بچّہ کی خودداری کو فنا کے گھاٹ اُتار دیتی ہے بہتر یہی ہے اور تجربہ سے بھی یہی صُورت

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

مفید ثابت ہوئی ہے کہ تنہائی میں بچّہ کو پہلے سمجھایا جائے اور اگر سزا دینی ضروری ہو تو وہ بھی سب کے سامنے مجمع میں نہ دی جائے۔ علیحدگی میں دی جائے۔

(۶) مار کی مقدار میں یہ امر بھی قابلِ توجہ ہے کہ مار پیٹ تنبیہہ کی حد تک رہے۔ تعزیر کی شکل نہ پیدا ہو۔ تعزیر مدرس یا معلّم کا کام نہیں وہ منصف اور اسلامی جج کا کام ہے۔ بید یا بڑی قمچی وغیرہ سے مارنا تعزیر کی حد میں آجاتا ہے۔

مُربّی یا نگراں کس درجہ تک سزا دے سکتا ہے۔ اُس کی حد جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ایک ارشاد سے معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ مسواک جیسی چیز سے بدن پر ہلکی ضرب لگائی جائے اور وہ بھی ایک دو مرتبہ۔

(۷) اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں سب سے مقدم اور سب سے آخری بات یہ ہے کہ جو اصلاح بچوّں میں پیدا کرنی ہے۔ مصلح کا فرض ہے کہ پہلے وہ خود اس کا نمونہ بن جائے، یعنی مدرس جیسا بچوّں کو بنانا چاہتا ہے پہلے وہ خود ایسا بن جائے۔

سیّدالکونین محمدّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بڑھ کر کون ہے جو روحانیّت کا حامل ہو جس کو خداوندی امداد و تائید بھی حاصل ہو، مگر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جس طرح زبان مُبارک سے کلام الٰہی کی آیتیں پڑھ کر سُنائیں۔ اپنے عمل مُبارک سے اُن کا نمونہ پیش فرما دیا۔ بقول[1] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ آپ کے عمل قرآن حکیم کی جیتی جاگتی تصویر ہوتے تھے۔

خود کتاب اللہ نے جس طرح آپکے ارشادات کی تصدیق کی اور فرمایا۔ ما[2] ینطق عن الھوی، اِنْ ھو الّا وحی یوحیٰ (سورہ نجم)

جس طرح مُسلمانوں کو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی (ما[3] اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (سورہ حشر) اسی طرح یہ بھی اعلان کر دیا کہ محمدّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حیاتِ طیّبہ اور آپ کی سیرتِ مقدّسہ ان تمام تعلیمات کا

---

[1] کان خُلقہُ القرآن (صحاح)، [2] آپ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی خداوندی ہوتی ہے جسکا القاء آپ کے اُوپر ہوتا رہتا ہے۔ ہوائے نفس کی بات نہیں ہوتی۔ [3] جو کچھ تم کو رسول دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اُس سے رُک جاؤ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بہترین نمونہ ہے اس نمونہ کو دیکھو اور خود نمونہ بننے کی کوشش کرو۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر (احزاب[1])

آج ہمارا فرض ہے کہ تعلیم و تربیت کے وقت اپنا نصب العین بلند رکھیں اور اس لیے نہیں کہ ترقی کے دعوے داروں نے کچھ نئی باتیں بتائی ہیں اُن پر عمل کرنا ہے بلکہ اس لیے کہ قرآنِ حکیم نے مُسلمانوں کو "اُمۃ وسط" اور "خیر امۃ" فرما کر ہمارے فرائض بہت بلند قرار دیے ہیں۔ ہم قرآنِ پاک اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں جن سے ہماری دُنیا دُرست ہو، آنے والی نسلیں دُرست ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں محبوبیت و مقبولیت حاصل ہو، جو ایک مومن کا آخری نصب العین ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی اِلّا باللہ علیہ توکّلت والیہ انیب واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والسّلام خیر ختام

محمّد میاں عفی عنہ

۹ رجمادی الاوّل ۱۳۷۸ھ، ۲۱ نومبر ۱۹۵۸ء

یوم جمعہ بوقت ۹½ بجے صبح

---

[1] تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اچھا نمونہ ہے، یعنی ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ سے اُمید رکھتا ہے قیامت کا اس کو توقع ہے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا رہتا ہے۔

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

ھوالرّحمن الرّحیمؒ

تعلیمی کارڈ

کس طرح بنائے جائیں اور کس طرح اُنکے ذریعہ مشق کرائی جائے

الحمد للہ وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفٰی امابعد

حرفوں کی پہچان، حرفوں کے جوڑنے، الفاظ کو ملا کر جملہ بنانے اور ان باتوں میں تیزی پیدا کرنے کے لیے کارڈوں کا استعمال بچّوں کے لیے دلچسپ مشغلہ ہوتا ہے جن میں تعلیم کے ساتھ تفریح بھی ہوتی ہے اور اس طرح اُستاذوں کا کام بھی بہت آسان ہوجاتا ہے کارڈوں کے بنانے اور استعمال کرنے کی چند صُورتیں یہاں پیش کی جارہی ہیں۔ اُستاذ صاحبان اُن کے علاوہ بھی اور صُورتیں اختیار کرسکتے ہیں، البتہ ایک بات کی احتیاط ضروری ہے کہ اُستاذ یا بچّے ایسی کوئی صُورت اختیار نہ کریں جو قمار اور جوئے کے مشابہ ہو۔

کارڈ کس طرح بنائے جائیں

(۱) کارڈ بورڈ، کی شیٹ کو کاٹ کر ایسے ٹکڑے بنالیں جو تین چار انگل لانبے اور اتنے ہی چوڑے ہوں یعنی ۲×۲ انچ یا ۳×۳ انچ اور ایک ایک ٹکڑے پر موٹے قلم سے خوشخط قاعدۂ حروف شناسی کا ایک ایک حرف لکھ لیں۔

(۲) کارڈ بورڈ کے بجائے گتّے کے ٹکڑے اتنے ہی سائز کے کاٹ لیں اور اُن پر سفید کاغذ لگاکر سیاہی یا سُرخی سے قاعدۂ حروف شناسی کے حروف لکھ لیں یا سُرخ رنگ کی پنّی سے کاٹ کر چپکا لیں۔

(۳) اسی سائز کی پٹّیاں تھری پلائی سے کاٹ کر سیاہ وارنش کرلیں حسبِ ضرورت اُن پر چاک سے لکھ لیا کریں۔

(۴) ان کارڈوں یا تھری پلائی کے ٹکڑوں میں اُوپر کی جانب ایک سوراخ کرلیں تاکہ حسبِ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ضرورت اُن کو آویزاں بھی کیا جا سکے۔

مشق کرانے کی صورتیں

تعلیمی کارڈ کس طرح استعمال کیے جائیں | قاعدہ حروف شناسی بیس کُل گیارہ سبق ہیں اُنھیں اسباق کے بموجب الجمعیۃ بک ڈپو کے تیار کردہ کارڈو کے اُوپر ایک سے لے کر ۱۱ تک کے ہندسے ڈال دیے گئے ہیں۔ کارڈوں کے نمبر سبق کے نمبر سے ملا لیے جائیں اور جو سبق پڑھائیں اس کی مشق کے لیے اسی نمبر کے کارڈ استعمال کریں مثلاً چوتھا سبق پڑھانے کے وقت وہ کارڈ استعمال کیے جائیں جن پر (۴) چھپا ہُوا ہے۔ استعمال کی صورتیں یہ ہیں۔

(الف) مقصد۔ شناخت پیدا کرنا۔

① پہلے آپ تختۂ سیاہ یا سلیٹ پر لکھ کر بچّہ کو سبق کا حرف سمجھا دیجیے پھر بچّوں کے سامنے اس سبق کے کارڈ پھیلا کر رکھ دیجیے۔ آپ سبق کا ایک حرف بولیں اور بچّوں سے کہیں کہ اس حرف کا کارڈ اُٹھائیں۔

② سبق کے کارڈ بچّوں کو تقسیم کر دیں۔ ہر ایک بچّہ اپنا کارڈ بلند آواز سے پڑھے۔

③ بتاؤ کس کے پاس ہے۔

سبق کے کارڈ بچّوں کو تقسیم کر دیں۔ آپ سبق کا ایک حرف پڑھیں جس بچّہ کے پاس اُس حرف کا کارڈ ہو وہ اپنا کارڈ پیش کر دے۔

④ حرف پر حرف رکھ دو۔

اگر آپ کے پاس اس سبق کا چارٹ ہو تو بچّوں کے سامنے چارٹ رکھ دیں۔ ہر ایک بچّہ اپنے کارڈ کا حرف چارٹ میں تلاش کرے اور اُس کے اُوپر اپنا کارڈ رکھ دے یا خاموشی سے اُس حرف پر اپنی اُنگلی یا قلم کی نوک رکھ دے۔

⑤ اُٹھاتے جاؤ پڑھتے جاؤ۔

کارڈوں کی گڈی بچّوں کے سامنے رکھ دیں یا اُلٹے کر کے پھیلا دیں اور بچّوں سے کہیں کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

ایک ایک بچّہ ایک ایک کارڈ اُٹھائے اور پڑھ کر بتائے۔

⑥ پہچانو اور لاکر دو۔

کارڈوں کی گڈی بچّوں کے سامنے رکھ دی جائے اور ایک ایک لڑکے سے کہا جائے کہ فلاں حرف کا کارڈ اُٹھا دو اور ہمیں لاکر دو۔ اس میں مقابلہ کی صُورت بھی پیدا کی جاسکتی ہے۔ مثلاً دو لڑکوں سے کہا جائے کہ فلاں حرف گڈی سے نکالو جو پہلے نکالے گا وہ میری ہوگا۔

پُوری جماعت میں مقابلہ کی شکل بھی پیدا کی جاسکتی ہے اس طرح کہ بچّوں کی دو ٹولیاں کردی جائیں اور اسی طرح کارڈوں کی دو گڈیاں الگ الگ رکھ دی جائیں۔ کوئی لفظ بولا جائے اور دونوں ٹولیوں سے کہا جائے کہ اپنی اپنی گڈی میں یہ لفظ تلاش کریں جو پارٹی پہلے تلاش کرلے گی وہ میری ہوگی، مگر اس صُورت میں ضروری یہ ہے کہ کارڈوں کے دو سیٹ ہوں۔

⑦ امام اور مقتدی

تعلیمی کارڈ کسی چیز کے سہارے سے بنچ پر کھڑے کر کے رکھ دیں یا ایک دھاگے میں ترتیب وار باندھ کر آویزاں کر دیں۔ مثلاً

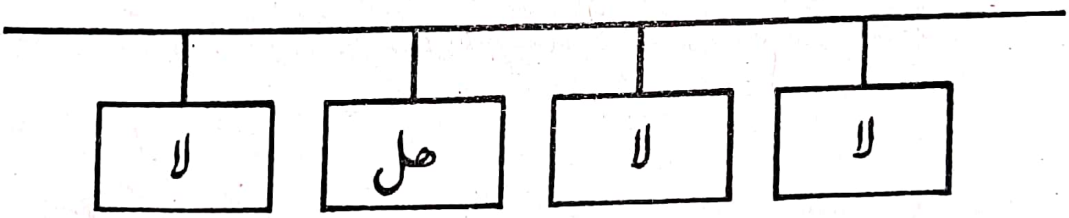

پھر بچّے صف باندھ کر کھڑے ہوں۔ ایک بچّہ امام کی طرح آگے بڑھے وہ ایک ایک کارڈ کا حرف پڑھتا رہے بچّے اُس کی آواز کے ساتھ آواز ملاتے رہیں۔ اس طرح پُورا سبق پڑھ لے بچّے ساتھ دیں پھر دوسرا اور تیسرا بچّہ اسی طرح کرے۔

⑧ کون بادشاہ کون وزیر (کھیل)

بچّوں کو پہلے سے بتا دیں کہ جس کے پاس فلاں حرف آئے گا وہ بادشاہ کہلائے گا اور جس کے پاس فلاں حرف آئے گا وہ وزیر کہلائے گا پھر حرف بچّوں کو تقسیم کر دیں اور کہیں کہ جو بادشاہ ہو وہ جماعت کے سامنے آئے۔ جو وزیر ہو وہ سامنے آئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

⑨ آج کا نام بتاؤ (کھیل)

بچّوں کو کارڈ تقسیم کر دیں اور سمجھا دیں کہ اس وقت اُن کا نام وہی ہے جو اُس کے کارڈ کا حرف ہے پھر ہر ایک بچّہ سے اس کا نام پُوچھیں وہ اپنے کارڈ کا حرف پڑھ کر اپنا اس وقت کا نام بتائیے

⑩ بوجھو اور بتاؤ (کھیل)

سبق کے کارڈوں میں سے کوئی کارڈ اُستاذ ہاتھ میں چُھپا لے یا کسی اور چیز کے نیچے چھپا دے اور بچّوں سے کہے۔ بُوجھو۔ کِس حرف کا کارڈ ہے۔ بچّے اٹکل سے بتائیں گے۔ پھر اُستاذ کارڈ سامنے رکھ دیں بچّے اپنے جواب کو صحیح پائیں گے یا غلط، دونوں صورتوں میں حرف شناسی کی مشق بھی ہوگی اور تفریح بھی۔ بچّے اُستاذ کے بغیر آپس میں بھی یہ کھیل کھیلیں۔

⑪ آج کا نام یاد رکھو اور کام کرو (کھیل)

بچّوں کو کارڈ تقسیم کر کے بتا دیں کہ اُن کا نام اس وقت یہی ہے جو کارڈ پر حرف ہے پھر ہر ایک حرف پڑھ کر بچّہ کو کام بتائیں۔

مثلاً تیسرے سبق کے پڑھنے والے بچّوں سے کہیں کہ م میرے پاس آئے ل کھڑا ہو جائے م آگے آئے۔ ک کان پکڑے۔

یا مثلاً ل کھڑا ہو کر مَ سے ہاتھ ملائے، ک کے کان میں کوئی بات کہے۔

⑫ چِٹھی رساں کا کھیل

حرفوں یا لفظوں کے کارڈ بچّوں کو تقسیم کر دیے جائیں۔ پھر ایک بچّہ ڈاکیہ بنے جن حرفوں یا لفظوں کے کارڈ بچّوں کو تقسیم کیے گئے ہیں وہ سب اُس کے پاس بھی جھولے یا جیب میں ہوں ڈاکیہ باہر سے آئے اپنی جیب یا جھولے سے ایک کارڈ نکال کر پڑھے۔ مثلاً اُس پر ط لکھا ہُوا ہے۔ بچّوں سے کہے ط صاحب کون ہیں اُن کا خط ہے جس بچّہ کے پاس "ط" کا کارڈ ہو وہ آگے آکر ڈاکیہ سے خط یعنی ط کا کارڈ جو ڈاکیہ کے پاس ہے لے لے۔ اسی طرح پھر دوسرا حرف پُکارے اور جس کے پاس اس حرف کا کارڈ ہو وہ آگے آجائے مرکّب الفاظ کی بھی اسی طرح مشق کرائی جا

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

سکتی ہے ۔ مثلاً بابا۔ بالا راجا ملکہ ۔ وغیرہ کے کارڈ تقسیم کیے جائیں اور ڈاکیہ ان الفاظ کو پکار کر چٹھی پہنچاتے ، البتہ اس کھیل کے لیے ضروری ہے کہ زیرِ مشق کارڈوں کے دو سیٹ ہوں ایک بچّوں کو تقسیم کر دیا جائے اور ایک ڈاکیہ کو دے دیا جاتے اگر دو سیٹ نہ ہوں تو کارڈوں کے حروف یا الفاظ ایک کاغذ پر لکھ کر ڈاکیہ کو دے دیے جائیں۔ ڈاکیہ میں اتنی صلاحیّت ہو کہ اُن حرفوں یا لفظوں کو جو اُس کے کاغذ پر لکھے ہُوئے ہیں آسانی سے پڑھ سکے ۔ اب وہ کاغذ پر لکھا ہُوا لفظ مثلاً راجہ بولے کہ راجا صاحب کہاں ہیں جس بچّہ کے پاس یہ کارڈ ہو جس پر راجا لکھا ہُوا ہے وہ آگے آجائے ، پھر اسی طرح دوسرا لفظ بولے اور دوسرا بچّہ جس کے پاس اس لفظ کا کارڈ ہو آگے آجائے ۔

۱۳ پریڈ کا تماشہ (کھیل)

حرفوں کے کارڈ بچّوں کو تقسیم کر کے لائن میں کھڑا کر دیا جائے اُستاذ ایک حرف بولیں جس بچّہ کے پاس وہ حرف ہو وہ فوجی سپاہیوں کی طرح قدم بڑھاتا ہُوا آگے آئے ، پھر اُستاذ دوسرا حرف بولیں جس بچّہ کے پاس وہ حرف ہو وہ بھی اسی طرح قدم بڑھاتا ہُوا آگے آئے اور پہلے لڑکے کی برابر لائن میں کھڑا ہو جائے۔ اس طرح تمام بچّے آگے بڑھائے جائیں پھر اسی طرح ایک ایک حرف بول کر اُن کو پیچھے ہٹایا جائے پھر دائیں بائیں چلایا جائے۔

۱۴ دریا پار کرو (کھیل)

دریا کے کناروں کی طرح زمین پر دو لکیریں فاصلہ سے کھینچ لیں۔ گویا ان دو لکیروں کا بیچ کا حصّہ دریا کا پاٹ ہے۔ اَب اس پاٹ میں یعنی دونوں لکیروں کے بیچ میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے حرفوں یا لفظوں کے کارڈ رکھ دیں۔ لڑکے ایک ایک حرف پڑھ کر آگے بڑھتے جائیں جو صحیح پڑھے گا۔ دریا پار کرے گا۔

۱۵ کھیل (مذکورہ بالا) کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ دریا کے بجائے "لنگڑے کھیل" کے خانے زمین پر کھینچ دیے جائیں اور خانوں میں حروف لکھ دیے جائیں یا کارڈ پھیلا دیے جائیں لڑکے باری باری ایک پیر سے خانے میں کودیں اور حرف پڑھیں

لا	کا	لا	با

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner
toobaa-elibrary.blogspot.com

جو سب حرف صحیح پڑھتا ہوا خانوں کو پار کرے گا وہ جیت جائے گا، یعنی وہ میری ہوگا۔

⑯ ریل کا تماشا۔ (کھیل)

حرفوں کے کارڈ بچّوں کو تقسیم کر دیے جائیں۔ پھر ایک حرف بولا جائے جس بچّے کے پاس وہ حرف ہو آگے آئے۔ وہ گویا انجن ہے۔ اَب باقی بچّوں کو بتا دیا جائے کہ جَب کوئی حرف پُکارا جائے تو جس کے پاس اس حرف کا کارڈ ہو وہ آگے آکر ڈبّے کی طرح انجن میں جُڑ جائے اس طرح پُوری ٹرین بن جائے گی۔ یہ ٹرین چل کر کسی اسٹیشن پہ ٹھہرے، اسٹیشنوں کے نام بھی حرف ہی ہوں۔ اَب کوئی ایک حرف بولا جائے جس بچّے کے پاس وہ حرف ہوگا وہ ٹرین سے الگ ہو جائے گویا یہ ڈبّہ کٹ کر اسٹیشن پہ رہ گیا۔ باقی ڈبّے جُڑ کر آگے چلیں۔ دوسرے اسٹیشن پر کوئی دوسرا ڈبّہ اسی طرح کاٹ دیا جائے۔

(اس طرح کے اور کھیل بھی تجویز کیے جا سکتے ہیں اُستاد کی نگرانی میں بچّے خود آپس میں بھی یہ کھیل کھیلیں)

(ب) مقصد، شناخت میں تیزی پیدا کرنا۔

① ایک سانس میں کارڈ پڑھو اور اُٹھاؤ۔

بچّوں کے سامنے کارڈ پھیلا دیجیے اور بچّوں سے کہیے کہ کارڈ صحیح صحیح پڑھتے رہیں اور اور اُٹھاتے رہیں۔ سانس نہ ٹوٹنے پائے۔ جو بچّہ ایک سانس میں زیادہ کارڈ پڑھ کر اُٹھا لے گا، وہ میری ہوگا یا آج کے دن اس جماعت کا بادشاہ ہوگا۔

② اگر آپ کے پاس اس سبق کا چارٹ ہو تو اُس کو بچّوں کے سامنے رکھ کر اس کے حرفوں پر پیسے یا موتی یا اسی قسم کی کوئی چیز مثلاً چنے رکھ دیں اور بچّوں سے کہیں صحیح حرف پڑھو، اور پیسہ اُٹھاؤ۔ جو بچّے ایک سانس میں زیادہ حرف صحیح پڑھ کر زیادہ پیسے اُٹھائیں گے (یا زیادہ چنے اُٹھا لیں گے) وہ آج کے بادشاہ ہوں گے۔

③ آپ نقشہ سامنے رکھ کر جلدی جلدی حرف بولیں اور بچّوں سے کہیں کہ وہ اتنی ہی پھرتی سے حرف پر اُنگلی رکھتے رہیں۔

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

④ آپ کارڈ بچّوں کے سامنے پھیلا کر جلدی جلدی حرف بولیں اور بچّوں سے کہیں کہ وہ اتنی ہی پھُرتی سے حرف کے کارڈ اُٹھاتے رہیں۔

⑤ تھری پلائی یا گتّے کا ایک گول تختہ بنالیں جس کا قطر کم سے کم ایک فٹ ہو، بیچ میں گھنٹہ جیسی سوئیں لگالیں اسطرح کناروں پر کارڈ رکھ دیں یا سفید چاک سے حروف لکھ دیں پھر سوئیں گھُمائیں۔ بچّوں سے کہا جائے کہ جس حرف کے سامنے سوئیں ٹھہرے فوراً اُس کو پڑھ دیں۔

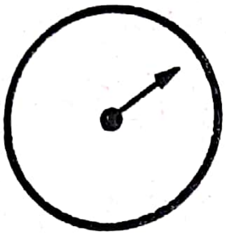

(ج) مقصد، حرفوں سے لفظ بنانا

حرفوں سے لفظ بنانے کا عمل قاعدہ حروف شناسی میں پہلے سبق سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پہلے سبق میں ا، ل، ہ پڑھانے کے بعد اُن کے ملانے کا تصوّر بھی پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جزم اور سکون یا زبر زیر وغیرہ زبان پر نہیں آتا، لیکن اس کے بغیر بھی یہ بتایا جاتا ہے کہ اَ لْ ملے تو اَلْ ہوگیا۔ لَ اَ = لا۔ یہ دونوں ملے تو اللہ پھر ہ ملی تو اللاہ ہوگیا۔ جس کی دوسری صُورت اللہ ہے۔

دوسرے سبق میں اس تصوّر کو پُختہ کرایا جاتا ہے، چنانچہ لا ھ لاھا : لاھا۔ ھالاھل۔ جو دوسرے سبق کے بُنیادی حرف ہیں ان میں پہلے سبق کے حرفوں ہی کو دُہرا کر اُن کے ملانے کی صُورتیں بتائی گئی ہیں پھر لاھا ھل لا، لاھل لا، ھل لا لالا وغیرہ مکمّل اور نامکمّل جملوں سے اُن کی مشق کرائی گئی ہے۔

اس مشق کے سلسلہ میں تعلیمی کارڈ بہت مفید ثابت ہونگے اُن سے بچّوں کی دلچسپی بھی بڑھے گی۔ تعلیمی کارڈ کے استعمال کی بہت سی صُورتیں تجویز کی جا سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر چند صُورتیں یہاں بیان کی جارہی ہیں۔

① سبق کے کارڈ بچّوں کے سامنے پھیلا دیے جائیں۔ اُستاذ ایک حرف بولیں بچّہ اس حرف کا کارڈ اُٹھا کر اُس کو پڑھے پھر اُستاذ دوسرا حرف بولیں۔ بچّہ اس کا کارڈ اُٹھا کر اس کو پڑھے، پھر اُستاذ ہدایت کریں کہ دونوں کارڈ ملا کر پڑھو۔ مثلاً لَا کا کارڈ اُٹھایا۔ بچّے نے اُس کو پڑھا، پھر ھا کا کارڈ اُٹھایا اُس کو پڑھا۔ اس کے بعد دونوں کارڈوں کو ملا کر پڑھا یعنی لَاھَا پڑھا۔ ان کارڈوں

CamScanner الممسوحة ضوئيا بـ
toobaa-elibrary.blogspot.com

کو آگے پیچھے رکھ کر پڑھوایا جائے تو ھالا ہو جائے گا۔ لا کا ایک اور کارڈ اُٹھوایا جائے۔ بچّہ اُس کو ملا کر پڑھے گا نو لا ھالا ہوگا۔ اُلٹ پھیر سے ھالالا۔ لالاھا۔ ھالالا وغیرہ ہو جائے گا۔

اسی طرح باقی کارڈ اُٹھوائے جائیں پڑھوائے جائیں، پھر آگے پیچھے رکھ کر پڑھوائے جائیں اِس طرح کچھ بامعنیٰ جُملے بنیں گے۔ کچھ بے معنیٰ، مگر مقصد ہر حالت میں حاصل رہے گا یعنی حرفوں کو ملا کر پڑھنے کی مشق ہر حالت میں ہوگی اور بچّوں کے لیے ایک طرح کی تفریح بھی رہے گی۔

② ان حرفوں سے لفظ بنائیے

جو سبق پڑھایا گیا ہے اس کے حرف بینچ پر دیوار کے سہارے یا کسی اور چیز پر کوئی سہارا دے کر کھڑے کر دیجیے۔ پھر اُستاذ صاحب سبق کا کوئی لفظ یا جُملہ بولیں۔ لڑکا جماعت کے سامنے آکر حرفوں کے کارڈ ترتیب وار اُٹھائے اور جُملہ بنائے۔ لڑکوں کے سامنے کتابیں کھلی رکھی رہیں۔ وہ فیصلہ کریں کہ لفظ صحیح بنایا ہے یا غلط ایک لڑکے کے بعد دوسرے لڑکے سے اس طرح جُملے بنوائے جائیں۔

③ وہ تمام صُورتیں اور تمام کھیل جو اصل شناخت پیدا کرنے کے سلسلہ میں تحریر کیے گئے ہیں حرفوں کے ملانے کے سلسلہ میں بھی جاری ہو سکتے ہیں صرف اتنا اضافہ ہوگا کہ شناخت پر بات ختم نہ ہو جائے گی بلکہ آگے بڑھ کر ملانے کو بھی کہا جائے گا۔

④ امام اور مقتدی

کارڈ بچّوں کو تقسیم کر دیئے جائیں بچّے صف بنا کر کھڑے ہوں ایک بچّہ آگے کھڑا ہو مگر اُس کا مُنہ بچّوں کی صف کی طرف رہے۔ صف کے کنارے کا بچّہ اپنے کارڈ کا حرف پڑھے مثلاً لَا امام کے پاس بھی ایسا ہی کارڈ ہے جس پر لَا ہے تو جیسے ہی صف کا بچّہ اپنے کارڈ کا حرف لَا پڑھے۔ امام بھی اپنے کارڈ کا حرف لَا پڑھ لے۔ پھر دونوں کو ملا کر کہے لَا لَا سب بچّے کہیں لالا۔

پھر صف کے دوسرے بچّہ کے پاس مثلاً وہ کارڈ ہو جس پر ھل لکھا ہُوا ہے، وہ پڑھے ھل۔ امام پڑھے لا۔ پھر ملا کر کہیں ھل لا۔ اس طرح صف کا ایک ایک بچّہ اپنا کارڈ پڑھتا

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

رہے۔ امام اس کے ساتھ اپنے کارڈ کا حرف بڑھا کر دونوں کو ملاتا رہے اور باقی بچّے امام کی آواز کے ساتھ اپنی آواز ملاتے رہیں۔ اسی طرح ترتیب وار صف کے بچّے امام بنتے رہیں اور سبق دُہراتے رہیں۔ چند منٹ کے کھیل میں سبق یاد ہو کر پُختہ بھی ہو جائے گا اور حرفوں کی صُورتیں ننّھے دماغوں میں نقش ہو کر پتّھر کی لکیر بھی بن جائیں گی۔ (انشاء اللہ)

⑤ پھیری والے کی صدا (کھیل)

کارڈ بچّوں میں تقسیم کر دیے جائیں۔ بچّے صف بنا کر کھڑے ہوں ایک بچّہ صف سے آگے نکل کر آئے، وہ صف کے کنارے کے بچّے کے پاس پہنچے کنارہ والا بچّہ اپنے کارڈ کا حرف پڑھے، پھیری والا بچّہ اس کے ساتھ اپنے کارڈ کا حرف پڑھ کر دونوں کو ملا کر پڑھے۔ صف کے تمام بچّے اُس کی آواز میں آواز ملائیں اسی طرح دوسرے بچّہ کے پاس پہنچ کر اس کے حرف کے ساتھ اپنا حرف ملا کر صدا دے۔ جب ایک بچّہ اس طرح صف کے آخر تک پھیری کر لے تو پھر دوسرا اور تیسرا بچّہ یہی عمل کرے۔

⑥ میری مدد کون کرتا ہے۔

کارڈ بچّوں کو تقسیم کر دیے جائیں۔ ایک بچّہ آگے آئے۔ وہ کہے میں بَا ہوں بَابَا بننا چاہتا ہوں۔ کونسا بچّہ میری مدد کرے گا۔ بچّے اپنے اپنے کارڈ پڑھیں جس کے پاس بَا کا کارڈ ہو وہ اس کے پاس آکر کھڑا ہو جائے بابا ہو جائے گا۔

اس میں مزید اضافہ بھی ہو سکتا ہے مثلاً وہ کہے میں "بابا" ہو گیا ہوں۔ اَب چاہتا ہوں بَالَا بنوں، تو با والا بچّہ پیچھے ہٹ جائے لا والا بچّہ آگے آکر اُس کے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ اَب وہ کہے میں بالا ہو گیا ہوں بابا بالا لایا بننا چاہتا ہُوں تو جن کے پاس ان حروف کے کارڈ ہوں وہ آگے آکر ترتیب وار کھڑے ہو جائیں۔

⑦ کس کس کی باری ہے۔

اُستاذ ایک مرکّب لفظ بولیں مثلاً یہ کہیں۔ ہمیں "لالا" کی ضرورت ہے یا یہ کہیں "بالا" چاہیے۔ جن کے پاس ان حرفوں کے کارڈ ہوں وہ کھڑے ہو جائیں یا بیٹھے رہیں اور اپنے کارڈ

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

آگے رکھ دیں۔

مزید: اُستاذ ایک فقرہ بولیں۔ بابا بالا لایا۔ جن بچّوں کے پاس یہ حروف ہوں، وہ آگے آکر ترتیب وار کھڑے ہو جائیں (وغیرہ)

تعلیمی کارڈوں کی مدد سے حرفوں کی شناخت، شناخت کو تیز کرنے اور حرفوں سے جملے بنوانے کی یہ چند مثالیں جو سطورِ بالا میں پیش کی گئی ہیں ہوشیار اور سمجھ دار اُستاذ و معلّم صاحبان اُن کے علاوہ اور بھی بہت سی صُورتیں تجویز کر سکتے ہیں، البتّہ یہ خیال ضرور رہے کہ شرط بدھنے یا بازی لگانے وغیرہ کی صُورت ہرگز نہ پیدا ہو اُس کی پُوری احتیاط رکھی جائے اور کوئی بچّہ یا بڑا اگر خلاف ورزی کرے تو اُس کو سخت تنبیہ کی جائے۔

واللہُ المُوَفِّقُ وَھُوَ المُعِینُ و ھُوَ یَھدِی السَّبِیلَ۔

○

اطلاع

اُردو عربی قاعدہ کے تعلیمی کارڈ

قاعدہ حروف شناسی میں جو حرفوں کی ترتیب رکھی گئی ہے اس کے بموجب تعلیمی کارڈ بھی تیّار کرائے گئے ہیں۔ اُوپر کے صفحات میں انھیں کارڈوں کے استعمال کے طریقے بتائے گئے ہیں لیکن حرفوں کی وہ ترتیب جو نورانی قاعدہ، اُردو عربی قاعدہ یا اسطرح کے عام قاعدوں میں رائج ہے یعنی ا ب ت ث ج وغیرہ۔ اس کے لحاظ سے بھی حرفوں کے کارڈ تیّار کرا لیے گئے ہیں (اور ایک چارٹ بھی بنوا لیا گیا ہے) الجمعیۃ بک ڈپو کے تیّار کردہ تعلیمی کارڈوں کے پیکٹ میں یہ کارڈ بھی ہوتے ہیں، اُردو عربی قاعدہ یا نورانی قاعدہ پڑھنے والے بچّوں کو ان کارڈوں کے ذریعہ مشق کرائی جائے جن کھیلوں اور تماشوں کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے وہ ان کارڈوں کے ذریعہ سے بھی کھیلے اور دکھائے جا سکتے ہیں

(مولف)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

تعلیمی کمیٹی جمعیۃ علماء ہند اور مرکزی دینی تعلیمی بورڈ کے منظور کردہ

نصابِ دینیات کی کتابیں مقدارِ سبق روزانہ اور مُدّتِ تعلیم

سال درجہ	نام کتاب	مضمون اور مقصد	مُدّتِ تعلیم	سبق روزانہ	معاون	کیفیت	قیمت کتب نصاب
سال اوّل	قاعدہ حروف شناسی	حروف کی پہچان	ایک ماہ	※	چارٹ اور تعلیمی کارڈ	※ ملاحظہ فرمائیے وہ ہدایات جو ہر سبق کے متعلق قاعدہ حروف شناسی کے حواشی میں درج ہیں۔	
	اُردو عربی قاعدہ	پہچان میں پختگی، تیزی اور روانی عربی کے الفاظ مقطعاتِ قرآنی اور اُردو کے جملے پڑھ سکنا۔	۶ ماہ	۳ سطر	″	اُردو عربی قاعدہ اور باقی تمام کتابوں میں تعلیمی سال کے لحاظ سے سبق کی مقدار مقرر کی گئی ہے یعنی تقریباً ۶ ماہ تعطیل وغیرہ کے خارج کرکے باقی چھ ماہ (۱۸۰ دن) تعلیم کے قرار دیئے گئے ہیں اور اسی لحاظ سے روزانہ سبق کی مقدار مقرر کی گئی ہے۔	
	دینی تعلیم کا رسالہ نمبر ۱	اسلام، عقائد اسلام۔ مسجد مدینہ منورہ مکّہ معظمہ۔ کعبہ قرآن حکیم اور سیرۃِ مُبارکہ کا اجمالی تصوّر	۵ ماہ	۴ سطر			
سال دوم	دینی تعلیم کا رسالہ نمبر ۲	اسلامی عقائد کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کی تفصیل اور سیرۃ مبارکہ	۶ ماہ	۸ سطر	″	″ ″ ″ ″ ″	
	دینی تعلیم کا رسالہ نمبر ۳	وضو نماز کی سورتیں اور دُعائیں اسلامی اخلاق و اسلامی تہذیب	۶ ماہ	۱۲ سطر		تعلیم الاسلام حصّہ اوّل از حضرت علاّمہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ طریقۂ تقریر حصّہ اوّل از مولانا محمد میاں صاحبؒ	
سال سوم	دینی تعلیم رسالہ نمبر ۴	عقائد و عبادات (نماز کی ترکیب)	۳ ماہ	ایک صفحہ	چارٹ اور تعلیم الاسلام حصّہ دوم	″ ″ ″ ″ ″ تعلیم الاسلام از حضرت علاّمہ مولانا محمد کفایت اللہ صاحبؒ	
	″ ″ ″ نمبر ۵	سیرۃ مبارکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۳ ماہ	سوا صفحہ ۲۱ سطر		دروس الاسلام از مولانا حفیظ الرحمٰن واصف	
	″ ″ ″ نمبر ۶	اخلاق و تہذیب	۶ ماہ	ایک صفحہ یومیہ		تاریخ الاسلام از مولانا محمد میاں صاحبؒ	
سال چہارم	دینی تعلیم کا رسالہ نمبر ۷	عقائد و عبادات	۳ ماہ	سوا صفحہ	تعلیم الاسلام نمبر ۲	″ ″ ″ ″ ″	
	″ ″ ″ نمبر ۸	سیرتِ مُبارکہ	۳ ماہ	صفحہ	درس الاسلام (معہ چارٹ)	″ ″ ″ ″ ″	
	″ ″ ″ نمبر ۹	اخلاق و تہذیب	۶ ماہ	ایک صفحہ	اور طریقۂ تقریر	″ ″ ″ ″ ″	
سال پنجم	″ ″ ″ نمبر ۱۰	عقائد و عبادات				تعلیم الاسلام حصّہ چہارم	
	″ ″ ″ نمبر ۱۱	خلفاء راشدین و ائمہ مجتہدین				تاریخ الاسلام حصّہ سوم و خلافت راشدہ	
	″ ″ ″ نمبر ۱۲	اخلاق و تہذیب				اربعین از مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند	

ملنے کا پتہ : مکتبہ محمودیہ، جامعہ مدنیہ، کریم پارک، لاہور

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت العلامہ مولانا سید محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ کی مایۂ ناز تصنیف

محمد رسول اللہ ﷺ

سیرت مبارکہ قرآن و تاریخ کے آئینہ میں

مولانا عبدالماجد دریابادی مدیر صدقِ جدید کی نظر میں

...... کتاب جس قدر لوازم ظاہری کے لحاظ سے خوشنما و دلفریب ہے۔ اسی قدر معنوی حیثیت سے قابلِ داد اور اعلیٰ ہے۔

سیرۃ مبارک پر بڑی چھوٹی کتابیں اردو میں بے شمار لکھی جا چکی ہیں اور بعض بڑی بلند پایہ ہیں (مثلاً شبلی و سلیمان کی سیرۃ النبیؐ) لیکن یہ سب سے نرالی، سب سے انوکھی، سب سے البیلی ہے۔ فاضلانہ مگر خشک مطلق نہیں۔ مختصر مگر مجمل کہیں سے نہیں، مفصل مگر بارِ خاطر کہیں سے بھی بننے والی نہیں۔ عام پسند، مگر عامیانہ ہونے کے شائبہ سے بھی پاک۔ ندرت سے لبریز، مگر غرابت و اجنبیت سے سراپا پرہیز و گریز۔ اسلوب بیان ایسا کہ بغیر دیکھے اور پڑھے اس کا ذہن میں آنا دشوار۔ کتاب تمام تر بیسویں صدی کے ناظرین کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے اور اپنے دونوں ماخذوں، قرآن و تاریخ کے لحاظ سے بڑی حد تک کامیاب بھی ہے۔ بس کہیں کہیں ایسا ہے کہ کوئی تاریخی گتھی بربنائے اختصار کھلنے سے رہ گئی ہے اور کہیں کہیں کوئی عبارت حالاتِ حاضرہ سے متأثر ہو کر بے اعتدالی کی حد تک پہنچ گئی ہے اور کتاب بھر میں دو ایک جگہ محاورہ زبان ذرا نامانوس نظر پڑا۔ کوئی کتاب، کتاب اللہ تو بہر حال ہے نہیں کہ بشریت کی کمزوریوں سے اول سے آخر تک خالی ہی ہو ✳ جو ذی استطاعت لوگ، کتاب کو لیکر پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ گھاٹے میں نہیں رہیں گے اور نہ اپنے اقدام پر پچھتائیں گے ✳ اردو کے سیرتی لٹریچر کے ذخیرے میں ایک قیمتی اضافہ، کیا تاریخی و سوانحی اور کیا تبلیغی و کلامی، ہر حیثیت سے ہوا ہے۔ ماہنامہ صدق جدید ۱۵/جون ۱۹۷۳ء

صفحات ۶۰۶
کاغذ اعلیٰ قسم
کتابت دیدہ زیب اور کشادہ
جلد ڈائی دار

قیمت

مکتبہ محمود
جامعہ مد
کریم پارک لاہور

toobaa-elibrary.blogspot.com
الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner